7 پاکستان کی معاشی ترقی

فہرست عنوانات

صفحہ نمبر	عنوانات	نمبر شمار
122	پاکستان کی معاشی ترقی	1
124	پاکستان میں مختلف عشروں میں ہونے والی ترقی	2
138	افرادی قوت	3
139	اہم دھاتی اور غیر دھاتی معدنیات	4
146	زراعت کی اہمیت، مسائل اور زراعت میں جدت	5
152	پاکستان کے آبی ذرائع اور آبپاشی کا نظام	6
157	دریائے سندھ اور اُس کے معاون دریاؤں پر قائم بیراج اور انہار	7
166	پاکستان کی اہم فصلوں کی پیداوار، تقسیم، مویشی پالنا اور ماہی گیری	8
172	صنعتوں کی اہمیت، ان کا محلِ وقوع، گھریلو، چھوٹی اور بھاری صنعتوں کی پیداوار	9
178	توانائی کے مختلف وسائل	10
183	پاکستان کی بین الاقوامی تجارت	11
188	پاکستان کی بندرگاہوں اور خشک گودیوں کی اہمیت	12
192	اہم ترین معلومات	*
193	کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات	*
195	مشقی سوالات	*
198	سیلف ٹیسٹ	*

www.ilmkidunya.com

پاکستان کی معاشی ترقی

(Economic development of Pakistan)

تفصیلی سوالات

س1: پاکستان کی معاشی ترقی پر نوٹ لکھیں۔ (K.B)

ج: **پاکستان کی معاشی ترقی**

تعریف:

گراہم بینک (Graham Bannock) کے الفاظ میں "معاشی ترقّی، معیشت کی پیداواری صلاحیت میں ایسے لگاتار عمل کا نام ہے کہ جس کے نتیجے میں قومی آمدنی میں اضافہ ہوتا ہو"۔

قومی پیداوار میں اضافے کے فوائد:

اگر قومی پیداوار حکومت کے معینہ کے مطابق بڑھتی رہے تو اس سے حکومت اپنے ترقیاتی منصوبوں کو عملی جامہ پہنانے میں کافی کامیاب رہتی ہے۔

- اندرونِ ملک اشیاء و خدمات (Goods and Services) کی فراوانی ہوتی ہے۔
- مہنگائی پر کنٹرول رہتا ہے۔
- سرمائے کی گردش میں تیزی آجاتی ہے۔
- کاروباری سرگرمیوں میں اضافہ ہو جاتا ہے۔
- روزگار کے مواقع بڑھتے ہیں، فی کس آمدنی میں اضافی ہوتا ہے۔
- جس سے عوام کا معیارِ زندگی بہتر ہوتا ہے۔
- اشیاء کی پیدائش کا انداز اور معیار تبدیل ہو جاتا ہے۔

قومی پیداوار میں کمی کے نقصانات:

- قومی پیداوار میں کمی کی صورت میں حکومت اور عوام دونوں کے لیے مشکلات پیدا ہو جاتی ہیں۔
- مہنگائی میں اضافہ ہو جاتا ہے۔
- زر کی قدر میں کمی آجاتی ہے۔
- روزگار کے مواقع میں کوئی بہتری نہیں آتی۔
- فی کس آمدنی اور عوام کے معیارِ زندگی میں کوئی اضافہ نہیں ہوتا۔
- خسارا اور قرضہ معیشت کا لازمی حصّہ بن جاتے ہیں۔

حرفِ آخر:

- لہٰذا ہم کہ سکتے ہیں کہ غربت اور محرومی کا خاتمہ معاشی ترقّی کی رفتار میں اضافے سے ہی ممکن ہے۔

www.ilmkidunya.com

سوالات کے مختصر جوابات

سوال1: گراہم بینک کے الفاظ میں معاشی ترقی کی تعریف کریں۔ (U.B)

جواب: **معاشی ترقی**

گراہم بینک کے الفاظ میں "معاشی ترقی، معیشت کی پیداواری صلاحیت میں ایسے لگاتار عمل کا نام ہے کہ جس کے نتیجے میں قومی آمدنی میں اضافہ ہوتا ہو۔"

سوال2: قومی پیداوار میں اضافے کے فوائد بتائیں۔ (U.B)

جواب: **قومی پیداوار میں اضافہ**

قومی پیداوار میں اضافہ سے درج ذیل فوائد حاصل ہوتے ہیں:

- اندرونِ ملک اشیاء و خدمات (Goods and Services) کی فراوانی ہوتی ہے۔
- مہنگائی پر کنٹرول رہتا ہے۔
- سرمائے کی گردش میں تیزی آجاتی ہے۔
- کاروباری سرگرمیوں میں اضافہ ہو جاتا ہے۔

سوال3: قومی پیداوار میں کمی کی صورت میں کیا مشکلات پیدا ہوتی ہیں؟ (U.B)

جواب: **قومی پیداوار میں کمی**

قومی پیداوار میں کمی کی صورت میں حکومت اور عوام دونوں کے لیے درج ذیل مشکلات پیدا ہوتی ہیں:

- قومی پیداوار میں کمی کی صورت میں حکومت اور عوام دونوں کے لیے مشکلات پیدا ہو جاتی ہیں۔
- مہنگائی میں اضافہ ہو جاتا ہے۔
- زر کی قدر میں کمی آجاتی ہے۔
- روزگار کے مواقع میں کوئی بہتری نہیں آتی۔

سوال4: منصوبہ بندی اور ترقیاتی بورڈ کا قیام کب عمل میں آیا؟ (K.B)

جواب: **منصوبہ بندی اور ترقیاتی بورڈ**

حکومتِ پاکستان نے معاشی ترقی کی رفتار کو تیز کرنے اور درپیش رکاوٹوں کو دور کرنے کے لیے 1992ء میں منصوبہ بندی اور ترقیاتی بورڈ (Planning & Development Boards) اور 1953ء میں منصوبہ بندی کمیشن (Planning Commission) قائم کیا۔

کثیر الانتخابی سوالات

1۔ **"معاشی ترقی، معیشت کی پیداواری صلاحیت میں ایسے لگاتار عمل کا نام ہے کہ جس کے نتیجے میں قومی آمدنی میں اضافہ ہوتا ہو۔" یہ تعریف ہے:** (K.B)

(الف) گراہم بینک کی (ب) پروفیسر آرتھر لیوس کی (ج) پروفیسر حامد کی (د) امام غزالی کی

2۔ **اندرونِ ملک اشیاء اور خدمات کی فراوانی ہوتی ہے:** (U.B)

(الف) قومی پیداوار میں کمی کی صورت میں (ب) قومی پیداوار میں اضافی کی صورت میں

(ج) تجارتی توازن (د) برآمدات اور درآمدات

www.ilmkidunya.com

3۔ زر کی قدر میں کمی آجاتی ہے: (U.B)

(الف) قومی پیداوار میں کمی کی صورت میں　　(ب) قومی پیداوار میں اضافی کی صورت میں

(ج) تجارتی توازن　　(د) برآمدات اور درآمدات

4۔ منصوبہ بندی اور ترقیاتی بورڈ کا قیام عمل میں آیا: (U.B)

(الف) 1951ء　　(ب) 1952ء　　(ج) 1953ء　　(د) 1954ء

5۔ منصوبہ بندی کمیشن کا قیام عمل میں آیا: (U.B)

(الف) 1951ء　　(ب) 1952ء　　(ج) 1953ء　　(د) 1954ء

پاکستان میں مختلف عشروں میں ہونے والی معاشی ترقّی

(Economic Development in Pakistan through Decades)

تفصیلی سوالات

س1: پہلے عشرے قیام پاکستان سے 1958 تک معاشی ترقی کا جائزہ پیش کریں۔ (K.B)

ج: **پہلے عشرے میں ہونے والی معاشی ترقّی**

معاشی ترقی کی تعریف:

معاشی ترقی، معیشت کی پیداواری صلاحیت میں ایسے لگاتار عمل ہے کہ جس کے نتیجے میں قومی آمدنی میں اضافہ ہوتا ہے۔

منصوبہ بندی بورڈ اور کمیشن:

حکومت پاکستان نے معاشی ترقی کی رفتار کو تیز کرنے اور درپیش رکاوٹوں کو دور کرنے کے لیے 1952 میں منصوبہ بندی اور ترقیاتی بورڈ (Planning and development board) اور 1953 میں منصوبہ بندی کمیشن (Plannig commission) قائم کیا۔

پاکستان کے قیام سے تاحال ہونے والی معاشی ترقّی کو درج ذیل سات عشروں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے:

- پہلا عشرہ : قیام پاکستان سے 1958ء تک
- دوسرا عشرہ : 1958ء سے 1978ء تک
- تیسرا عشرہ : 1968ء سے 1978ء تک
- چوتھا عشرہ : 1978ء سے 1988ء تک
- پانچواں عشرہ : 1988ء سے 1998ء تک
- چھٹا عشرہ : 1998ء سے 2008ء تک
- ساتواں عشرہ : 2008ء سے 2018ء تک

www.ilmkidunya.com

پہلا عشرہ: قیامِ پاکستان سے 1958ء تک

قائداعظم بطور گورنر جنرل:

قائداعظم محمد علی جناح نے 15 اگست 1947ء کو پاکستان کے پہلے گورنر جنرل کی حیثیت سے حلف اٹھایا اور پاکستان کی تعمیر و ترقّی کے لیے عزم، جوش وجذبے اور یقینِ محکم کے ساتھ کام کا آغاز کیا۔ بدقسمتی سے آپ پاکستان کی زیادہ عرصہ تک خدمت نہ کرسکے اور 11 ستمبر 1948ء کو ہم سے جدا ہو گئے۔

لیاقت علی خان:

آپ کی وفات کے بعد لیاقت علی خان نے ملک کی باگ ڈور سنبھالی، لیکن وہ بھی 16 اکتوبر 1951ء کو ہم سے جدا ہو گئے۔ ان کے بعد ملک میں زیادہ تر سیاسی اور معاشی عدمِ استحکام ہی رہا۔

پاکستان کے ابتدائی مسائل:

پاکستان کو اپنے قیام کے روز سے ہی مہاجرین کی آبادکاری، انتظامی مسائل، حدبندی کے مسائل، مسئلہ کشمیر، ریاستوں کا الحاق، اثاثوں کی تقسیم، دریائی پانی کا مسئلہ، فوجی اثاثوں کی تقسیم اور دیگر معاشی مسائل کا سامنا رہا ہے۔

کولمبو پلان (Colombo Plan)

جون 1953ء تک زیادہ تر ترقیاتی کام ایک چھے سالہ منصوبے کے تحت انجام دیے گئے، جسے کولمبو پلان (Colombo Plan) کہا جاتا ہے۔ اس منصوبے کے تحت ملک میں انفراسٹرکچر کی تعمیر پر خصوصی توجہ دی گئی، تاکہ صنعتوں کے قیام کے لیے حالات کو موزوں، مناسب اور سازگار بنایا جاسکے۔ 1955ء سے پانچ سالہ منصوبوں کا سلسلہ شروع کیا گیا، تاکہ ملکی معیشت کو ترقّی کی راہ پر گامزن کیا جاسکے۔

پہلا پانچ سالہ منصوبہ:

1955ء میں پہلا پانچ سالہ منصوبہ جاری ہوا، جس کا حجم 10 ارب 80 کروڑ روپے تھا۔

پہلے پانچ سالہ منصوبے کے اہداف:

اس منصوبے کے اہم اہداف میں:

- صنعتی اور غذائی پیداوار میں بالترتیب 9 اور 7 فی صد سالانہ کی شرح سے اضافہ کرنا۔
- قومی اور فی کس آمدنی میں بالترتیب 15 اور 7 فی صد سالانہ کی شرح سے اضافہ کرنا۔
- ۲۰ لاکھ افراد کے لیے روزگار کی فراہمی کرنا۔
- پرانی سڑکوں کی مرمت اور نئی سڑکوں کی تعمیر کے ساتھ ساتھ ریلوے کی سہولتوں میں اضافہ کرنا۔
- صحت اور روزگار کی فراہمی کو بڑھانا۔
- 16 لاکھ ایکڑ قابل کاشت اراضی کو آب پاشی کی سہولتوں کی فراہمی کا بندوبست کرنا وغیری شامل تھے۔

پہلے پانچ سالہ منصوبے کا خاتمہ:

ملک میں عدمِ استحکام کی وجہ سے پہلا پانچ سالہ منصوبہ اپنی مدت پوری نہ کرسکا اور 1958ء میں مارشل لا کے نفاذ کے ساتھ ہی ختم ہو گیا، لیکن اس کے باوجود منصوبے کو جزوی کامیابی ضرور حاصل ہوئی، کیوں کہ اس سے آئندہ کے منصوبوں کے لیے کافی راہنمائی ملی۔

www.ilmkidunya.com

www.ilmkidunya.com

پہلے عشرے کے نتائج:

پہلے عشرے میں ہونے والی معاشی ترقی کے نتائج درج ذیل ہیں:

- پہلے عشرے میں خام قومی پیداوار میں اضافہ 3.1 فی صد
- قومی آمدنی 11 فی صد
- فی کس آمدنی 3 فی صد
- زرعی ترقّی 1.6 فی صد
- صنعتی ترقّی میں سالانہ اضافہ کی شرح 7.7 فی صد رہی۔

حرفِ آخر:

پہلے عشرہ میں زیادہ تر توجہ صنعتی ترقّی پر مرکوز کی گئی، جب کہ زراعت کو نظر انداز کیا گیا۔

س2: دوسرے عشرے 1958 سے 1968 تک ہونے والی معاشی ترقی پر نوٹ لکھیں۔ (K.B)

دوسرا عشرہ: 1958ء سے 1968ء تک

معاشی ترقی کی تعریف:

معاشی ترقی، معیشت کی پیداواری صلاحیت میں ایسے لگاتار عمل ہے کہ جس کے نتیجے میں قومی آمدنی میں اضافہ ہوتا ہے۔

دوسرا پانچ سالہ منصوبہ:

معاشی ترقی کی رفتار کو تیز کرنے کے لیے 1960ء میں دوسرا پانچ سالہ منصوبہ شروع کیا گیا، جس کی مدت 1960ء سے 1665ء تک تھی۔

منصوبے کا حجم:

منصوبے کا ابتدائی تخمینہ 19 ارب روپے تھا، جسے بعد میں بڑھا کر 23 ارب روپے کر دیا گیا۔

دوسرے پانچ سالہ منصوبے کے اہداف:

اس منصوبے کے اہم اہداف میں

- قومی آمدنی کو 42 فی صد
- جب کہ فی کس آمدنی کو 12 فی صد تک بڑھانا
- قومی بچتوں میں 10 فی صد اضافہ
- برآمدات میں 30 فی صد اضافہ
- غذائی پیداوار میں 21 فی صد اضافہ کرنا۔

اس کے علاوہ اس منصوبے میں صنعتی شعبہ کو ترقّی دینا، زراعت کے روایتی طریقوں کی جگہ جدید طریقوں کو متعارف کرانا، نقل و حمل کے ذرائع کو بہتر بنانا، روزگار کی فراہمی میں اضافہ اور بڑی صنعتوں کی پیداوار کو بڑھانا شامل تھے۔

دوسرے پانچ سالہ منصوبے کے نتائج:

دوسرے پانچ سالہ منصوبے میں بہت سے اہداف میں ترقی کی شرح بہت بہتر رہی جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

- قومی آمدنی میں اضافہ کی شرح 6 فی صد
- صنعتی ترقی میں 8 فی صد اضافہ
- برآمدات میں 7 فی صد
- زرعی شعبہ میں 3 فی صد سالانہ کی شرح سے ترقی ہوئی۔

پاکستان کی معاشی ترقی میں یہ منصوبہ کامیاب تصوّر کیا جاتا ہے۔ اس منصوبہ کے زیادہ تر اہداف حاصل کر لیے گئے۔

www.ilmkidunya.com

زرعی ترقی:

اس عشرے میں صنعتی شعبے کو ترقّی سے ہم کنار کرنے کے ساتھ ساتھ زرعی ترقّی پر بھی خصوصی توجہ سی گئی، جس میں اعلٰی قسم کے بیجوں کی درآمد، کیڑے مار ادویات، جدید زرعی مشینری کا استعمال اور ٹیوب ویلوں کی تنصیب کے ذریعے سے وسائل آب پاشی میں اضافہ کرنا شامل تھا۔

سندھ طاس معاہدہ:

اسی عشرے میں پاکستان اور بھارت کے مابین مشہور "سندھ طاس" معاہدہ 1960ء میں طے ہوا، جس سے وقتی طور پر پانی کی صورتِ حال میں بہتری آئی، لیکن آنے والے دنون میں مالستانی زراعت پر اس کے بڑے منفی اثرات پرتب ہوئے۔

زرعی یونیورسٹی:

زرعی یونیورسٹی، فیصل آباد

زرعی ترقّی کے لیے زرعی کالج لائل پور (فیصل آباد) کو زرعی یونیورسٹی کا درجہ دیا گیا۔ 1956 میں صوبے پنجاب کے شہر لائل پور (موجود جیصل آباد) میں "پنجاب زرعی کالج اعر ادارہ تحقیق" (Punjab Agricultural College And Research Institute) قائم کیا گیا، جس کو 1961 مین اپ گریڈ زرعی یونیورسٹی فیصل آباد (University Of Agriculture Faisalabad) بنادیا گیا۔

زرعی اصلاحات:

حکومت نے معاشی ترقّی کے لیے زرعی اصلاحات بھی نافذ کیں۔ سیم اور تھور کے خاتمے کے لیے کئی منصوبے شروع دکیے گئے، جن میں سیم نالوں کی تعمیر اور ٹیوب ویلوں کی تنصیب اہم تھے۔

ترقیاتی منصوبے:

اس دور میں بہت سے ترقیاتی منصوبے شروع کیے گئے، جن میں منگلا اور تربیلا ڈیم شامل تھے۔ حکومت کے ان اقدامات سے ہزاروں لوگوں کو روزگار ملا اور من کی معاشی حالت میں مہتری آئی۔

تیسرا پانچ سالہ منصوبہ:

دوسرے پانچ سالہ منصوبہ کی شاندار کامیابی کے بعد تیسرا پانچ سالہ منصوبہ (1965ء تا 1970ء) شروع کیا گیا۔

تیسرے پانچ سالہ منصوبے کے اہداف:

تیسرا پانچ سالہ منصوبے کے اہداف میں:

- صنعتی اور زرعی شعبہ کی ترقّی
- مشرقی پاکستان میں سرمایہ کاری کے مواقع میں اضافہ کرنا
- رہائش، تعلیم اور صحت کی سہولتوں کو بڑھانا
- بے روزگاری میں کمی لانا

تیسرے پانچ سالہ منصوبے کے نتائج:

یہ منصوبہ مجموعی طور پر ملک میں معاشی سرگرمیوں میں تیزی لانے میں لافی حد تک لامیاب رہا۔

- خام قومی پیداوار میں 6.8 فی صد سالانہ اضافہ ہوا۔
- صنعتی ترقّی 9.9 فی صد سالانہ رہی۔
- زرعی شعبی میں ترقی 5.1 فی صد سالانہ کی شرح سے ہوئی۔
- برآمدات کی شرح ترقی 7 فی صد سالانہ رہی۔
- 74 ہزار کلومیٹر نئی سڑکوں کی تعمیر مکمل کی گئی۔

www.ilmkidunya.com

- زرعی شعبے میں جدید ٹیکنالوجی کے استعمال سے اہم فصلوں بالخصوص گندم کی پیداوار میں ریکارڈ اضافہ ہوا۔
- کاشت کاروں کی آمدنی بڑھ جانے سے ان کے معیارِ زندگی میں بھی بہتر آئی۔

س3: تیسرے عشرے 1969 سے 1978 اور چوتھے عشرے 1978 سے 1988 تک ہونے والی معاشی ترقی کا جائزہ لیں۔ (K.B)

ج: **تیسرا عشرہ: 1968ء سے 1978ء تک**

معاشی ترقی کی تعریف:

معاشی ترقی، معیشت کی پیداواری صلاحیت میں ایسے لگاتار عمل ہے کہ جس کے نتیجے میں قومی آمدنی میں اضافہ ہوتا ہے۔

چوتھا پانچ سالہ منصوبہ:

تیسرے عشرے میں چوتھا پانچ سالہ منصوبہ (1970ء تا 1975ء) شروع ہوا جو 1971ء کی پاک بھارت جنگ کی وجہ سے نامکمل رہا۔

مشرقی پاکستان کی علیحدگی:

مشرقی پاکستان کی علیحدگی کے بعد ملک کو بے پناہ داخلی، خارجی اور مالی مسائل سے دوچار ہونا پڑا۔ اس وقت کی حکومت نے زرعی اور صنعتی اصلاحات متعارف کروائیں۔

سندھ طاس منصوبہ:

معاہدہ سندھ طاس کے تحت دو بڑے ڈیم (منگلا اور تربیلا) مکمل ہوئے، رابطہ نہریں تعمیر کی گئیں، نئے اور پرانے بیراج مکمل کیے گئے، اس طرح آب پاشی کی صورتِ حال میں بہتری آئی۔

صنعتوں کو قومی تحویل میں لینا:

حکومت کی صنعتوں کو قومی تحویل میں لینے کی پالیسی نے صنعتی ترقّی پر بڑے منفی اثرات مرتب کیے۔ نئی سرمایہ کاری رک گئی اور صنعت کار بددل ہو کر اپنا سرمایہ صنعتوں سے نکالنے لگے۔

چوتھے پانچ سالہ منصوبے کے نتائج:

چوتھے پانچ سالہ منصوبے کے نتائج درج ذیل ہیں:

- برآمدات میں اضافہ کے لیے روپے کی قدر میں کمی کی گئی۔
- خام قومی پیداوار میں 4.8 فی صد سالانہ کی شرح سے اضافہ ہوا۔
- صنعتی ترقّی 5.5 فی صد سالانہ رہی۔
- زراعت میں ترقّی 2.4 فی صد سالانہ کی شرح سے ہوئی۔
- سرمایہ کاری کی شرح 21.8 فی صد سالانہ رہی
- نجی سرمایہ کاری خام قومی پیداوار کا 4.8 فی صد رہی۔

www.ilmkidunya.com

چوتھا عشرہ: 1978ء سے 1988ء تک

پاکستان میں افغان مہاجرین کی خیمہ بستی کا ایک منظر

پانچواں پانچ سالہ منصوبہ:

پانچواں پانچ سالہ منصوبہ (1978ء تا 1983ء) شروع کیا گیا۔

منصوبے کا حجم:

منصوبے کا حجم 21 ارب دو کروڑ روپے تھا۔

معاشی ترقی کی شرح:

اس دوران ناساز گار حالات کے باوجود:

- معاشی ترقی کی شرح 6 فی صد سالانہ رہی۔
- صنعتی پیداوار میں 9 فی صد سالانہ اضافہ ہوا
- افراطِ زر صرف 5 فی صد رہ گیا۔
- اس منصوبے کے دوران دیہی علاقوں کی ترقی پر خاص توجہ دی گئی۔
- غریب اور نادار لوگوں کی زکوٰۃ فنڈ سے مدد کی گئی۔

افغان مہاجرین کی آمد:

منصوبے کی تکمیل کے دوران ہی روس نے افغانستان پر حملہ کر دیا، جس سے پاکستان میں افغان مہاجرین کی آمد کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ ہماری معیشت پر کافی بوجھ بڑھ گیا، لیکن اس عرصے میں پاکستان کو باہر سے کافی امداد ملی، جس سے وقتی طور پر ملکی معیشت کو کافی سہارا مل گیا۔

پانچویں پانچ سالہ منصوبے کے نتائج:

اس عرصے میں مختلف شعبوں میں سالانہ شرح ترقی اس طرح سے رہی۔

- خام قومی پیداوار 7.8 فیصد
- زراعت 10.9 فی صد
- صنعت 8.1 فی صد
- برآمدات خام قومی پیداوار کا 7.9 فی صد رہیں
- 12000 کلو میٹر سے زائد پختہ سڑکوں کی تعمیر مکمل کی گئی۔

چھٹا پانچ سالہ منصوبہ:

چھٹا پانچ سالہ منصوبہ (1983ء تا 1988ء) شروع کیا گیا۔

چھٹے پانچ سالہ منصوبے کے اہداف:

اس کے اہم اہداف میں:

- روزگار کے مواقع میں اضافہ کرنا
- سائنس اور ٹیکنالوجی کو فروغ دینے کے لیے وظائف کا اجرا
- تعلیم اور صحت کے شعبوں کے لیے زیادہ رقوم مختص کرنا

www.ilmkidunya.com

- معاشرے کے تمام افراد کے لیے بنیادی سہولتوں کی فراہمی کو یقینی بنانا
- مستحق افراد کے لیے زکوٰۃ فنڈ کا قیام

چھٹے پانچ سالہ منصوبے کے نتائج:

اس دوران میں ملک میں سیاسی عدم استحکام کی وجہ سے معاشی سرگرمیاں متاثر ہوئیں۔

- خام قومی پیداوار میں 5.6 فی صد
- زراعت میں 5.4 فی صد
- صنعت میں 8.2 فی صد اضافہ ہوا
- تعلیم پر خام قومی پیداوار کا 2.4 فی صد خرچ کیا گیا
- شرح خواندگی بڑھ کر 33 فی صد ہو گئی

س4: پانچواں عشرے 1988 سے 1998 اور چھٹے عشرے 1998 سے 2008 تک ہونے والی معاشی ترقی پر نوٹ لکھیں۔ (K.B)

ج: **پانچواں عشرہ: 1988ء سے 1998ء تک**

معاشی ترقی کی تعریف:

معاشی ترقی، معیشت کی پیداواری صلاحیت میں ایسے لگاتار عمل ہے کہ جس کے نتیجے میں قومی آمدنی میں اضافہ ہوتا ہے۔

ساتواں پانچ سالہ منصوبہ:

1988ء تا 1993ء ساتواں پانچ سالہ منصوبہ پیش کیا گیا۔ منصوبے میں بیرونی قرضوں پر انحصار کرنے کے بجائے خود انحصاری کو ترجیح دی گئی۔

آٹھواں پانچ سالہ منصوبہ:

1993ء تا 1998ء آٹھواں پانچ سالہ منصوبہ پیش کیا گیا۔

سالانہ شرح ترقی:

دوران میں سالانہ شرح ترقی کچھ یوں رہی:

- جی ڈی پی 1.4 فی صد سالانہ
- زراعت 6.4 فی صد سالانہ
- صنعت 4.0 فی صد سالانہ
- سرمایہ کاری (سرکاری شعبہ) 6.1 فی صد سالانہ
- سرمایہ کاری (نجی شعبہ) 8.8 فی صد سالانہ
- جب کہ جی کس آمدنی 438 ڈالر سالانہ

یہ عشرہ صنعتی نج کاری کا عشرہ تھا۔ اس عرصے میں غربت میں اضافہ ہوا کیوں کہ حکومت نے سب سڈی دینے کا سلسلہ بند کر دیا تھا۔ 1998ء میں ایٹمی دھماکے کرنے کی وجہ سے غیر ملکی سرمایہ کاری بہت زیادہ متاثر ہری۔

www.ilmkidunya.com

چھٹا عشرہ: 1998ء سے 2008ء

پاکستان میں موٹر کار کی صنعت

معاشی ترقی:

اس عشرے کے دروان میں:

- غیر ملکی سرمایہ کاری 6 بلین ڈالر تک جا پہنچی
- زرِ مبادلہ کے ذخائر 17 بلین ڈالر سے تجاوز کر گئے
- ملکی معیشت میں سالانہ 6.6 فی صد کی شرح سے اضافہ ہوا
- فی کس آمدنی لگ بھگ دوگنا ہوگئی
- خام قومی پیداوار میں شرح اضافہ 6.8 فی صد سالانہ رہی
- زراعت اور صنعت کی شرح ترقّی بالترتیب 4.1 اور 8.8 فی صد سالانہ رہی
- برآمدات 17 بلین ڈالر سے تجاوز کر گئیں۔

بین الاقوامی امداد:

اس عشرے کی خاص بات پاکستان کی بین الاقوامی امداد میں اضافہ تھا۔ کئی نئی صنعتیں وجود میں آئیں۔

حاصل کلام:

ان صنعتوں کا زیادہ تر تعلق صارفین کے استعمال کی اشیا، مثلاً: اے سی، کاریں، ریفریجریٹر اور بجلی کی اشیاوغیرہ سے تھا۔ اس سے آنے والے دنوں میں بجلی کی طلب اور رسد میں فرق بہت بڑھ گیا۔ ملک بجلی اور گیس کے بحران کی زد میں آگیا۔

س5: ساتویں عشرے 2008 سے 2018 تک معاشی ترقی کا جائزہ پیش کریں۔ (مشقی سوال نمبر 1)(K.B)

ج: ساتواں عشرہ: 2008ء سے 2018ء تک

معاشی ترقی کی تعریف:

معاشی ترقی، معیشت کی پیداواری صلاحیت میں ایسے لگاتار عمل ہے کہ جس کے نتیجے میں قومی آمدنی میں اضافہ ہوتا ہے۔

ترقی کی شرح:

اس دور میں بجلی کی لوڈشیڈنگ میں اضافہ ہوا اور معاشی ترقّی کی شرح میں وہ اضافہ نہ ہوا، جس کی توقع کی جارہی تھی۔

سماجی بہبود کے پروگرام:

بے نظیر انکم سپورٹ پروگرام اور وسیلہ حق پروگرام کے ذریعے سے لوگوں کی مدد کی گئی۔

خواتین اور کسانوں کی ترقی:

خواتین کی ترقّی و تحفظ اور کسانوں کی حالت بہتر بنانے لے لیے اگرچہ متعدد اقدامات کیے گیے، مگر معاشی ترقّی کے اہداف حاصل نہ ہو سکے۔

توانائی کا بحران:

اس دوران میں خام ملکی پیداوار (G.D.P) میں سالانہ اضافہ کی شرح قریباً 3 فی صد رہی۔ بین الاقوامی منڈی جمیں خام تیل کی قیمتیں گرنے سے پٹرولیم مصنوعات کی قیمتیں کئی بار کم ہوئیں، لیکن اس کے ثمرات عام آدمی تک منتقل نہ ہو سکے۔ توانائی کے بحران نے صنعتی عمل کو متاثر کیا، جس سے برآمدات کا حجم سکڑ گیا۔ برآمدات میں کمی اور تجارتی خسارے میں اضافہ ہوا۔

زرعی شعبے کا نقصان:

غیر یقینی موسمیاتی صورتِ حال نے بھی زرعی شعبے کو نقصان پہنچایا، کپاس اور چاول سمیت کئی اہم فصلوں کی پیداوار کم ہوگئی۔

www.ilmkidunya.com

پاکستان مسلم لیگ (ن) کی حکومت:

2013ء کے انتخابات کے بعد پاکستان مسلم لیگ (ن) کی حکومت قائم ہوئی۔ اس حکومت کے پہلے سال 2013ء میں:

- جی ڈی پی (G.D.P) میں اضافے کی شرح 3.7 فی صد تھی جو 2018ء میں 5.35 فی صد کی سطح پر پہنچ گئی۔
- زرعی ترقّی کی شرح 2013ء میں 2.68ء فی سد سے بڑھ کے 2018ء میں 3.8 فی صد ہو گئی
- صنعتی ترقّی کی رفتار 2013ء میں 4.5 فی صد سے بڑھ کر 2018ء میں 5.8 فی صد ہو گئی

اس دوران میں ملک پر اندرونی اور بیرونی قرضوں کا بوجھ بہت بڑھ گیا۔

پاکستان تحریکِ انصاف کی حکومت:

زیر تعمیر دیامر بھاشا ڈیم کا منظر

2018ء میں پاکستان میں عام انتخابات کے بعد پاکستان تحریکِ انصاف کی حکومت قائم ہوئی۔ اس حکومت نے پاکستان کی اقتصادی صورتِ حال کو بہتر بنانے، زراعت کی ترقّی اور عام آدمی کا معیارِ زندگی بہتر کرنے کے کئی منصوبے شروع کیے۔ ان میں:

- نیا پاکستان ہاؤسنگ پروگرام
- نوجوان ہنر مند پروگرام
- صحت انصاف کارڈ
- دیامر بھاشا ڈیم
- مہمند ڈیم کی تعمیر
- احساس پروگرام اور پلانٹ فار پاکستان کے تحت 10 بلین ٹری (10 Billion Tree) کا منصوبہ شامل ہیں۔

سستی بجلی کی فراہمی:

صارفین کو سستی بجلی کی فراہمی کے لیے حکومت نے بجلی پیدا کرنے والے آزاد اداروں (Independent Power Producers-IPP's) کے ساتھ سابقہ معاہدوں پر نظرِ ثانی کے لیے مذاکرات کا آغاز کیا۔ حتمی معاہدہ ہونے کی صورت میں بجلی کے صارفین کو خاطر خواہ ریلیف ملنے کا امکان ہے۔

سوالات کے مختصر جوابات

سوال 1: کولمبو پلان سے کیا مراد ہے؟ **(K.B)**

جواب: **کولمبو پلان**

جون 1953ء تک زیادہ تر ترقیاتی کام ایک چھے سالہ منصوبے کے تحت انجام دیے گئے، جسے کولمبو پلان (Colombo Plan) کہا جاتا ہے۔ اس منصوبے کے تحت ملک میں انفراسٹرکچر کی تعمیر پر خصوصی توجہ دی گئی، تاکہ صنعتوں کے قیام کے لیے حالات کو موزوں، مناسب اور سازگار بنایا جا سکے۔ 1955ء سے پانچ سالہ منصوبوں کا سلسلہ شروع کیا گیا، تاکہ ملکی معیشت کو ترقّی کی راہ پر گامزن کیا جا سکے۔

www.ilmkidunya.com

سوال2: پہلے پانچ سالہ ترقیاتی منصوبے کے اہداف بتائیں۔ (K.B)

جواب:

پہلے پانچ سالہ ترقیاتی منصوبے کے اہداف

اس منصوبے کے اہم اہداف میں:

- صنعتی اور غزائی پیداوار میں بالترتیب 9اور 7 فی صد سالانہ کی شرح سے اضافہ کرنا۔
- قومی اور فی کس آمدنی میں بالترتیب 15 اور 7 فی صد سالانہ کی شرح سے اضافہ کرنا۔
- ۲۰ لاکھ افراد کے لیے روزگار کی فراہمی کرنا۔
- پرانی سڑکوں کی مرمت اور نئی سڑکوں کی تعمیر کے ساتھ ساتھ ریلوے کی سہولتوں میں اضافہ کرنا۔

سوال3: پہلے عشرے میں معاشی ترقی کے کیا نتائج برآمد ہوئے؟ (K.B)

جواب:

پہلے عشرے کے نتائج

پہلے عشرے میں ہونے والی معاشی ترقی کے نتائج درج ذیل ہیں:

- پہلے عشرے میں خام قومی پیداوار میں اضافہ 3.1 فی صد
- قومی آمدنی 11 فی صد
- فی کس آمدنی 3 فی صد
- زرعی ترقی 1.6 فی صد

سوال4: جی ڈی پی سے کیا مراد ہے؟ (K.B)

جواب:

جی ڈی پی

خام قومی پیداوار (جی ڈی پی) کسی معیشت میں کسی مخصوص عرصہ کے دوران میں پیدا کی جانے والی اشیاء وخدمات کے (مارکیٹ قیمت پر) مجموعہ کو کہتے ہیں۔ مخصوع عرصہ سے مراد عام طور پر ایک سال ہوگیا۔

سوال5: دوسرے پانچ سالہ ترقیاتی منصوبے کا دورانیہ بتائیں۔ (K.B)

جواب:

دوسرا پانچ سالہ تریقاتی منصوبہ

معاشی ترقّی کی رفتار کو تیز کرنے کے لیے 1960ء میں دوسرا پانچ سالہ منصوبہ شروع کیا گیا، جس کی مدت 1960ء سے 1665ء تک تھی۔

سوال6: دوسرے پانچ سالہ منصوبے کے اہداف بتائیں۔ (K.B)

جواب:

دوسرے پانچ سالہ منصوبے کے اہداف

اس منصوبے کے اہم اہداف میں

- قومی آمدنی کو 42 فی صد
- جب کہ فی کس آمدنی کو 12 فی صد تک بڑھانا
- قومی بچتوں میں 10 فی صد اضافہ
- برآمدات میں 30 فی صد اضافہ
- غذائی پیداوار میں 21 فی صد اضافہ کرنا۔

اس کے علاوہ اس منصوبے میں صنعتی شعبہ کو ترقّی دینا، زراعت کے روایتی طریقوں کی جگہ جدید طریقوں کو متعارف کرانا، نقل وحمل کے ذرائع کو بہتر بنانا، روزگار کی فراہمی میں اضافہ اور بڑی صنعتوں کی پیداوار کو بڑھانا شامل تھے۔

www.ilmkidunya.com

سوال7: دوسرے پانچ سالہ منصوبے کے کیا نتائج بر آمد ہوئے؟ (K.B)

جواب: **دوسرے پانچ سالہ منصوبے کے نتائج**

دوسرے پانچ سالہ منصوبے میں بہت سے اہداف میں ترقی کی شرح بہت بہتر رہی جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

- قومی آمدنی میں اضافہ کی شرح 6 فی صد
- صنعتی ترقی میں 8 فی صد اضافہ
- بر آمدات میں 7 فی صد
- زرعی شعبہ میں 3 فی صد سالانہ کی شرح سے ترقی ہوئی۔

پاکستان کی معاشی ترقی میں یہ منصوبہ کامیاب تصوّر کیا جاتا ہے۔ اس منصوبہ کے زیادہ تر اہداف حاصل کر لیے گئے۔

سوال8: سندھ طاس معاہدہ کن دو ملکوں کے درمیان ہوا؟ (K.B)

جواب: **سندھ طاس معاہدہ**

پاکستان اور بھارت کے مابین مشہور سندھ طاس معاہدہ 1960ء میں ہوا۔

سوال9: زرعی یونیورسٹی کا قیام کب عمل میں آیا؟ (K.B)

جواب: **زرعی یونیورسٹی**

زرعی ترقّی کے لیے زرعی لالج لائل پور (فیصل آباد) کو زرعی یونیورسٹی کا درجہ دیا گیا۔ 1956 میں صوبے پنجاب کے شہر لائل پور (موجود جیصل آباد) میں "پنجاب زرعی کالج اعر ادارہ تحقیق" (Punjab Agricultural College And Research Institute) قائم کیا گیا، جس کو 1961 مین اپ گریڈ زرعی یونیورسٹی فیصل آباد (University Of Agriculture Faisalabad) بنادیا گیا۔

سوال10: تیسرے پانچ سالہ ترقیاتی منصوبے کے اہداف بتائیں۔ (K.B)

جواب: **تیسرے پانچ سالہ منصوبے کے اہداف**

تیسرے پانچ سالہ منصوبے کے اہداف میں:

- صنعتی اور زرعی شعبہ کی ترقّی
- مشرقی پاکستان میں سرمایہ کاری کے مواقع میں اضافہ کرنا
- رہائش، تعلیم اور صحت کی سہولتوں کو بڑھانا
- بے روزگاری میں کمی لانا

سوال11: تیسرے پانچ سالہ منصوبے کے نتائج بتائیں۔ (K.B)

جواب: **تیسرے پانچ سالہ منصوبے کے نتائج**

یہ منصوبہ مجموعی طور پر ملک میں معاشی سرگرمیوں میں تیزی لانے میں لافی حد تک لامیاب رہا۔

- خام قومی پیداوار میں 6.8 فی صد سالانہ اضافہ ہوا۔
- صنعتی ترقّی 9.9 فی صد سالانہ رہی۔
- زرعی شعبی میں ترقی 5.1 فی صد سالانہ کی شرح سے ہوئی۔
- بر آمدات کی شرح ترقی 7 فی صد سالانہ رہی۔

www.ilmkidunya.com

سوال12: معاشی ترقی کے تیسرے عشرے 1968ء تا 1978ء میں کیا نتائج بر آمد ہوئے؟ (K.B)

جواب: **تیسرے عشرے کے نتائج**

معاشی ترقی کے تیسرے عشرے کے نتائج درج ذیل ہیں:

- بر آمدات میں اضافہ کے لیے روپے کی قدر میں کمی کی گئی۔
- خام قومی پیداوار میں 4.8 فی صد سالانہ کی شرح سے اضافہ ہوا۔
- صنعتی ترقّی 5.5 فی صد سالانہ رہی۔
- زراعت میں ترقّی 2.4 فی صد سالانہ کی شرح سے ہوئی۔

سوال13: چھٹے پانچ سالہ ترقیاتی منصوبے کے اہداف بتائیں۔ (K.B)

جواب: **چھٹے پانچ سالہ منصوبے کے اہداف**

اس کے اہم اہداف میں:

- روزگار کے مواقع میں اضافہ کرنا
- سائنس اور ٹیکنالوجی کو فروغ دینے کے لیے وظائف کا اجرا
- تعلیم اور صحت کے شعبوں کے لیے زیادہ رقوم مختص کرنا
- معاشرے کے تمام افراد کے لیے بنیادی سہولتوں کی فراہمی کو یقینی بنانا
- مستحق افراد کے لیے زکوٰۃ فنڈ کا قیام

سوال14: چھٹے پانچ سالہ ترقیاتی منصوبے کے نتائج بتائیں۔ (K.B)

جواب: **چھٹے پانچ سالہ منصوبے کے نتائج**

اس دوران میں ملک میں سیاسی عدمِ استحکام کی وجہ سے معاشی سرگرمیاں متاثر ہوئیں۔

- خام قومی پیداوار میں 5.6 فی صد
- زراعت میں 5.4 فی صد
- صنعت میں 8.2 فی صد اضافہ ہوا
- تعلیم پر خام قومی پیداوار کا 2.4 فی صد خرچ کیا گیا
- شرح خواندگی بڑھ کر 33 فی صد ہوگئی

سوال15: آٹھویں پانچ سالہ ترقیاتی منصوبے میں ترقی کی شرح کیا رہی؟ (K.B)

جواب: **آٹھویں پانچ سالہ منصوبہ میں ترقی کی شرح**

دوران میں سالانہ شرح ترقّی کچھ یوں رہی:

- جی ڈی پی 1.4 فی صد سالانہ
- زراعت 6.4 فی صد سالانہ
- صنعت 4.0 فی صد سالانہ
- سرمایہ کاری (سرکاری شعبہ) 6.1 فی صد سالانہ

یہ عشرہ صنعتی نج کاری کا عشرہ تھا۔ اس عرصے میں غربت میں اضافہ ہوا کیوں کہ حکومت نے سب سڈی دینے کا سلسلہ بند کر دیا تھا۔ 1998ء میں ایٹمی دھماکے کرنے کی وجہ سے غیر ملکی سرمایہ کاری بہت زیادہ متاثر ہرئی۔

www.ilmkidunya.com

سوال16: 2013ء میں پاکستان میں معاشی ترقی کی کیا رفتار رہی؟ (K.B)

جواب:

2013ء میں معاشی ترقی

2013ء کے انتخابات کے بعد پاکستان مسلم لیگ (ن) کی حکومت قائم ہوئی۔ اس حکومت کے پہلے سال 2013ء میں:

- جی ڈی پی (G.D.P) میں اضافے کی شرح 3.7 فی صد رہی جو 2018ء میں 5.35 فی صد کی سطح پر پہنچ گئی۔
- زرعی ترقی کی شرح 2013ء میں 2.68ء فی سد سے بڑھ کے 2018ء میں 3.8 فی صد ہو گئی
- صنعتی ترقی کی رفتار 2013ء میں 4.5 فی صد سے بڑھ کر 2018ء میں 5.8 فی صد ہو گئی

اس دوران میں ملک پر اندرونی اور بیرونی قرضوں کا بوجھ بہت بڑھ گیا۔

کثیر الانتخابی سوالات

1۔ **پاکستان کے قیام سے تا حال ہونے والی معاشی ترقی کو تقسیم کیا جاسکتا ہے:** (K.B)
(الف) سات عشروں میں (ب) آٹھ عشروں میں (ج) نو عشروں میں (د) دس عشروں میں

2۔ **معاشی ترقی کا پہلے عشرے کا دورانیہ ہے:** (K.B)
(الف) قیام پاکستان سے 1950 تک (ب) قیام پاکستان سے 1955 تک (ج) قیام پاکستان سے 1958 تک (د) قیام پاکستان سے 1960 تک

3۔ **معاشی ترقی کے دوسرے عشرے کا دورانیہ ہے:** (K.B)
(الف) 1958 تا 1968 (ب) 1957 تا 1967 (ج) 1956 تا 1966 (د) 1955 تا 1965

4۔ **معاشی ترقی کے تیسرے عشرے کا دوانیہ ہے:** (K.B)
(الف) 1958 تا 1968 (ب) 1957 تا 1967 (ج) 1956 تا 1966 (د) 1968 تا 1978

5۔ **معاشی ترقی کے چوتھے عشرے کا دوانیہ ہے:** (K.B)
(الف) 1958 تا 1968 (ب) 1978 تا 1988 (ج) 1956 تا 1966 (د) 1968 تا 1978

6۔ **معاشی ترقی کے پانچویں عشرے کا دوانیہ ہے:** (K.B)
(الف) 1988 تا 1998 (ب) 1978 تا 1988 (ج) 1956 تا 1966 (د) 1968 تا 1978

7۔ **معاشی ترقی کے چھٹے عشرے کا دوانیہ ہے:** (K.B)
(الف) 1988 تا 1998 (ب) 1978 تا 1988 (ج) 1998 تا 2008 (د) 1968 تا 1978

8۔ **معاشی ترقی کے ساتویں عشرے کا دوانیہ ہے:** (K.B)
(الف) 1988 تا 1998 (ب) 2008 تا 2018 (ج) 1998 تا 2008 (د) 1968 تا 1978

9۔ **قائداعظم محمد علی جناح نے گورنر جنرل کی حیثیت سے حلف اُٹھایا:** (K.B)
(الف) 14 اگست 1947ء (ب) 15 اگست 1947ء (ج) 16 اگست 1947ء (د) 17 اگست 1947ء

10۔ **قائداعظم محمد علی جناح کا وصال ہوا:** (K.B)
(الف) 9 نومبر 1948ء (ب) 11 ستمبر 1948ء (ج) 25 دسمبر 1948ء (د) 21 اپریل 1948ء

11۔ **لیاقت علی خان کی شہادت ہوئی:** (K.B)
(الف) 16 اکتوبر 1951ء (ب) 16 اکتوبر 1955ء (ج) 11 اکتوبر 1950ء (د) 16 اکتوبر 1952ء

12۔ **پہلا پانچ سالہ ترقیاتی منصوبہ شروع ہوا:** (K.B)
(الف) 1955ء (ب) 1957ء (ج) 1959ء (د) 1960ء

www.ilmkidunya.com

13۔ پہلا پانچ سالہ ترقیاتی منصوبے کا حجم تھا: (K.B)
(الف) 8ارب60 کروڑ روپے (ب) 10ارب80 کروڑ روپے (ج) 12ارب60 کروڑ روپے (د) 14ارب90 کروڑ روپے

14۔ دوسرا پانچ سالہ ترقیاتی منصوبہ شروع ہوا: (K.B)
(الف) 1955ء (ب) 1957ء (ج) 1959ء (د) 1960ء

15۔ دوسرے پانچ سالہ ترقیاتی منصوبے کا حجم تھا: (K.B)
(الف) 23ارب روپے (ب) 25ارب روپے (ج) 27ارب روپے (د) 30ارب روپے

16۔ پاکستان اور بھارت کے مابین سندھ طاس معاہدہ ہوا: (K.B)
(الف) 1955ء (ب) 1960ء (ج) 1965ء (د) 1970ء

17۔ 1906ء میں پنجاب زرعی کالج اور ادارہ تحقیق قائم کیا گیا: (K.B)
(الف) سرگودھا (ب) لاہور (ج) فیصل آباد (د) ساہیوال

18۔ زرعی یونیورسٹی فیصل آباد کا قیام عمل میں آیا: (K.B)
(الف) 1960ء (ب) 1961ء (ج) 1962ء (د) 1963ء

19۔ تیسرے پانچ سالہ ترقیاتی منصوبے کا دورانیہ ہے: (K.B)
(الف) 1965ء تا1970ء (ب) 1975ء تا1980ء (ج) 1955ء تا1960ء (د) 1960ء تا1970ء

20۔ چوتھے پانچ سالہ ترقیاتی منصوبے کا دورانیہ ہے: (K.B)
(الف) 1965ء تا1970ء (ب) 1970ء تا1975ء (ج) 1955ء تا1960ء (د) 1960ء تا1970ء

21۔ پانچویں پانچ سالہ ترقیاتی منصوبے کا دورانیہ ہے: (K.B)
(الف) 1965ء تا1970ء (ب) 1975ء تا1980ء (ج) 1955ء تا1960ء (د) 1978ء تا1983ء

22۔ پانچویں پانچ سالہ ترقیاتی منصوبے کا حجم تھا: (K.B)
(الف) 21ارب2 کروڑ روپے (ب) 10ارب80 کروڑ روپے (ج) 12ارب60 کروڑ روپے (د) 14ارب90 کروڑ روپے

23۔ چھٹے پانچ سالہ ترقیاتی منصوبے کا دورانیہ ہے: (K.B)
(الف) 1983ء تا1988ء (ب) 1984ء تا1988ء (ج) 1985ء تا1988ء (د) 1986ء تا1988ء

24۔ ساتویں پانچ سالہ ترقیاتی منصوبے کا دورانیہ ہے: (K.B)
(الف) 1983ء تا1988ء (ب) 1988ء تا1993ء (ج) 1985ء تا1988ء (د) 1986ء تا1988ء

25۔ پاکستان نے ایٹمی دھماکے کیے: (K.B)
(الف) 1996ء (ب) 1997ء (ج) 1998ء (د) 1999ء

26۔ آٹھویں پانچ سالہ ترقیاتی منصوبے کا دورانیہ ہے: (K.B)
(الف) 1983ء تا1988ء (ب) 1988ء تا1993ء (ج) 1993ء تا1998ء (د) 1986ء تا1988ء

27۔ 2013ء کے انتخابات میں کس سیاسی جماعت کی حکومت قائم ہوئی؟ (K.B)
(الف) پاکستان تحریکِ انصاف (ب) پیپلز پارٹی (ج) پاکستان مسلم لیگ (ن) (د) جماعتِ اسلامی

28۔ پاکستان تحریکِ انساف کی حکومت قائم ہوئی: (K.B)
(الف) 2013ء (ب) 2018ء (ج) 1998ء (د) 2020ء

29۔ وزیرِ اعظم عمران خان نے پلانٹ فار پاکستان کے تحت منصوبہ شروع کیا: (K.B)
(الف) 10 بلین ٹری (ب) 20 بلین ٹری (ج) 30 بلین ٹری (د) 40 بلین ٹری

www.ilmkidunya.com

افرادی قوت
(Labour Force)

تفصیلی سوالات

س1: افرادی قوت پر نوٹ لکھیں۔ (U.B)

ج:

افرادی قوت

افرادی قوت (Labour Force) یا ورک فورس (Work Force) سے مراد 16 سال یا اس سے زیادہ سمر کے وہ افراد ہیں جو کمانے کے اہل ہوں۔ ان میں بر سرِ روزگار اور بے روزگار دونوں طرح کے افراد شامل ہیں۔ یہ معشت کو فعال بنانے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ سارے کمانے والے لوگ، تمام بے روزگار، پارٹ ٹائم و سرکر اور تنخواہ دار لوگ اس میں شامل ہوتے ہیں یعنی یہ وہ لوگ ہیں جو معیشت کو قابلِ فروخت اشیا و خدمات (Goods and Services) مہیا کرتے ہیں۔

لیبر فورس سروے:

حکومتِ پاکستان ہر سال ادارہ شماریات کے ذریعے سے بر سرِ روزگار اور بے بے روزگار افراد کا تخمینہ لگان کے کیے لیبر فورس سروے کا اہتمام کاتی ہے۔ لیبر فورس سروت کے ذریعے سے اکٹھے کیے گئے اعداد و شمار وفاقی سطح پر عوام الناس کے لیے فلاحی منصوبہ سازی میں استعمال کیے جاتے ہیں۔

کام میں مصروف افرادی قوت

حرفِ آخر:

اس وقت پاکستان میں قریباً 65.5 ملین افراد کا شمار افرادی قوت میں ہوتا ہے، ان میں سے 61.71 ملین افراد کو روزگار حاصل ہے، جب کہ باقی ماندہ 3.79 ملین افراد بے رور گار ہیں۔

سوالات کے مختصر جوابات

سوال 1: افرادی قوت (Labour Foods) سے کیا مراد ہے؟ (K.B)

جواب:

افرادی قوت

افرادی قوت (Labour Force) یا ورک فورس (Work Force) سے مراد 16 سال یا اس سے زیادہ سمر کے وہ افراد ہیں جو کمانے کے اہل ہوں۔ ان میں بر سرِ روزگار اور بے روزگار دونوں طرح کے افراد شامل ہیں۔

سوال 2: کون سے لوگ افرادی قوت میں شامل نہیں ہوتے؟ (K.B)

جواب:

خواتین اور عمر رسیدہ افراد

بچے، گھریلو خواتین (جو کوئی ملازمت نہیں کرتیں) اور عمر رسیدہ لوگ افرادی قوت میں شامل نہیں ہوتے۔ خواتین اور بوڑھے افراد گھر اور بچوں کی دیکھ بھال میں نہایت اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

www.ilmkidunya.com

کثیر الانتخابی سوالات

1۔ 16 سال یا اس سے زائد عمر کے وہ افراد جو کمانے کے اہل ہوں کہلاتے ہیں: (K.B)
(الف) افرادی قوت (ب) بیروزگار (ج) برسرِ روزگار (د) غریب لوگ

2۔ پاکستان میں افرادی قوت ہے: (K.B)
(الف) 60.5 ملین (ب) 65.5 ملین (ج) 75.5 ملین (د) 70.5 ملین

3۔ پاکستان میں برسرِ روزگار افراد ہیں: (K.B)
(الف) 60.51 ملین (ب) 60.70 ملین (ج) 61.71 ملین (د) 62.51 ملین

4۔ پاکستان میں بیروزگار افراد ہیں: (K.B)
(الف) 3.79 ملین (ب) 2.79 ملین (ج) 4.79 ملین (د) 1.79 ملین

پاکستان کے اہم دھاتی اور غیر دھاتی معدنیات کے وسائل، معاشی اہمیت اور تقسیم
(Major Metallic and Mon-metallic Mineral Resources, their Economic Importance and Distribution in Pakistn)

تفصیلی سوالات

س1: پاکستان کی اہم معدنیات کون کون سی ہیں؟ بیان کریں۔ (مشقی سوال نمبر 3)(K.B)

ج: **پاکستان کی اہم معدنیات**

معدنیات:

معدنیات سے مراد زیرِ زمین موجود دھاتی اور غیر دھاتی اشیاء ہیں۔ معدنی وسائل کسی بھی ملک کی ترقّی میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ اقتصادی ماہرین کے مطابق جتنا زیادہ کوئی ملک معدنی وسائل کی دولت اور پیداوار سے مالامال ہوگا، اتنا ہی وہ ملک معاشی طور پر زیادہ مضبوط سمجھا جائے گا۔

معدنیات کی اقسام:

معدنیات دو اقسام کی ہوتی ہیں:۔
- دھاتی معدنیات (Metallic Minerals)
- غیر دھاتی معدنیات (Non-Metallic Minerals)

دھاتی معدنیات

خام لوہا:

پاکستان میں خام لوہے کی پیداوار 1957ء میں شروع ہوئی۔ کئی مقامات سے خام لوہے کے ذخائر دریافت ہوئے، جن میں کالا باغ (ضلع میانوالی) کے ذخائر بہت بڑے ہیں، لیکن کوالٹی اچھی نہیں ہے۔ ڈومل نسار (چترال) کے ذخائر میں اچھی قسم کا خام لوہا دریافت ہوا ہے، لیکن ذرائع آمدورفت میں مشکلات کے باعث معاشی لحاظ سے منافع بخش نہیں ہے۔ اس کے علاوہ لنگریال اور چلشاری (ضلع چاغی) میں بھی خام لوہے کے ذخائر دریافت ہوئے ہیں۔

تانبا اور سونا:

تانبے اور سونے کی اہمیت اور افادیت کسی سے ڈھکی چھپی نہیں۔ بلوچستان میں چاغی اور سینڈک میں سونے اور تانبے کے وسیع ذخائر دریافت ہوئے ہیں، جو دنیا میں پانچویں بڑے ذخائر ہیں، لیکن انفراسٹرکچر کی کمی، مطلوبہ مشینری کی عدم دستیابی، محدود تجربہ اور ناکافی مالی وسائل ان کے نکالنے کی راہ میں بہت بڑی رکاوٹ ہیں۔

www.ilmkidunya.com

مینگانیز:

یہ دھات بیٹری سازی، بلب بنانے، رنگ سازی اور سٹیل انڈسٹری میں استعمال ہوتی ہے۔ پاکستان میں اس کے ذخائر لسبیلہ اور ضلع چاغی (بلوچستان) میں پائے جاتے ہیں۔

باکسائیٹ:

یہ قیمتی دھات ایلومینیم بنانے میں استعمال ہوتی ہے، اس کے ذخائر آزاد کشمیر میں ضلع مظفر آباد اور کوٹلی، پنجاب میں کوہستان نمک کے وسطی علاقوں میں اور بلوچستان کے ضلع لورالائی کے مقامات پر پائے جاتے ہیں۔

کرومائیٹ:

یہ دھات سٹین لیس سٹیل بنانے کی صنعتوں کے علاوہ فولاد سازی کی صنعتوں میں استعمال کی جاتی ہے۔ مزید برآں انجینئرنگ کے آلات بنانے میں بھی کام آتی ہے۔ بلوچستان میں اس کے ذخائر مسلم باغ، لسبیلہ اور چاغی وغیرہ کے علاقوں میں پائے جاتے ہیں۔ صوبہ خیبر پختونخوا میں مالاکنڈ اور مہمند ایجنسی وغیرہ میں بھی اس کے ذخائر موجود ہیں۔

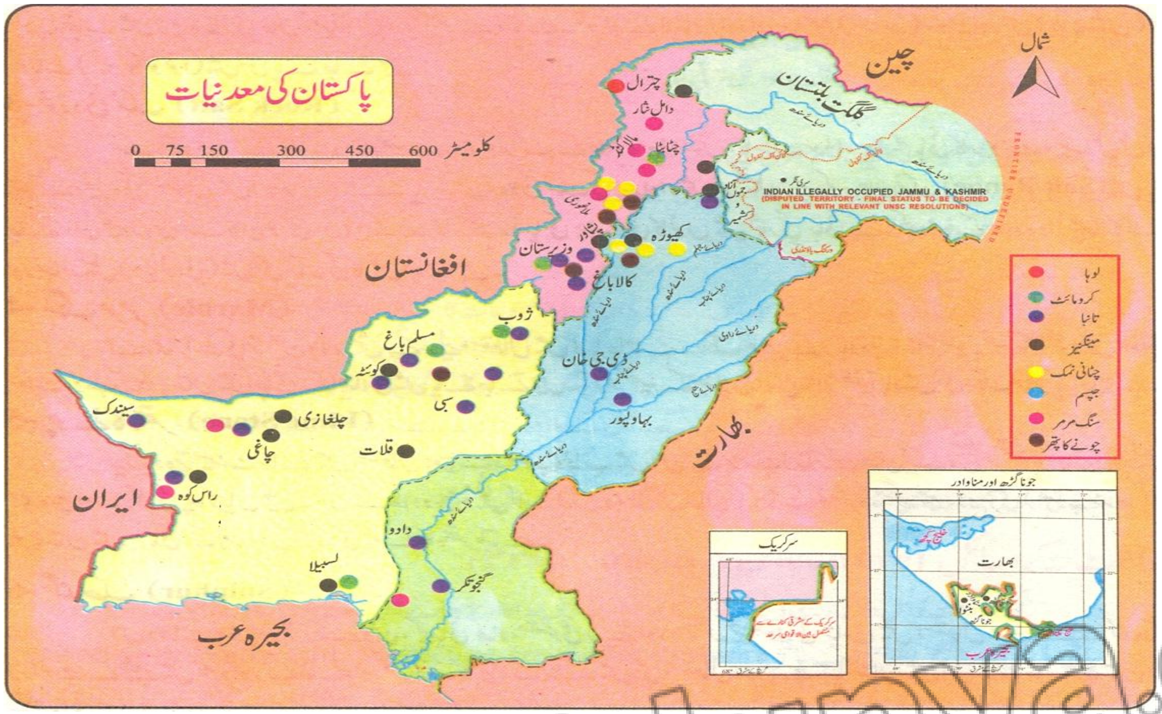

غیر دھاتی معدنیات

کوئلہ:

یہ توانائی کا ایک اہم ذریعہ ہے جو حرارت فراہم کرنے کے علاوہ بجلی پیدا کرنے کے بھی کام آتا ہے۔ پاکستان میں قریباً 185 بلین ٹن کوئلے کے ذخائر موجود ہیں۔ اس کی سالانہ پیداوار بہت کم ہے کیوں کہ اس کو زمین ست نلالنے پر بھاری اخراجات خرچ کرنے پڑتے ہیں۔ پاکستان میں کوئلے کا زیادہ تر استعمال تھرمل بجلی پیدا کرنے، گھروں اور بھٹہ خشت پر اینٹیں پکانے میں ہوتا ہے۔ اس وقت پاکستان میں مختلف مقامات سے کوئلہ نلالا جارہا ہے۔ صوبہ پنجاب میں کوہستان نمک کے علاقے میں یادہ تر کوئلہ ڈنڈوت، پڈھ اور مکڑوال کی کانوں سے حاصل ہوتا ہے۔ صوبہ خیبر پختونخوا میں ہنگو میں کوئلے کے ذخائر ہیں۔ بلوچستان میں خوست، شارگ، ڈیگاری، شیریں آب، مچھ بولان اور ہرنائی میں کوئلہ کی کانیں ہیں۔ سندھ میں کوئلے کے زخائر تھر، جمپیر، سارنگ، لاکھڑا جب کہ آزاد کشمیر میں کوئلے کے ذخائر کوٹلی اور ضلع مظفر آباد میں ہیں۔ پاکستان میں کوئلہ کے سب سے بڑے ذخائر تھر (سندھ) میں ہیں۔

www.ilmkidunya.com

جپسم:

یہ ایک بہت ہی کارآمد اور مفید پتھر ہے جو صنعت اور زراعت دونوں میں استعمال ہوتا ہے۔ زراعت میں اسے سیم وتھور کے خاتمے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ کیمیائی کھاد، سیمنٹ، کاغذ اور روغن تیار کرنے کی صنعتوں میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ گلابی اور سفید رنگ کا جپسم صوبہ پنجاب میں ڈیرہ غازی کاں، میانوالی اور جہلم سے ملتا ہے۔ جپسم کے زخائر دادواور سانگھڑ (سندھ)، کوئٹہ اور سبی (بلوچستان) اور کوہاٹ (خیبر پختونخوا) میں بھی پائے جاتے ہیں۔

خوردنی نمک:

نمک انسانی ذائقے کا ایک اہم عنصر ہے جو خوراک کے علاوہ سوڈاایش، کاسٹک سوڈا، سوڈیم بائی کاربونیٹ، ٹیکسائل مل اور چمڑے وغیرہ کی صنعتوں میں استعمال ہوتا ہے۔ پاکستان خوردنی نمک کی پیداوار میں خود کفیل ہے، کوہستان نمک (Salt Range) میں پائی جانے والی کھیوڑہ کی نمک کان کوالٹی اور ذائقہ کے لحاظ سے دنیا کی چند بڑی کانوں میں شمار کی جاتی ہے۔ کھیوڑہ کے علاوہ واڑچھا، کالاباغ اور بہادر کیل (میانوالی) میں بھی نمک کے کانیں موجود ہیں۔

سنگِ مرمر:

اسے عمارات کی تزئین وآرائش کے لیے استعمال میں لایا جاتا ہے۔ سنگِ مرمر کے زیادہ تر زخائر صوبہ خیبر پختونخوا میں صوابی، سوات، جب کہ بلوچستان میں چاغی کے اضلاع میان پائے جاتے ہیں۔ آزاد کشمیر کے اضلاع میرپور اور مظفر آباد میں بھی سنگِ مرمر پایا جاتا ہے۔

چونے کا پتھر:

یہ زیادہ تر سیمنٹ بنانے میں استعمال ہوتا ہے۔ صوبہ پنجاب میں اس کے بڑے زخائر کوہستان نمک، سطح مرتفع پوٹھوار، داؤد خیل، زندہ پیر اور مارگلہ کی پہاڑیاں ہیں۔ اس کے علاوہ پیڑ و مغل کوٹ (ڈیرہ اسماعیل خاں) کوہاٹ، نوشہرہ، منگھ پیر، روہڑی (صوبہ سندھ) اور بلوچستان میں ہرنائی کے پہاڑوں سے بھی چونے کا پتھر ملتا ہے۔

گندھک:

اس دھات کو زیادہ تر رنگ روغن، کیمیائی کھاد، مصنوعی ریشے اور دھماکہ خیز مواد کی تیاری میں استعمال کیا جاتا ہے۔ گندھک زراعت کے شعبے میں سیم وتھور کے خاتمے اور گندھک کا تیزاب بنانے میں بھی استعمال ہوتی ہے۔ پاکستان میں اس کے زخائر بلوچستان کے ضلع چاغی میں پائے جاتے ہیں۔

چینی مٹی:

یہ چینی مٹی زیادہ صنعت میں استعمال کی جاتی ہے۔ پاکستان میں یہ برتن بنانے اور فولاد پگھلانے والی بھٹیوں کے علاوہ تیل صاف کرنے اور سٹیل کے کارخانوں میں استعمال ہوتی ہیں۔

حاصل کلام:

معدنی شعبے کو ترقّی دینا انتہائی ضروری ہے کیوں کہ اس سے اندرونِ ملک، لازمت کے مواقع پیدا ہونے کے علاوہ سرمایہ کاری میں اضافہ ہوتا ہے، مقامی صیعت کو پھلنے پھولنے کا موقع ملتا ہے اور مرکزی اور صوبائی حکومتوں کے مالیات میں اضافہ ہوتا ہے ، قومی اور فی کس آمدنی بڑھتی ہے، درآمدات میں کمی اور برآمدات میں اضافہ ہونے سے تجارتی توازن بہتر بنانے میں مدد ملتی ہے اور کاروباری سرگرمیوں میں تیزی آتی ہے۔

www.ilmkidunya.com

سوالات کے مختصر جوابات

سوال 1: معدنیات سے کیا مراد ہے؟ (U.B)

جواب: **معدنیات**

معدنیات سے مراد زیر زمین موجود دھاتی اور غیر دھاتی اشیاہیں۔ معدنی وسائل کسے بھی ملک کی ترقی میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ اقتصادی ماہرین کے مطابق جتنا زیادہ کوئی ملک معدنی وسائل کی دولت اور پیداوار سے مالامال ہوگا، اتنا ہی وہ ملک معاشی طور ہر زیادہ مضبوط سمجھا جائے گا۔

سوال 2: معدنیات کی کتنی اقسام ہیں؟ (U.B)

جواب: **معدنیات کی اقسام**

معدنیات دو اقسام کی ہوتی ہیں:

- دھاتی معدنیات (Metallic Minerals)
- غیر دھاتی معدنیات (Non-Metallic Minerals)

سوال 3: خام لوہے پر مختصر نوٹ لکھیں۔ (K.B)

جواب: **خام لوہا**

پاکستان میں خام لوہے کی پیداوار 1957ء میں شروع ہوئی۔ کئی مقامات سے خام لوہے کے ذخائر دریافت ہوئے، جن میں کالا باغ (ضلع میانوالی) کے ذخائر بہت بڑے ہیں، لیکن کوالٹی اچھی نہیں ہے۔ ڈومل نسار (چترال) کے ذخائر میں اچھی قسم کا خام لوہا دریافت ہوا ہے، لیکن ذرائع آمدورفت میں مشکلات کے باعث معاشی لحاظ سے منافع بخش نہیں ہے۔ اس کے علاوہ لنگریال اور چلشاری (ضلع چاغی) میں بھی خام لوہے کے ذخائر دریافت ہوئے ہیں۔

سوال 4: تانبے اور سونے پر مختصر نوٹ لکھیں۔ (K.B)

جواب: **تانبا اور سونا**

تانبے اور سونے کی اہمیت اور افادیت کسی سے ڈھکی چھپی نہیں۔ بلوچستان میں چاغی اور سینڈک میں سونے اور تانبے کے وسیع ذخائر دریافت ہوئے ہیں، جو دنیا میں پانچویں برے ذخائر ہیں، لیکن انفراسٹرکچر کی کمی، مطلوبہ مشینری کی عدم دستیابی، محدود تجربہ اور ناکافی مالی وسائل ان کے نکالنے کی راہ میں بہت بڑی رکاوٹ ہیں۔

سوال 5: مینگانیز کا استعمال بتائیں۔ (K.B)

جواب: **مینگانیز**

مینگانیز استعمال ہوتی ہے:

- بیٹری سازی
- بلب بنانے
- رنگ سازی
- سٹیل انڈسٹری

پاکستان میں اس کے ذخائر لسبیلہ اور ضلع چاغی (بلوچستان) میں پائے جاتے ہیں۔

www.ilmkidunya.com

سوال6: باکسائیٹ کے ذخائر کہاں کہاں دریافت ہوئے ہیں؟ (K.B)

جواب:

باکسائیٹ

یہ قیمتی دھات ایلومینیم بنانے میں استعمال ہوتی ہے، اس کے ذخائر

- آزاد کشمیر
- ضلع مظفر آباد
- کوٹلی، پنجاب
- کوہستان نمک کے وسطی علاقوں
- بلوچستان کے ضلع لورالائی کے مقامات پر پائے جاتے ہیں۔

سوال7: کرومائیٹ پر مختصر نوٹ لکھیں۔ (K.B)

جواب:

کرومائیٹ

یہ دھات سٹین لیس سٹیل بنانے کی صنعتوں کے علاوہ فولاد سازی کی صنعتوں میں استعمال کی جاتی ہے۔ مزید برآں انجینئرنگ کے آلات بنانے میں بھی کام آتی ہے۔ بلوچستان میں اس کے ذخائر مسلم باغ، لسبیلہ اور چاغی وغیرہ کے علاقوں میں پائے جاتے ہیں۔ صوبہ خیبر پختونخوا میں مالاکنڈ اور مہمند ایجنسی وغیرہ میں بھی اس کے ذخائر موجود ہیں۔

سوال8: کوئلے کا استعمال بتائیں۔ (U.B)

جواب:

کوئلے کا استعمال

کوئلے کا استعمال درج ذیل ہے:

- یہ توانائی کا ایک اہم ذریعہ ہے جو حرارت فراہم کرنے کے علاوہ بجلی پیدا کرنے کے بھی کام آتا ہے۔
- پاکستان میں کوئلے کا زیادہ تر استعمال تھرمل بجلی پیدا کرنے،
- گھروں اور بھٹہ خشت پر اینٹیں پکانے میں ہوتا ہے۔

سوال9: پاکستان میں کوئلے کے ذخائر کہاں پائے جاتے ہیں؟ (K.B)

جواب:

کوئلے کے ذخائر

اس وقت پاکستان میں مختلف مقامات سے کوئلہ نلالا جارہا ہے۔ صوبہ پنجاب میں کوہستان نمک کے علاقے میں یادہ تر کوئلہ ڈنڈوت، پڈھ اور مکڑوال کی کانوں سے حاصل ہوتا ہے۔ صوبہ خیبر پختونخوا میں ہنگو میں کوئلے کے ذخائر ہیں۔ بلوچستان میں خوست، شارگ، ڈیگاری، شیریں آب، مچھ بولان اور ہرنائی میں کوئلہ کی کانیں ہیں۔ سندھ میں کوئلے کے زخائر تھر، جمپیر، سارنگ، لاکھڑا جب کہ آزاد کشمیر میں کوئلے کے ذخائر کوٹلی اور ضلع مظفر آباد میں ہیں۔ پاکستان میں کوئلہ کے سب سے بڑے ذخائر تھر (سندھ) میں ہیں۔

سوال10: جپسم کا استعمال بتائیں۔ (K.B)

جواب:

جپسم

جپسم کا استعمال درج ذیل ہے:

- یہ ایک بہت ہی کارآمد اور مفید پتھر ہے جو صنعت اور زراعت دونوں میں استعمال ہوتا ہے۔
- زراعت میں اسے سیم و تھور کے خاتمے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔
- یہ کیمیائی کھاد، سیمنٹ، کاغذ اور روغن تیار کرنے کی صنعتوں میں بھی استعمال ہوتا ہے۔

گلابی اور سفید رنگ کا جپسم صوبہ پنجاب میں ڈیرہ غازی کاں، میانوالی اور جہلم سے ملتا ہے۔ جپسم کے زخائر دادو اور سانگھڑ (سندھ)، کوئٹہ اور سبی (بلوجستان) اور کوہاٹ (خیبر پختونخوا) میں بھی پائے جاتے ہیں۔

www.ilmkidunya.com

سوال 11: خوردنی نمک پر مختصر نوٹ لکھیں۔ (U.B)

جواب:

خوردنی نمک

نمک انسانی ذائقے کا ایک اہم عنصر ہے جو خوراک کے علاوہ سوڈا ایش، کاسٹک سوڈا، سوڈیم بائی کاربونیٹ، ٹیکسٹائل مل اور چمڑے وغیرہ کی صنعتوں میں استعمال ہوتا ہے۔ پاکستان خوردنی نمک کی پیداوار میں خود کفیل ہے، کوہستان نمک (Salt Range) میں پائی جانے والی کھیوڑہ کی نمک کان کوالٹی اور ذائقہ کے لحاظ سے دنیا کی چند بڑی کانوں میں شمار کی جاتی ہے۔ کھیوڑہ کے علاوہ واڑ چھا، کالا باغ اور بہادر کیل (میانوالی) میں بھی نمک کے کانیں موجود ہیں۔

سوال 12: سنگِ مرمر پر مختصر نوٹ لکھیں۔ (U.B)

جواب:

سنگِ مرمر

اسے عمارات کی تزئین و آرائش کے لیے استعمال میں لایا جاتا ہے۔ سنگِ مرمر کے زیادہ تر زخائر صوبہ خیبر پختونخوا میں صوابی، سوات، جب کہ بلوچستان میں چاغی کے اضلاع میاں پائے جاتے ہیں۔ آزاد کشمیر کے اضلاع میر پور اور مظفر آباد میں بھی سنگِ مرمر پایا جاتا ہے۔

سوال 13: پاکستان میں چونے کا پتھر کہاں پایا جاتا ہے؟ (K.B)

جواب:

چونے کے پتھر کے ذخائر

یہ زیادہ تر سیمنٹ بنانے میں استعمال ہوتا ہے۔ صوبہ پنجاب میں اس کے بڑے زخائر کوہستان نمک، سطح مرتفع پوٹھوار، داؤد خیل، زندہ پیر اور مارگلہ کی پہاڑیاں ہیں۔ اس کے علاوہ پیڑو مغل کوٹ (ڈیرہ اسماعیل خاں) کوہاٹ، نوشہرہ، منگھ پیر، روہڑی (صوبہ سندھ) اور بلوچستان میں ہرنائی کے پہاڑوں سے بھی چونے کا پتھر ملتا ہے۔

سوال 14: گندھک کا استعمال بتائیں۔ (K.B)

جواب:

گندھک کا استعمال

اس دھات کو زیادہ تر رنگ روغن، کیمیائی کھاد، مصنوعی ریشے اور دھماکہ خیز مواد کی تیاری میں استعمال کیا جاتا ہے۔ گندھک زراعت کے شعبے میں سیم و تھور کے خاتمے اور گندھک کا تیزاب بنانے میں بھی استعمال ہوتی ہے۔ پاکستان میں اس کے زخائر بلوچستان کے ضلع چاغی میں پائے جاتے ہیں۔

سوال 15: چینی مٹی کا استعمال بتائیں۔ (K.B)

جواب:

چینی مٹی کا استعمال

یہ چینی مٹی زیادہ صنعت میں استعمال کی جاتی ہے۔ پاکستان میں یہ برتن بنانے اور فولاد پگھلانے والی بھٹیوں کے علاوہ تیل صاف کرنے اور سٹیل کے کارخانوں میں استعمال ہوتی ہیں۔

سوال 16: معدنی شعبے کی اہمیت پر مختصر نوٹ لکھیں۔ (U.B)

جواب:

معدنی شعبے کی اہمیت

معدنی شعبے کو ترقّی دینا انتہائی ضروری ہے کیوں کہ اس سے اندرونِ ملک، لازمت کے مواقع پیدا ہونے کے علاوہ سرمایہ کاری میں اضافہ ہوتا ہے، مقامی صیعت کو پھلنے پھولنے کا موقع ملتا ہے اور مرکزی اور صوبائی حکومتوں کے مالیات میں اضافہ ہوتا ہے، قومی اور فی کس آمدنی بڑھتی ہے، درآمدات میں کمی اور برآمدات میں اضافہ ہونے سے تجارتی توازن بہتر بنانے میں مدد ملتی ہے اور کاروباری سرگرمیوں میں تیزی آتی ہے۔

www.ilmkidunya.com

کثیر الانتخابی سوالات

1۔ معدنیات کی اقسام ہیں: (U.B)

(الف) 2 (ب) 3 (ج) 4 (د) 5

2۔ پاکستان میں خام لوہے کی پیداوار شروع ہوئی؟ (K.B)

(الف) 1950ء (ب) 1955ء (ج) 1957ء (د) 1960ء

3۔ پاکستان میں اچھی قسم کا خام لوہا دریافت ہوا ہے: (K.B)

(الف) لاہور (ب) کراچی (ج) سرگودھا (د) چترال

4۔ چاغی اور سینڈک میں سونے اور تانبے کے وسیع ذخائر دریافت ہوئے ہیں جو دنیا کے ______ بڑے ذخائر ہیں۔ (K.B)

(الف) چوتھے (ب) پانچویں (ج) چھٹے (د) ساتویں

5۔ بلب بنانے کی صنعت میں استعمال ہوتا ہے: (K.B)

(الف) خام لوہا (ب) کرومائیٹ (ج) میگانیز (د) خوردنی نمک

6۔ ایلومینیم بنانے میں استعمال ہوتی ہے: (K.B)

(الف) سونا (ب) کوئلہ (ج) جپسم (د) باکسائیٹ

7۔ پاکستان میں کوئلے کے ذخائر موجود ہیں: (K.B)

(الف) 185 بلین ٹن (ب) 190 بلین ٹن (ج) 195 بلین ٹن (د) 200 بلین ٹن

8۔ پاکستان میں کوئلے کے سب سے بڑے ذخائر ہیں: (K.B)

(الف) تھل (ب) پوٹھوہار (ج) خاران (د) تھر

9۔ گلابی اور سفید رنگ کا جپسم پاکستان کس صوبے میں پایا جاتا ہے؟ (K.B)

(الف) پنجاب (ب) سندھ (ج) بلوچستان (د) کے پی کے

10۔ نمک کی سب سے بڑی کان پائی جاتی ہے: (U.B)

(الف) کھیوڑہ (ب) واڑچھا (ج) کالاباغ (د) بہادر خیل

11۔ پاکستان میں گندھک کے ذخائر پائے جاتے ہیں: (K.B)

(الف) پنجاب (ب) سندھ (ج) بلوچستان (د) کے پی کے

www.ilmkidunya.com

زراعت کی اہمیت، اس کے مسائل اور زراعت میں جدّت لانے کے لیے کوششیں
(Importance of Agriculture, Problems and Efforts to Modernize Agriculture)

تفصیلی سوالات

س1: زراعت کی اہمیت پر نوٹ لکھیں۔ (U.B)

ج: **زراعت کی اہمیت**

سر سبز کھیتوں کا منظر

اللہ تعالیٰ نے پاکستان کو بہترین زرخیز زمیں، مثالی نہری نظام آب پاشی، پہاڑوں پر ہونے والی برف باری اور بارش، رواں دواں رہنے والے چشمے، ندی نالے اور دریاؤں کے ساتھ ساتھ گرمی، سردی، بہار اور برسات جیسے صورت موسموں سے بھی نوازا ہے۔ افرادی قوت کی ہمارے پاس کوئی کمی نہیں۔ یہ سب باتیں اس امر کی دلیل ہیں کہ ہماری فی ایکڑ پیداوار مثالی ہونی چاہیے لیکن بد قسمتی سے ایسا نہیں ہے، کیوں کہ ہماری فی ایکڑ پیداوار کئی ترقّی پزیر ممالک سے بھی کم ہے۔

- زراعت ہماری ملکی معیشت کا ایک اہم ستون ہے۔ ہماری دیہی آبادی کا لگ بھگ 60 فی صد حصّہ بلاواسطہ یا بالواسطہ زرعی شعبے کے ساتھ منسلک ہے۔ ملکی افراد قوت کا قریباً 45 فی صد زراعت سے وابستہ ہے۔ جی ڈی پی میں زراعت قریباً 19 فی صد حصّہ کے ساتھ نمایاں پوزیشن پر ہے، جب کہ ملکی برآمدات میں زراعت اور اس کی مصنوعات لاحصّہ قریباً 60 فی صد ہے۔
- یہ ایک حقیقت ہے کہ زراعت کو ترقّی دیے بغیر ملک ترقّی مہیں کر سکتا۔ اگر زراعت ترقّی یافیہ ہو گی تو اس سے قومی آمدنی میں اضافے کے علاوہ زراعت سے وابستہ افارد اور اداروں ک آمدنیوں میں بھی اضافہ ہو گا۔ لوگوں کا معیارِ زندگی بلند ہو گا، جس سے وہ اپنے بچوں کو بہتر تعلیمی، رہائشی اور تفریحی سہولتیں فراہم کر سکیں گے۔ اس کے علاوہ زراعت سے وابستہ صنعت (Agrobased Industry) بھی خوب پھلے پھولے گی۔ روزگار کے زکادہ مواقع میسر آئیں گے۔ زراعت میں سرمایہ کاری بڑھے گی، کاروباری سرگرمیوں میں تیزی آئے گی اور برآمدات میں اضافہ ہونے سے زرِمبادلہ کے ذخائر میں بھی اضافہ ہو گا۔

س2: ملکی زراعت کو درپیش مسائل اور ان کے حل پر بحث کریں۔ (مشقی سوال نمبر4)(U.B)

ج: **زراعت کے مسائل اور ان کا حل**

ملکی زراعت کو اس وقت درج ذیل لا سامنا ہے، جو پیداوار بڑھانے میں رکاوٹ ہیں:۔

پانی کی کمی اور ناقص نظام آب پاشی:

نئے ڈیموں کی تعمیر میں غیر ضروری تاخیر سے پانی کی کمی کا مسئلہ کافی سنگین ہو چکا ہے۔ جتنا پانی دریاؤں سے نہروں اور نالوں میں داخل ہوتا ہے، اس میں سے پانی کا صرف 40 فی صد حصّہ فصلوں کے کام آتا ہے، جب کہ باقی پانی نہروں، کھالوں اور ناہموار کھیتوں میں ضائع ہو جاتا ہے۔ اس وجہ سے صرف مطلوبہ پیداوار نہیں ملتی، بلکہ زمین کی پیداواری صلاحیت بھی متاثر ہوتی ہے۔ ماہرین کے مطابق اگر آب پاشی کے وسائل میں مناسب اضافہ نہ ہوا اور نظامِ آب پاشی سے پانی کا ضیاع اسی طرح جاری رہے تو پانی کی کمی کا مسئلہ بحران کی شکل اختیار کر سکتا ہے۔

www.ilmkidunya.com

کھیتوں کا ناہموار ہونا:

ہمارے کھیتوں کی اکثریت ناہموار ہے جن میں نہ صرف زرعی مداخل یعنی پانی، بیج اور کھاد وغیرہ ضائع ہوتے ہیں اور پیداوار کم حاصل ہوتی ہے بلکہ زمین کی پیداواری صلاحیت بھی بتدریج کم ہوتی جا رہی ہے۔

کھاد، بیج اور ادویات کا مہنگی ہونا:

بہتر پیداواری بیج، کھاد اور ادویات وغیرہ جیسی چیزیں نہ صرف بہت مہنگی ہیں، بلکہ فصل کی بوائی کے وقت کاشت کاروں کی ضرورت کے مطابق دستیاب بھی نہیں ہوتیں۔

عالمی منڈیوں تک کم رسائی:

عالمی منڈیوں تک رسائی کم ہونے سے زرعی برآمدات کی مناسب قیمت نہیں ملتی۔

قانونِ وراثت:

قانونِ وراثت کے نتیجے میں کاشت کاروں کے ملکیتی قطعات اراضی تقسیم کے نتیجے میں روز بہ روز چھوٹے ہوتے جا رہے ہیں۔ جن پر جدید ٹیکناہو جی سے بھرپور فائدہ اُٹھانا مشکل ہے۔

زیر کاشت زمین میں اضافہ نہ ہونا:

گزشتی لگ بھگ دو دہائیوں سے ہمارا زیر کاشت رقبہ جوں کا توں ہے اور اس میں کوئی خاطر خواہ اضافہ نہیں ہو رہا، حالانکہ اس دوران میں آبادی میں کئی گنا اضافہ ہو چکا ہے۔ اس وقت ملک میں کم و بیش 8 ملین ہیکٹر قابلِ لاشت زمین موجود ہے، لیکن پانی نہ ہوئے کی وجہ سے اسے لاشت نہیں کیا جا سکتا۔

کاشت کاروں کا ناخواندہ ہونا :

کاشت کار ناخواندہ یا کم پڑھے لکھے ہونے کی وجہ سے جدید ٹیکنالوجی سے فائدہ نہیں اُٹھا سکتے۔

سیم و تھور کا مسئلہ:

ہمارا وسیع رقبہ سیم و تھور کی زد میں ہے، مناسب سدِباب نہ ہونے کی وجہ سے آئندہ سالوں میں بڑھ سکتا ہے۔

سٹوریج کی ناکافی سہولتیں:

سٹوریج کی ناکافی سہولتوں کی وجہ سے بہت سی پیداوار ضائع ہو جاتی ہے۔

مسلسل کاشت سے زمینوں کی پیداواری صلاحیت میں کمی:

بڑھتی ہوئی آبادی کی ضروریات پوری کرنی کے لیے زمینوں پر مسلسل کاشت میں اضافہ ہو گیا ہے۔ اس کے علاوہ زمینوں میں نامیاتی مادہ (Organic Matter) بھی کم ہو گیا ہے، جس سے اُن کی پیداواری صلاحیت میں آہستہ آہستہ کمی آ رہی ہے۔

کاشت کاروں میں زمین اور پانی کے تجربے کا رواج نہ ہونا:

ہمارے کاشت کاروں کی اکثریت زمین اور ٹیوب ویلوں کے پانی کے تجزیے کی طرف مناسب توجہ نہیں دیتی، جس سے نہ صرف ہمارے زرعی وسائل ضائع ہوتے ہیں۔ بلکہ ان سے بھرپور استعفادہ بھی نہیں کیا جا سکتا اور زمین کی پیداواری صلاحیت میں بھی کمی آنا شروع ہو جاتی ہے۔

کاشت کاروں اور متعلقہ محکموں میں رابطوں کی کمی :

کاشت کاروں اور متعلقہ محکموں میں رابطوں میں کمی پائی جاتی ہے۔

فصلوں کی بیماریاں، سیلاب اور دوسری قدرتی آفات :

قدرتی آفات، جیسے: فصلوں کی بیماریاں، ٹڈی دل، زلزلے اور سیلاب وغیرہ بعض اوقات ملک کو غزائی بحران سے دوچار کر دیتے ہیں۔

www.ilmkidunya.com

قرضہ کی ناکافی سہولتیں:

زرعی پسماندگی کی ایک اہم وجہ بروقت مطلوبہ قرضہ کی عدم فراہمی بھی ہے۔ کسانوں کو بروقت اور کم شرح سود پر قرضہ کی فراہمی سے پیداوار میں اضافہ ممکن ہے۔

زرعی پیداوار میں اضافے کے لیے حکومت کی طرف سے کیے گئے مالی اقدامات

ٹیکنالوجی کی فراہمی:

زرعی مالکان کو رعایتی قیمت (subsidy) پر لیزر رلینڈ لیولنگ ٹیکنالوجی کی فراہمی۔

سب سڈی کی سہولت:

سپر نکلر (آبپاشی بزریعہ پھوار) اور ڈرپ (قطرہ قطرہ آب پاشی) ٹیکنالوجی کی ترویج کے لیے کاشت کاروں کو سب سڈی کی سہولت۔

ٹریکٹر کی خریداری:

ٹریکٹر کی خریداری کے لیے قرضہ سکیم کا اجرا۔

تعمیراتی سامان کی فراہمی:

روایتی آب پاشی کھالوں کی پختگی کے لیے تعمیراتی سامان کی فراہمی۔

قرض کی فراہمی:

زرعی اور کمرشل کی طرف سے کاروبار کے لیے آسان شرائط پر قرض کی فراہمی۔

کھاد کی فراہمی:

وافر مقدار اور کم قیمت پر کھاد کی فراہمی۔

قیمتوں کا تعین:

اجناس کی امدادی قیمتوں کا تعین۔

دوائیوں فراہمی:

مویشیوں کے لیے اچھی خوراک اور دوائیوں فراہمی۔

لائیو سٹاک:

لائیو سٹاک سے منسلک افراد کی ضروری ٹریننگ اور گوشت ودیگر متعلقہ اشیا کی برآمد کے لیے سہولتوں کی فراہمی۔

آب پاشی میں اضافہ:

آب پاشی کے وسائل میں اضافہ کے لیے متعدد سکیموں کا اجرا بالخصوص دیامر بھاشا ڈیم اور مہمند ڈیم کی تعمیر پر خصوصی توجہ۔

پختہ تالابوں کی تعمیر:

پہاڑی علاقوں میں بارشوں اور ندی نالوں کے پانی کو جمع (سٹور) کرنے کے لیے پختہ تالابوں کی تعمیر۔

وزیرِ اعظم ایمر جنسی پروگرام:

بے زمین کاشت کاروں اور دیہی خواتین کی آمدنی میں اضافے کے لیے حکومت کی طرف سے وزیرِ اعظم ایمر جنسی پروگرام لا آغاز۔

www.ilmkidunya.com

س3: پاکستان کی زراعت میں جدت پر نوٹ لکھیں۔ (K.B)

پاکستان کی زراعت میں جدت

پاکستان میں زراعت کو جدید خطوط پر استوار کرنے اور ترقی یافتہ ممالک کے برابر لانے کے لیے درج ذیل کی ضرورت ہے:۔

ڈیموں کی تعمیر:

پانی کی کمی کو پورا کرنے اور پانی ذخیرہ کرنے کی صلاحیت بڑھانے کے لیے نئے ڈیموں کی تعمیر۔

جدید مشینری:

زراعت میں جدید مشینری یعنی ٹریکٹر، ڈرل اور کمبائن ہارویسٹر وغیرہ کا استعمال۔

فصل کی کاشت کے لیے ٹریکٹر کا استعمال

گندم کی کٹائی کے لیے کمبائن ہارویسٹر

ٹیکنالوجی کا فروغ:

ناہموار کھیتوں کو موار بنانے کے لیے لیزر لینڈ لیولنگ ٹیکنالوجی (Laser Land Levelling Technology) کا فروغ۔

پختہ کھالے:

روایتی کھالوں کی بجائے اصلاح کردہ (پختہ) کھالوں سے آب پاشی کرنا۔

کفایتی اور جدید طریقے:

آب پاشی کے لیے سپر نکلر اور ڈرپ اریگیشن (Sprinkler and Drip irrigation) جیسے کفایتی اور جدید طریقوں کا استعمال۔

کاشت کاروں کی تربیت:

کاشت کاروں کی جدید ٹیکنالوجی سے متعلق تربیت۔

پٹڑیوں پر کاشت:

فصلوں کی پٹڑیوں (کھیلیوں) پر کاشت۔

فی ایکڑ تعداد:

پودوں کی فی ایکڑ تعداد کو پورا رکھنا۔

نفع بخش فصلوں کی کاشت:

مارکیٹ کی طلب کے مطابق نفع بخش فصلوں کی کاشت۔

www.ilmkidunya.com

www.ilmkidunya.com

ون ونڈو آپریشن کا فروغ:

زرعی قرضہ کے نظام میں بہتری کے لیے ون ونڈو آپریشن (One Window Operation) فروغ۔

زرعی تحقیق:

ماہرین کی ہدایات کے مطابق بیجوں کی نئی اقسام، اور کھاد اور کیڑے مار ادویات کا متناسب استعمال۔

آب پاشی کا نظام:

جہاں ممکن ہو سکے بہت سے کھالوں کے بجائے ایک ہی کھال سے پورے فارم کی آب پاشی۔

ٹنل فارمنگ ٹیکنالوجی:

بے موسمی پھلوں اور سبزیوں کی کاشت کاری کے لیے ٹنل فارمنگ ٹیکنالوجی (Tunnel Farming Technology) کا استعمال۔

زرعی ماہرین کی ہدایات:

زرعی ماہرین کی ہدایات کی روشنی میں زیر کاشت رقبہ اور ٹیوب ویل کے پانی کا تجزیہ کروانا۔

سوالات کے مختصر جوابات

سوال 1: زراعت کی اہمیت بیان کریں۔ (U.B)

جواب:

زراعت کی اہمیت

اللہ تعالیٰ نے پاکستان کو بہترین زرخیز زمیں، مثالی نہری نظام آب پاشی، پہاڑوں پر ہونے والی برف باری اور بارش، رواں دواں رہنے والے چشمے، ندی نالے اور دریاؤں کے ساتھ ساتھ گرمی، سردی، بہار اور برسات جیسے صورت موسموں سے بھی نوازا ہے۔ افرادی قوت کی ہمارے پاس کوئی کمی نہیں۔ یہ سب باتیں اس امر کی دلیل ہیں کہ ہماری فی ایکڑ پیداوار مثالی ہونی چاہیے لیکن بدقسمتی سے ایسا نہیں ہے، کیوں کہ ہماری فی ایکڑ پیداوار کئی ترقی پزیر ممالک سے بھی کم ہے۔ زراعت ہماری ملکی معیشت کا ایک اہم ستون ہے۔ ہماری دیہی آبادی کا لگ بھگ 60 فی صد حصّہ بلاواسطہ یا بالواسطہ زرعی شعبے کے ساتھ منسلک ہے۔ ملکی افراد قوت کا قریباً 45 فی صد زراعت سے وابستہ ہے۔ جی ڈی پی میں زراعت قریباً 19 فی صد حصّہ کے ساتھ نمایاں پوزیشن پر ہے، جب کہ ملکی بر آمدات میں زراعت اور اس کی مصنوعات کا حصّہ قریباً 60 فی صد ہے۔

سوال 2: پاکستان کا زرعی شعبہ کن مسائل سے دوچار ہے؟ (U.B)

جواب:

زرعی شعبے کے مسائل

کھیتوں کا ناہموار ہونا:

ہمارے کھیتوں کی اکثریت ناہموار ہے جن میں نہ صرف زرعی مداخل یعنی پانی، بیج اور کھاد وغیرہ ضائع ہوتے ہیں اور پیداوار کم حاصل ہوتی ہے بلکہ زمین کی پیداواری صلاحیت بھی بتدریج کم ہوتی جا رہی ہے۔

کھاد، بیج اور ادویات کا مہنگی ہونا:

بہتر پیداواری بیج، کھاد اور ادویات وغیرہ جیسی چیزیں نہ صرف بہت مہنگی ہیں، بلکہ فصل کی بوائی کے وقت کاشت کاروں کی ضرورت کے مطابق دستیاب بھی نہیں ہوتیں۔

عالمی منڈیوں تک کم رسائی:

عالمی منڈیوں تک رسائی کم ہونے سے زرعی بر آمدات کی مناسب قیمت نہیں ملتی۔

سوال3: پاکستان کی زراعت میں جدت پر نوٹ لکھیں۔ (U.B)

جواب:

پاکستان میں زراعت میں جدت

ڈیموں کی تعمیر:

پانی کی کمی کو پورا کرنے اور پانی ذخیرہ کرنے کی صلاحیت بڑھانے کے لیے نئے ڈیموں کی تعمیر۔

جدید مشینری:

زراعت میں جدید مشینری یعنی ٹریکٹر، ڈرل اور کمبائن ہارویسٹر وغیرہ کا استعمال۔

ٹیکنالوجی کا فروغ:

ناہموار کھیتوں کو ہموار بنانے کے لیے لیزر لینڈ لیولنگ ٹیکنالوجی (Laser Land Levelling Technology) کا فروغ۔

سوال4: زرعی پیداوار میں اضافہ کے لیے حکومت کی طرف سے کیے گئے مالی اقدامات بیان کریں۔ (U.B)

جواب:

زرعی پیداوار میں اضافہ کے لیے حکومت کی طرف سے کیے گئے اقدامات

ٹیکنالوجی کی فراہمی:

زرعی مالکان کو رعایتی قیمت (subsidy) پر لیزر رلینڈ لیولنگ ٹیکنالوجی کی فراہمی۔

سب سڈی کی سہولت:

سپرنکلر (آبپاشی بزریعہ پھوار) اور ڈرپ (قطرہ قطرہ آب پاشی) ٹیکنالوجی کی ترویج کے لیے کاشت کاروں کو سب سڈی کی سہولت۔

ٹریکٹر کی خریداری:

ٹریکٹر کی خریداری کے لیے قرضہ سکیم کا اجرا۔

تعمیراتی سامان کی فراہمی:

روایتی آب پاشی کھالوں کی پختگی کے لیے تعمیراتی سامان کی فراہمی۔

کثیر الانتخابی سوالات

1۔ **زراعت ہماری ملکی معشیت کا ہے:** (U.B)

(الف) ستون　(ب) ضرورت　(ج) قدیم　(د) توانائی

2۔ **ملکی افرادی قوت کا تقریباً۔۔۔۔۔ فیصد زراعت سے وابستہ ہے۔** (K.B)

(الف) 50　(ب) 45　(ج) 35　(د) 30

3۔ **پاکستان کی دیہی آبادی کا لگ بھگ۔۔۔۔۔ فیصد حصہ بلاواسطہ یا بلواسطہ زراعی شعبے کا ساتھ منسلک ہے:** (K.B)

(الف) 50　(ب) 45　(ج) 60　(د) 70

www.ilmkidunya.com

4۔ جی۔ڈی۔پی میں زراعت کا حصہ ہے۔ (K.B)

(الف) 15 فیصد (ب) 17 فیصد (ج) 19 فیصد (د) 21 فیصد

5۔ ملکی برآمدات میں زراعت اور اس کی مصنوعات کا حصہ ہے۔ (K.B)

(الف) 60 فیصد (ب) 70 فیصد (ج) 80 فیصد (د) 90 فیصد

6۔ پاکستان میں کم و بیش۔۔۔ ملین ہیکٹر قابلِ کاشت زمین موجود ہے لیکن پانی نہ ہونے کی وجہ سے اسے کاشت نہیں کیا جا سکتا۔ (K.B)

(الف) 8 (ب) 10 (ج) 12 (د) 14

7۔ زرعی قرضہ کے نظام میں بہتری کے لیے فروغ دیا گیا ہے۔ (K.B)

(الف) ون ونڈو آپریشن (ب) سپرنکلر (ج) ڈرپ ایریگیشن (د) ٹرنل فارمنگ

پاکستان کے آبی ذرائع اور آب پاشی کا موجود نظام

(Water Resources of Pakistan and Existing Irrigation System)

تفصیلی سوالات

س 1: پاکستان کے اہم آبی ذرائع کا تفصیلی نوٹ لکھیں۔ (U.B)

ج: **پاکستان کے آبی ذرائع**

پاکستان کا نظام آب پاشی کئی دریاؤں، آب پاشی اور رابطہ نہروں اور پانی ذخیرہ کرنے والے ڈیموں کے علاوہ لاکھوں ٹیوب ویلوں اور ہزاروں آب پاشی کھالوں پر مشتمل ہے۔ یہ پانی کی ترسیل اور لمبائی کے نقطہ نظر سے دنیا کا سب سے بڑا نظام آب پاشی تصوّر کیا جاتا ہے۔ اہم ذرائع آب پاشی درج ذیل ہیں:

- بارش
- انہار
- ٹیوب ویل
- کاریز

بارش:

بارش پانی کی فراہمی کا ایک اہم قدرتی ذریعہ ہے۔ ہمارے ہاں مون سون کی بارشیں زیادہ مشہور ہیں، پہاڑوں پر ہونے والی بارشوں اور گلیشیئرز کا پانی پگھل کر ندی نالوں کے ذریعے سے دریاؤں میں اکٹھا ہو جاتا ہے اور سارا سال ان کو رواں دواں رکھتا ہے۔ دریاؤں پر ڈیم بنا کر پانی کو جمع کیا جاتا ہے اور بیراجوں سے نہریں نکال کر سارا سال آب پاشی اور کے لیے استعمال میں لایا جاتا ہے۔

نہری علاقوں کے برعکس بارانی علاقوں کی بہتر پیداوار اور زیادہ تر بروقت نطلوبہ بارشوں کی مرہونِ میت ہوتی ہے، لیکن بدقسمتی سے ہمارے ملک میں توقع سے کہیں کم بارش ہوتی ہے۔ پاکستان کے 90 فی صد میں سالانہ بارش کی اوسط مقدار 200 ملی میٹر سے بھی کم ہے۔ صرف 10 فی صد بالائی پہاڑی علاقہ ایسا ہے جہاں 500 ملی میٹ سے 1000 ملین ہیکٹر زرعی رقبہ بارانی کاشت پر مشتمل ہے اور بہتر پیداوار کے لیے بروقت مطلوبہ بارشوں پر انحصار کرتا ہے۔ تربیلا، منگلا اور وارسک ہمارے اہم آب پاشی ڈیم ہیں، جن میں نہ صرف لاکھوں ایکڑ مٹ پانی جمع کیا جاتا ہے بلکہ سستی پن بجلی بھی پیدا کی جاتی ہے:

انہار:

کارکردگی کے لحاظ سے انہار کی تین اقسام ہیں۔

www.ilmkidunya.com

- **دوامی نہریں:**

یہ وہ آب پاشی نہریں ہیں جو سارا سال جاری رہتی ہیں اور دریائی پانی کو کھیتوں تک پہنچانے کا ایک اہم ذریعہ ہیں۔ اپر چناب لوئر چناب، اپر جہلم، لوئر جہلم، لوئر باری دو آب اور نہر پاکپتن وغیرہ پورا سال بہنے والی اہم دوامی نہریں ہیں۔

- **غیر دوامی نہریں:**

ان کو ششماہی نہریں بھی کہا جاتا ہے کیوں کہ ان میں صرف موسم گرما اور موسم برسات میں ہی پانی چھوڑا جاتا ہے۔ دریائے ستلج پر واقع اسلام بیراج سے نکلنے والی بہاول اور قائم پور نہروں کے علاوہ کوٹری بیراج کی چند انہار اور گدو بیراج کی سب نہریں غیر دوامی (پورا سال نہ بہنے والی نہریں) ہیں۔

- **سیلابی نہریں:**

موسم گرما اور برسات میں جب دریاؤں میں پانی کی سطح بلند ہو جائے یا دریاؤں میں شدید طغیانی کے وقت پانی خطرے کے نشان تک پہنچ جائے تو بیراج کو نقصان سے بچانے کے لیے ان نہروں میں پانی چھوڑ دیا ہے۔ دریائے سندھ اور چناب سے نکلنے والی بہت سی نہروں کا تعلق اسی قسم سے ہے۔

ٹیوب ویل:

نہری پانی کی کمی کو پورا کرنے کے لیے ٹیوب ویل کے ذریعے سے زیر زمین پانی سے استعفادہ انتہائی ناگزیر ہے۔ اس وقت ملک میں لاکھوں کی تعداد میں ٹیوب ویل صوبہ پنجاب میں ہیں۔ سرکاری اعداد و شمار کے مطابق ہمارے قریباً 70 فی صد ٹیوب ویلوں کا پانی فصلوں کے لیے موزوں نہیں کیوں کہ یہ زمینوں میں سیم و تھور پیدا کرنے کا سبب بنتا ہے، لیکن نہری پانی کی کمی کی وجہ سے کاشت کار یہ پانی استعمان کرنے پر مجبور ہیں۔ کاشت کاروں کو نہری پانی کی اہمیت اور افادیت کا احساس کرنا چاہیے اور نہ صرف ضائع ہونے سے بچانا چاہیے، بلکہ کم وسائل سے بہتر استفادہ کے لیے محکمہ زراعت کے شعبہ اصلاحِ آب پاشی سے بھرپور تعاون کرنا چاہیے اور ان کے سفارش کردہ جدید طریقوں یعنی سپر نکلر، ڈرپ اریگیشن اور لیزر ٹیکنالوجی کو استعمال کرنا چاہیے۔

کاریز:

اس نظام سے دنیا کے لگ بھگ دو درجن ممالک استفدہ کر رہے ہیں، جن میں چین سے لے کر چلی تک بیشتر ممالک شامل ہیں۔ پاکستان میں یہ نظام صوبہ بلوچستان میں ہے، جہاں علاقے کی مخصوص جغرافیائی صورتِ حال اور نہری پانی کی شدید کمی کی وجہ سے پانی کو زیر زمین نالوں کے ذریعے سے کھیتوں تک پہنچایا جاتا ہے۔ ان نالوں کو کاریز کہتے ہیں۔ یہ پانی کھیتی باڑی کے علاوہ پینے کے لیے بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ ان کاریزوں کا ذریعہ پہاڑوں سے رِسنے والے چشمے ہیں جو زیادہ تر پشین اور کوئٹہ کے اضلاع میں بنائے گئے ہیں۔

س2: سندھ طعاس معاہدے پر نوٹ لکھیں۔ (K.B)

ج: **معاہدہ سندھ طاس**

پسِ منظر:

1948ء میں بھارت اُن پاکستانی نہروں کا مانی روک لیا، جنکے سرچشمے ھارت میں واقع تھے۔ ان نہروں میں دریائے راوی سے نکلنے والی اپر باری دوآب (مادھو پور بیراج) اور دریائے ستلج سے نکلنے والی نہر دیپال پور (فیروز پور بیراج) شامل ہیں۔ پاکستان نے یہ مسئلہ عالمی سطح پر اٹھایا۔

www.ilmkidunya.com

معاہدہ سندھ طاس:

عالمی طاقتوں کی زیر نگرانی پاکستان اور بھارت کے مابین ستمبر 1960ء میں معاہدہ سندھ طاس معرضِ وجود میں آیا جس کی رو سے تین مشرقی دریا، راوی، ستلج اور بیاس بھارت کے حصے میں آئے۔ تین مغربی دریا سندھ، چناب اور جہلم پاکستان کی تحویل میں دے دیے گئے اور ان پر پاکستان کے مکمل حقوق ملکیت تسلیم کر لیے گئے۔

سندھ طاس منصوبہ:

مشرقی دریاؤں میں پانی کی کمی کو پورا کرنے کے لیے پاکستان کے ساتھ مل کر ایک نیٹ ورک تشکیل دیا گیا، جس کی رو سے پاکستان کو مالی معاونت کے علاوہ ضروری تکنیکی راہنمائی بھی فراہم کی گئی۔ مشرقی دریاؤں میں پانی کی کمی کو پورا کرنے کے لیے درج ذیل حکمتِ عملی تشکیل دی گئی:

- دریائے جہلم پر منگلا اور دریائے سندھ پر تربیلا ڈیم کی تعمیر کے علاوہ 5 لاکھ ایکڑ پانی چشمہ بیراج پر سٹور کرنا۔
- پرانے بیراجوں کی اصلاح اور مناسب جگہوں پر نئے بیراجوں کو تعمیر کرنا۔
- دریاؤں کو آپس میں جوڑنے کے لیے رابطہ انہار کو تعمیر کرنا۔

ہمارے مشرقی دریا جو معاہدہ سندھ طاس کے تحت اب بھارت کی ملکیت ہیں، بھارت کی تحویل میں آنے سے پہلے ہمارے لگ بھگ 8 ملین ایکڑ رقبہ کو پانی فراہم کر رہے تھے۔ اگر ہم ان دریاؤں کو پانی فراہم کرنے کے لیے رابطہ انہار کی تعمیر نہ کرتے تو یہ علاقہ نہ صرف بنجر ہو جاتا، بلکہ لوگوں کو پینے کے پانی کے حصول میں بھی مشکل پیش آتی۔

حرفِ آخر:

سندھ طاس معاہدہ کے تحت سول ورکس کا کام مکمل ہو چکا ہے۔ پاکستان اس معاہدے کے حوالے سے ہمیشہ مخلص رہا ہے اور کبھی بھی اس کی خلاف ورزی کا مرتکب نہیں ہوا جب کہ بھارت ہمارے دریاؤں کے بالائی حصّہ پر براجمان ہونے کی وجہ سے ہمارے دریاؤں سے فائدہ اٹھانے میں کوئی موقع ہاتھ سے جانے دیتا۔

سوالات کے مختصر جوابات

سوال 1: پاکستان کے نظام آبپاشی پر نوٹ لکھیں۔ (U.B)

جواب:

پاکستان کا نظام آبپاشی

پاکستان کا نظام آب پاشی کئی دریاؤں، آب پاشی اور رابطہ نہروں اور پانی ذخیرہ کرنے والے ڈیموں کے علاوہ لاکھوں ٹیوب ویلوں اور ہزاروں آب پاشی کھالوں پر مشتمل ہے۔ یہ پانی کی ترسیل اور لمبائی کے نقطہ نظر سے دنیا کا سب سے بڑا نظامِ آب پاشی تصوّر کیا جاتا ہے۔ اہم ذرائع آب پاشی درج ذیل ہیں:

- بارش
- انہار
- ٹیوب ویل
- کاریز

سوال 2: نہروں کی اقسام بیان کریں۔ (U.B)

جواب:

نہروں کی اقسام

کارکردگی کے لحاظ سے انہار کی تین اقسام ہیں۔

- **دوامی نہریں:**

یہ وہ آب پاشی نہریں ہیں جو سارا سال جاری رہتی ہیں اور دریائی پانی کو کھیتوں تک پہنچانے کا ایک اہم ذریعہ ہیں۔ اپر چناب لوئر چناب، اپر جہلم، لوئر جہلم، لوئر باری دوآب اور نہر پاکپتن وغیرہ پورا سال بہنے والی اہم دوامی نہریں ہیں۔

www.ilmkidunya.com

- **غیر دوامی نہریں:**

ان کو ششماہی نہریں بھی کہا جاتا ہے کیوں کہ ان میں صرف موسم گرما اور موسم برسات میں ہی پانی چھوڑا جاتا ہے۔ دریائے ستلج پر واقع اسلام بیراج سے نکلنے والی بہاول اور قائم پور نہروں کے علاوہ کوٹری بیراج کی چند انہار اور گدو بیراج کی سب نہریں غیر دوامی (پورا سال نہ بہنے والی نہریں) ہیں۔

- **سیلابی نہریں:**

موسم گرما اور برسات میں جب دریاؤں میں پانی کی سطح بلند ہو جائے یا دریاؤں میں شدید طغیانی کے وقت پانی خطرے کے نشان تک پہنچ جائے تو بیراج کو نقصان سے بچانے کے لیے ان نہروں میں پانی چھوڑ دیا ہے۔ دریائے سندھ اور چناب سے نکلنے والی بہت سی نہروں کا تعلق اسی قسم سے ہے۔

سوال3: کاریز سے کیا مراد ہے؟ (U.B)

جواب:

کاریز

اس نظام سے دنیا کے لگ بھگ دودر جن ممالک استفدہ کر رہے ہیں، جن میں چین سے لے کر چلی تک بیشتر ممالک شامل ہیں۔ پاکستان میں یہ نظام صوبہ بلوچستان میں ہے، جہاں علاقے کی مخصوص جغرافیائی صورتِ حال اور نہری پانی کی شدید کمی کی وجہ سے پانی کو زیر زمین نالوں کے ذریعے سے کھیتوں تک پہنچایا جاتا ہے۔ ان نالوں کو کاریز کہتے ہیں۔ یہ پانی کھیتی باڑی کے علاوہ پینے کے لیے بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ ان کاریزوں کا ذریعہ پہاڑوں سے رِسنے والے چشمے ہیں جو زیادہ تر پشین اور کوئٹہ کے اضلاع میں بنائے گئے ہیں۔

سوال4: سندھ طاس معاہدہ سے کیا مراد ہے؟ (K.B)

جواب:

سندھ طاس معاہدہ

ءمیں بھارت اُن پاکستانی نہروں کا مانی روک لیا، جنکے سرچشمے بھارت میں واقع تھے ۔ ان نہروں میں دریائےراوی سے نکلنے والی اپر باری دوآب (مادھوپور بیراج) اور دریائے ستلج سے نکلنے والی نہر دیپال پور (فیروزپور بیراج) شامل ہیں۔ پاکستان نے یہ مسئلہ عالمی سطح پر اٹھایا۔ عالمی طاقتوں کی زیر نگرانی پاکستان اور بھارت کے مابین ستمبر 1960ء میں معاہدہ سندھ طاس معرضِ وجود میں آیا جس کی رو سے تین مشرقی دریا، راوی، ستلج اور بیاس بھارت کے حصے میں آئے۔ تین مغربی دریا سندھ، چناب اور جہلم پاکستان کی تحویل میں دے دیے گئے اور ان پر پاکستان کے مکمل حقوق ملکیت تسلیم کر لیے گئے۔

سوال5: سندھ طاس منصوبے سے کیا مراد ہے؟ (K.B)

جواب:

سندھ طاس منصوبہ

مشرقی دریاؤں میں پانی کی کمی کو پورا کرنے کے لیے پاکستان کے ساتھ مل کر ایک نیٹ ورک تشکیل دیا گیا، جس کی رو سے پاکستان کو مالی معاونت کے علاوہ ضروری تکنیکی راہنمائی بھی فراہم کی گئی۔ مشرقی دریاؤں میں پانی کی کمی کو پورا کرنے کے لیے درج ذیل حکمتِ عملی تشکیل دی گئی:۔

- دریائے جہلم پر منگلا اور دریائے سندھ پر تربیلا ڈیم کی تعمیر کے علاوہ 5 لاکھ ایکڑ پانی چشمہ بیراج پر سٹور کرنا۔
- پرانے بیراجوں کی اصلاح اور مناسب جگہوں پر نئے بیراجوں کو تعمیر کرنا۔
- دریاؤں کو آپس میں جوڑنے کے لیے رابطہ انہار کو تعمیر کرنا۔

ہمارے مشرقی دریا جو معاہدہ سندھ طاس کے تحت اب بھارت کی ملکیت ہیں، بھارت کی تحویل میں آنے سے پہلے ہمارے لگ بھگ 8 ملین ایکڑ رقبہ کو پانی فراہم کر رہے تھے۔ اگر ہم ان دریاؤں کو پانی فراہم کرنے کے لیے رابطہ انہاری کی تعمیر نہ کرتے تو یہ علاقہ نہ صرف بنجر ہو جاتا، بلکہ لوگوں کو پینے کے پانی کے حصول میں بھی مشکل پیش آتی۔

www.ilmkidunya.com

کثیر الانتخابی سوالات

1۔ پانی کی فراہمی کا قدرتی ذریعہ ہے: (U.B)
(الف) ٹیوب ویل (ب) نہریں (ج) بارش (د) کاریز

2۔ پاکستان کے 90 فیصد حصے میں سالانہ بارش کی اوسط مقدار۔۔۔۔۔۔ ملی میٹر سے بھی کم ہے: (K.B)
(الف) 100 (ب) 200 (ج) 300 (د) 400

3۔ ہمارا لگ بھگ۔۔۔ زرعی رقبہ بارانی کاشت پر مشتمل ہے:
(الف) 3 ملین ہیکٹر (ب) 4 ملین ہیکٹر (ج) 5 ملین ہیکٹر (د) 6 ملین ہیکٹر

4۔ پاکستان میں نہروں کی اقسام ہیں: (K.B)
(الف) 2 (ب) 3 (ج) 4 (د) 5

5۔ سارا سال آبپاشی کے لیے پانی مہیا کرتی ہیں۔ (K.B)
(الف) دوامی نہریں (ب) غیر دوامی نہریں (ج) رابطہ نہریں (د) سیلابی نہریں

6۔ اپر چناب، لوئر چناب، اپر جہلم، لوئر جہلم اور لوئر باری دواب اہم نہریں ہیں: (K.B)
(الف) دوامی نہریں (ب) غیر دوامی نہریں (ج) رابطہ نہریں (د) سیلابی نہریں

7۔ صرف موسم برسات یا موسم گرما میں بہتی ہیں: (K.B)
(الف) دوامی نہریں (ب) غیر دوامی نہریں (ج) رابطہ نہریں (د) سیلابی نہریں

8۔ سرکاری اعداد و شمار کے مطابق قریبا۔۔۔ فیصد ٹیوب ویل کا پانی فصلوں کے لیے موزوں نہیں: (K.B)
(الف) 70 (ب) 80 (ج) 85 (د) 90

9۔ بھارت نے پاکستانی نہروں کا پانی روک لیا: (K.B)
(الف) 1948 میں (ب) 1949 میں (ج) 1950 میں (د) 1951 میں

10۔ پاکستان اور بھارت کے درمیان سندھ طاس معاہدہ ہوا: (K.B)
(الف) 1958 (ب) 1960 (ج) 1962 (د) 1964

11۔ سندھ طاس منصوبے کے تحت تین مغربی دریا کس کے حصے میں آئے؟ (K.B)
(الف) پاکستان (ب) افغانستان (ج) بھارت (د) چین

12۔ سندھ طاس معاہدے کے تحت تین مشرقی دریا کس کے حصے میں آئے؟ (K.B)
(الف) پاکستان (ب) افغانستان (ج) بھارت (د) چین

13۔ سندھ طاس معاہدے کے تحت مشرقی دریاوں میں آنے والے پانی کی کمی کو مغربی دریاوں سے پورا کیا جاتا ہے: (K.B)
(الف) سیلابی نہروں سے (ب) دوامی نہروں سے (ج) غیر دوامی نہروں سے (د) رابطہ نہروں سے

14۔ تربیلا ڈیم کس دریا پر تعمیر کیا گیا: (K.B)
(الف) دریا سندھ (ب) دریا جہلم (ج) دریا کابل (د) دریا راوی

15۔ منگلا ڈیم کس دریا پر تعمیر کیا گیا: (K.B)
(الف) دریا سندھ (ب) دریا جہلم (ج) دریا کابل (د) دریا راوی

www.ilmkidunya.com

دریائے سندھ اور اس کے مشرقی معاون دریاؤں پر قائم بیراج اور انہار
(Barrages and Canals on River Indus and its Eastern Tributaries)

تفصیلی سوالات

س 1: دریائے سندھ پر قائم ڈیموں، بیراجوں اور انہار کی تفصیل بیان کریں۔ (مشقی سوال نمبر 2)(K.B)

ج: **دریائے سندھ پر قائم بیراج اور انہار**

دریائے سندھ اور اس کے مشرقی معاونین پر قائم بیراج اور انہار کی تفصیل ذیل میں دی گئی ہے:

جناح بیراج:

یہ دریائے سندھ پر صوبہ پنجاب کا پہلا بیراج ہے، یہاں سے تھل کینال نکال کر میانوالی، بھکر اور لیہ کے اضلاع کی آب پاشی کی جارہی ہے۔

چشمہ بیراج:

دریائے سندھ پر قائم اس بیراج سے ڈیرہ اسماعیل خان کو پانی فراہم کرنے کے لیے چشمہ رائٹ کینال تعمیر کی گئی ہے، جب کہ بائیں کنارے سے چشمہ جہلم لنک کینال نکالی گئی ہے، جو آگے چل کر گریٹر تھل کینال کو پانی فراہم کرے گی جس سے لیہ، بھکر، خوشاب اور جھنگ کے اضلاع سیراب ہوں گے۔

تونسہ بیراج:

یہ دریائے سندھ پر صوبہ پنجاب کا آخری بیراج ہے یہاں سے ڈیرہ غازی خاں ار کگیشن کینال، مظفر گڑھ ار کگیشن کینال اور تونسہ پنجنز لنک کینال نکالی گئی ہیں۔ آب پاشی انہار ڈیرہ غازی خاں، مظفر گڑھ اور راجن پور کو پانی فراہم کرتی ہیں۔ کچھی کینال بھی اسی بیراج سے نکالی جارہی ہے۔

گدو بیراج:

یہ دریائے سندھ پر صوبہ سندھ کا پہلا بیراج ہے۔ یہاں سے چار انہار نکال کر صوبہ بلوچستان کی نصیر آباد ڈویژن اور صوبہ سندھ کے شمالی علاقوں کو پانی فراہم کیا جارہا ہے۔ رینی کینال بھی اسی بیراج کے بائیں کنارے سے نکالی جارہی ہے۔

سکھر بیراج:

یہ صوبہ سندھ کا سب سے بڑا بیراج ہے۔ یہاں سے سات آب پاشی انہار نکالی گئی ہیں جو صوبہ سندھ اور بلوچستان کو پانی فراہم کراتی ہیں۔

کوٹری بیراج:

یہ دریائے سندھ پر صوبہ سندھ کا آخری بیراج ہے۔ یہاں سے چار انہار نکال کر صوبہ سندھ کے جنوبی علاقوں کو پانی فراہم کیا گیا ہے۔

www.ilmkidunya.com

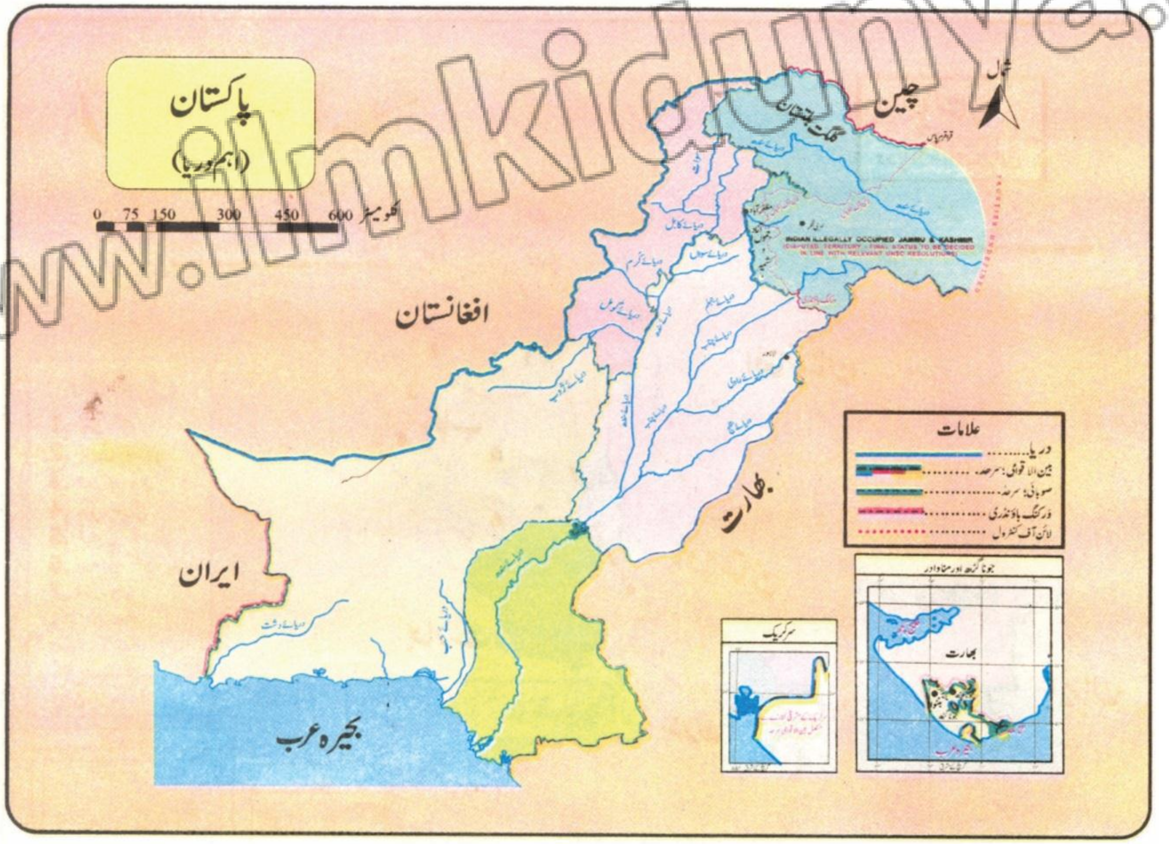

س2: دریائے جہلم، چناب، راوی اور ستلج پر قائم ڈیموں، بیراجوں اور انہار کی تفصیل لکھیں۔ (K.B)

ج: <u>**دریائے جہلم پر قائم ڈیم، بیراج اور انہار**</u>

منگلا ڈیم:

منگلا ڈیم سے اَپر جہلم کینال کر ضلع گجرات اور منڈی بہاؤالدین کو پانی فراہم کیا گیا۔ یہ نہر خانکی بیراج سے رابطے کا کام بھی انجام دیتی ہے۔

رسول بیراج:

یہاں سے لوئر جہلم نہر نکال کر منڈی بہاؤالدین، سرگودھا، خوشاب اور چنیوٹ کے اضلاع کو پانی فراہم کیا جارہا ہے اور رسول قادر آباد لنک کینال بھی نکالی گئی۔

<u>**دریائے چناب پر قائم بیراج اور انہار**</u>

مرالہ بیراج:

یہ دریائے چناب پر قائم ہونے والا پہلا بیراج ہے۔ یہاں سے اپر چناب کینال نکال کر صوبہ پنجاب کے شمالی اور وسطی اضلاع کو پانی فراہم کیا جارہا ہے۔ بی آر ڈی لنک کینال (Bambanwala Ravi Bedian Depalpur link) بھی اسی نہر سے نکالی گئی ہے اور مرالہ راوی لنک کینال بھی اسی بیراج کا حصّہ ہے۔ اپر چناب دریائے چناب کو دریائے راوی ست ملانے کا کام بھی کرتی ہے۔

خانکی بیراج:

یہاں سے ہوئر چناب کینال کر صوبہ پنجاب کے وسطی علاقوں کو سیراب کیا جارہا ہے۔

www.ilmkidunya.com

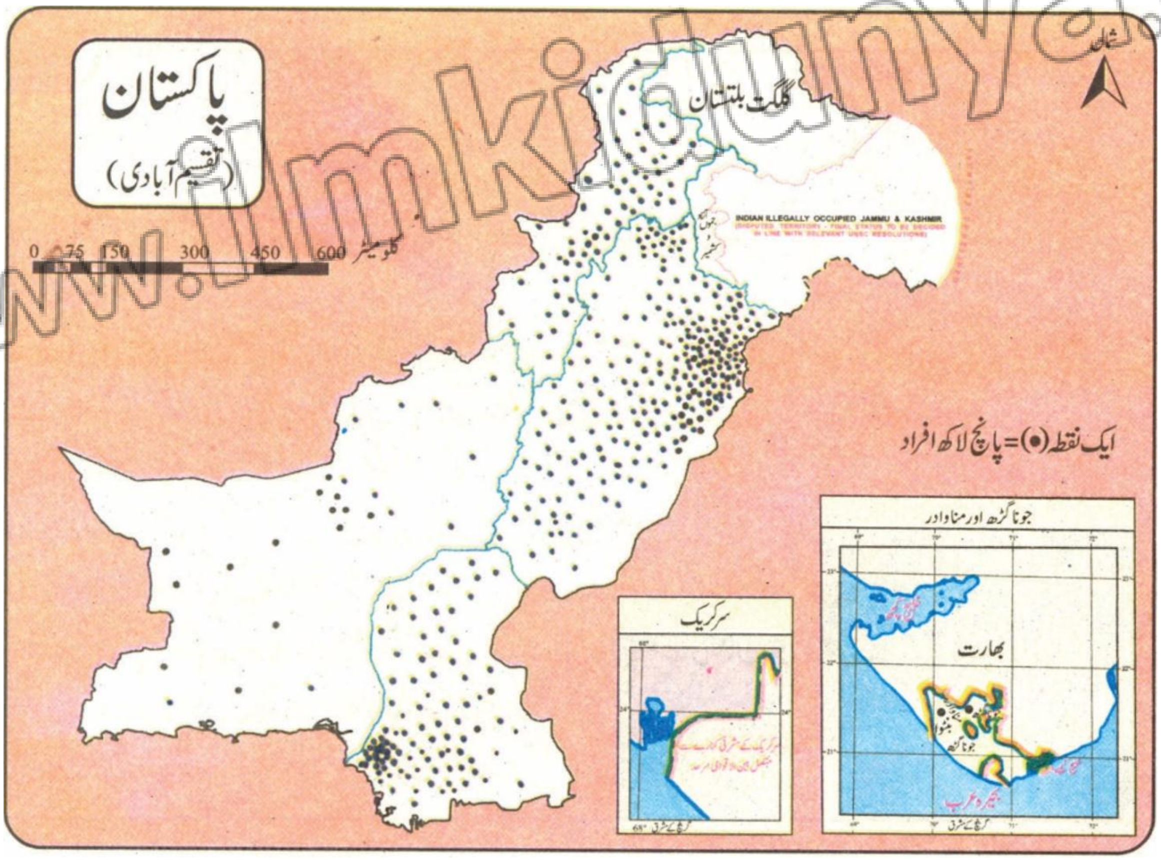

قادرآباد بیراج:

دریائے چناب پر قائم یہ بیراج رابطہ انہار کے ذریعے سے دریاؤں کو آپس میں ملانے کا کام سرانجام دیتا ہے۔ یہ رسول قادرآباد لنک کینال کے ذریعے سے دریائے جہلم کو چناب سے ملاتا ہے۔ قادرآباد بلوکی لنک کینال کے ذریعے دریائے چناب کو راوی سے ملاتا ہے۔

دریائے چناب اور جہلم کے سنگم پر قائم بیراج اور انہار

تریموں بیراج:

دریائے چناب اور جہلم دونوں تریموں کے مقام پر آپس میں مل جاتے ہیں یہاں سے تین نہریں رنگ پور، حویلی اور تریموں سدھنائی لنک کینال نکالی گئی ہیں، جو ضلع جھنگ کو پانی فراہم کرنے کے علاوہ تریموں اور سدھنائی بیراج کو آپس میں ملانے کا فریضہ بھی انجام دیتی ہیں۔

دریائے راوی پر قائم بیراج اور انہار

بلوکی بیراج:

یہاں سے لوئر باری دوآب نکال کر وسطی اور جنوبی پنجاب کے علاقے سیراب کیے جا رہے ہیں، جب کہ دو رابطہ انہار سلیمانکی بلوکی 1 اور 2 کے ذریعے سے ضلع قصور کو پانی فراہم کرنے کے علاوہ سلیمانکی بیراج سے جوڑا گیا ہے۔

سدھنائی بیراج:

اس بیراج سے دو انہار نکالی گئی ہیں (1) سدھنائی کینال (2) سدھنائی میلسی بہاول دونوں انہار سے جنوبی پنجاب کو پانی فراہم کیا جا رہا۔

www.ilmkidunya.com

دریائے ستلج پر قائم بیراج اور انہار

سلیمانکی بیراج:

وسطی اور جنوبی پنجاب کو پانی فراہم کرنے کے لیے یہاں سے تین انہار پاکپتن، فورڈواہ اور صادقیہ کینال نکالی گئی ہیں، جب کہ پاکپتن کینال سے اسلام لنک کینال بھی نکالی گئی ہے، جو سلیمانکی بیراج کو اسلام بیراج سے ملاتی ہے۔

اسلام بیراج:

یہاں سے دو انہار بہاول اور قائم پور کینال نکالی گئی ہیں۔ دونوں انہار جنوبی پنجاب کے علاقوں کو سیراب کرتی ہیں۔

س3: صوبہ خیبر پختونخوا، بلوچستان اور گلگت بلتستان میں موجود ڈیم، بیراج اور انہار کی تفصیل لکھیں۔ (K.B)

ج: **صوبہ خیبر پختونخوا کے ڈیم، بیراج اور انہار**

سوات، چترال، کابل، کُرم، کنہار، ہرو، گومل، ٹوچی، پنجکوڑ، کنڑ، باڑہ اور ٹانک زم وغیرہ صوبہ خیبر پختونخوا کے اہم دریا ہیں۔

وارسک ڈیم:

یہ ڈیم پاکستان کے صوبہ خیبر پختونخوا میں پشاور کے نزدیک دریائے کابل پر بنایا گیا ہے۔ یہاں سے فصلوں کی آب پاشی کے لیے انہار نکالنے کے علاوہ پن بجلی بھی پیدا کی جارہی ہے۔ پہور ہائی لیول کینال دریائے سندھ سے نکالی گئی ہے۔ جو صوبہ خیبر پختونخوا کو پانی فراہم کرتی ہے۔ غازی بروتھا پروجیکٹ کی بجلی پیدا کرنے کی صلاحیت 1450 میگاواٹ ہے۔

خان پور ڈیم:

خان پور ڈیم ایک آبی ذخیرہ ہے جو صوبہ خیبر پختونخوا میں دریائے ہرو (Haro River) پر خان پور (ضلع ہری پور) میں واقع ہے۔ یہ اسلام آباد سے قریباً 40 کلومیٹر دور ہے۔ اس ڈیم سے راولپنڈی اور اسلام آباد کو پینے کا پانی فراہم کیا جاتا ہے۔ یہ خیبر پختونخوا اور پنجاب کے کچھ علاقوں کو سیراب بھی کرتا ہے۔

تانڈا اور چنغوز ڈیم:

تانڈا ڈیم ایک چھوٹا بند جو ضلع کوہاٹ، پاکستان کے صوبہ خیبر پختونخوا میں تاندا جھیل پر واقع ہے۔ چنغوز یم ایک بارانی ڈیم ہے جو صوبہ خیبر پختونخوا میں لتمبر گاؤں (Latambar Village) (ضلع کرک) میں واقع ہے۔ یہ مقامی سطح پر آبی پاشی کی ضرورتوں کو پورا کرتے ہیں۔ یاد رہے کہ دریائے کُرم پر بنائے گئے باران ڈیم کے مٹی اور ریت سے بھر جانے کی وجہ سے ہاں سے نکلنے والی انہار بھی بند ہو چکی ہیں۔ جن کی بحالی کے لیے کام جاری ہے۔

صوبہ بلوچستان کے ڈیم، بیراج اور انہار

گومل، دشت، ژوب، حب، کیچ اور ہنگول وغیرہ صوبہ بلوچستان کے اہم دریا ہیں۔

حب ڈیم:

حب ڈیم ایک آبی ذخیرہ ہے جو دریائے حب پر کراچی سے 56 کلومیٹر دور صوبہ سندھ اور بلوچستان کی سرحد پر واقع ہے۔ یہ ڈیم صرف ایک آبی ذخیرہ ہی نہیں، بلکہ ایک بہترین تفریح مقام بھی ہے۔ اس ڈیم سے ایک نہر نکالی گئی ہے جو آگے جا کر دو حصّوں میں تقسیم ہو جاتی ہے، ایک نہر صوبہ بلوچستان کے ضلع لسبیلہ کو، جبکہ دوسری کراچی کو پانی فراہم کرتی ہے۔

www.ilmkidunya.com

میرانی ڈیم:

میرانی ڈیم بلوچستان کے ضلع کیچ (Kech District) میں تربت (Turbat) سے 43 کلومیٹر دور مغرب کی طرف واقع ہے۔ یہ ڈیم دریائے دشت پر میرانی گورم کے مقام پر بنایا گیا ہے جو ہزاروں ایکڑ اراضی کو سیراب کرتا ہے۔

گلگت بلتستان کے ڈیم، دریا اور انہار

گلگت بلتستان دریاؤں، ندی نالوں، چشموں اور دنیا کے بڑے گلیشیرز کی سرزمین ہے۔ دریائے سندھ سب سے پہلے گلگت بلتستان میں داخل ہوتا ہے۔ شیوک، شِوک، گلگت، استور، ہنزہ اور ہسر وغیرہ گلگت بلتستان کے اہم دریا ہیں۔

ست پارہ ڈیم:

گلگت بلتستان میں ستپارہ ڈیم بہت اہم ہے۔ کھیتوں کو پانی دینے کے لیے یہاں انہار اور کھالوں کا نظام موجود ہے جو دریاؤں اور ندی نالوں سے جُڑے ہوئے ہیں۔

سوالات کے مختصر جوابات

سوال 1: جناح بیراج پر نوٹ لکھیں۔ (K.B)

جواب: **جناح بیراج**

یہ دریائے سندھ پر صوبہ پنجاب کا پہلا بیراج ہے، یہاں سے تھل کینال نکال کر میانوالی، بھکر اور لیہ کے اضلاع کی آب پاشی کی جارہی ہے۔

سوال 2: چشمہ بیراج پر نوٹ لکھیں۔ (K.B)

جواب: **چشمہ بیراج**

دریائے سندھ پر قائم اس بیراج سے ڈیرہ اسماعیل خان کو پانی فراہم کرنے کے لیے چشمہ رائٹ کینال تعمیر کی گئی ہے، جب کہ بائیں کنارے سے چشمہ جہلم لنک کینال نکالی گئی ہے، جو آگے چل کر گریٹر تھل کینال کو پانی فراہم کرے گی جس سے لیہ، بھکر، خوشاب اور جھنگ کے اضلاع سیراب ہوں گے۔

سوال 3: تونسہ بیراج پر نوٹ لکھیں۔ (K.B)

جواب: **تونسہ بیراج**

یہ دریائے سندھ پر صوبہ پنجاب کا آخری بیراج ہے یہاں سے ڈیرہ غازی خاں ارِّگیشن کینال، مظفر گڑھ ارِّگیشن کینال اور تونسہ پنجنز لنک کینال نکالی گئی ہیں۔ آب پاشی انہار ڈیرہ غازی خاں، مظفر گڑھ اور راجن پور کو پانی فراہم کرتی ہیں۔ کچھی کینال بھی اسی بیراج سے نکالی جارہی ہے۔

سوال 4: گدو بیراج کے متعلق آپ کیا جانتے ہیں؟ (K.B)

جواب: **گدو بیراج**

یہ دریائے سندھ پر صوبہ سندھ کا پہلا بیراج ہے۔ یہاں سے چار انہار نکال کر صوبہ بلوچستان کی نصیر آباد ڈویژن اور صوبہ سندھ کے شمالی علاقوں کو پانی فراہم کیا جارہا ہے۔ رینی کینال بھی اسی بیراج کے بائیں کنارے سے نکالی جارہی ہے۔

سوال 5: سکھر بیراج پر نوٹ لکھیں۔ (K.B)

جواب: **سکھر بیراج**

یہ صوبہ سندھ کا سب سے بڑا بیراج ہے۔ یہاں سے سات آب پاشی انہار نکالی گئی ہیں جو صوبہ سندھ اور بلوچستان کو پانی فراہم کراتی ہیں۔

www.ilmkidunya.com

سوال6: کوٹری بیراج کے متعلق آپ کیا جانتے ہیں؟ (K.B)

جواب: **کوٹری بیراج**

یہ دریائے سندھ پر صوبہ سندھ کا آخری بیراج ہے۔ یہاں سے چار انہار نکال کر صوبہ سندھ کے جنوبی علاقوں کو پانی فراہم کیا گیا ہے۔

سوال7: دریائے سندھ پر قائم بیراجوں کے نام لکھیں۔ (K.B)

جواب: **دریائے سندھ پر قائم بیراج**

دریائے سندھ پر درج ذیل بیراج قائم ہیں:

- جناح بیراج
- چشمہ بیراج
- تونسہ بیراج
- گدو بیراج
- سکھر بیراج
- کوٹری بیراج

سوال8: دریائے جہلم پر قائم ڈیم، بیراج اور انہار پر نوٹ لکھیں۔ (K.B)

جواب: **دریائے جہلم پر قائم ڈیم، بیراج اور انہار**

منگلا ڈیم:

منگلا ڈیم سے اَپر جہلم کینال کر ضلع گجرات اور منڈی بہاؤالدین کو پانی فراہم کیا گیا۔ یہ نہر خانکی بیراج سے رابطے کا کام بھی انجام دیتی ہے۔

رسول بیراج:

یہاں سے لوئر جہلم نہر نکال کر منڈی بہاؤالدین، سرگودھا، خوشاب اور چنیوٹ کے اضلاع کو پانی فراہم کیا جارہا ہے اور رسول قادرآباد لنک کینال بھی نکالی گئی۔

سوال9: دریائے چناب پر قائم بیراج اور انہار پر نوٹ لکھیں۔ (K.B)

جواب: **دریائے چناب پر قائم بیراج اور انہار**

مرالہ بیراج:

یہ دریائے چناب پر قائم ہونے والا پہلا بیراج ہے۔ یہاں سے اپر چناب کینال نکال کر صوبہ پنجاب کے شمالی اور وسطی اضلاع کو پانی فراہم کیا جارہا ہے۔ بی آر ڈی لنک کینال (Bambanwala Ravi Bedian Depalpur link) بھی اسی نہر سے نکالی گئی ہے اور مرالہ راوی لنک کینال بھی اسی بیراج کا حصّہ ہے۔ اپر چناب دریائے چناب کو دریائے راوی ست ملانے کا کام بھی کرتی ہے۔

خانکی بیراج:

یہاں سے لوئر چناب کینال کر صوبہ پنجاب کے وسطی علاقوں کو سیراب کیا جارہا ہے۔

قادر آباد بیراج:

دریائے چناب پر قائم یہ بیراج رابطہ انہار کے ذریعے سے دریاؤں کو آپس میں ملانے کا کام سر انجام دیتا ہے۔ یہ رسول قادر آباد لنک کینال کے ذریعے سے دریائے جہلم کو چناب سے ملاتا ہے۔ قادر آباد بلوکی لنک کینال کے ذریعے دریائے چناب کو راوی سے ملاتا ہے۔

سوال10: دریائے چناب اور جہلم پر قائم بیراج اور انہار پر نوٹ لکھیں۔ (K.B)

جواب: **دریائے چناب اور جہلم پر قائم بیراج اور انہار**

دریائے چناب اور جہلم دونوں تریموں کے مقام پر آپس میں مل جاتے ہیں یہاں سے تین نہریں رنگ پور، حویلی اور تریموں سدھنائی لنک کینال نکالی گئی ہیں، جو ضلع جھنگ کو پانی فراہم کرنے کے علاوہ تریموں اور سدھنائی بیراج کو آپس میں ملانے کا فریضہ بھی انجام دیتی ہیں۔

سوال11: پنجند سے کیا مراد ہے؟ (K.B)

جواب: **پنجند**

پانچ دریا یعنی ستلج، بیاس اور جہلم آپس میں ضم ہو کر پنجند (Panjnad) کے مقام پر (ضلع مظفر گڑھ) کی پنجند کی صورت اختیار کر لیتے ہیں۔ پنجند بیراج سے پنجند کینال اور عباسیہ نہر نکال کر جنوبی پنجاب کو سیراب کیا جارہا ہے۔ پنجند، کوٹ مٹھن (ضلع راجن پور) کے مقام پر دریائے سندھ میں شامل ہو جاتا ہے۔

سوال12: دریائے راوی پر قائم بیراج اور انہار پر نوٹ لکھیں۔ (K.B)

جواب: **دریائے راوی پر قائم بیراج اور انہار**

بلوکی بیراج:

یہاں سے لوئر باری دوآب نکال کر وسطی اور جنوبی پنجاب کے علاقے سیراب کیے جارہے ہیں، جب کہ دو رابطہ انہار سلیمانکی بلوکی 1 اور 2 کے ذریعے سے ضلع قصور کو پانی فراہم کرنے کے علاوہ سلیمانکی بیراج سے جوڑا گیا ہے۔

سدھنائی بیراج:

اس بیراج سے دو انہار نکالی گئی ہیں (1) سدھنائی کینال (2) سدھنائی میلسی بہاول دونوں انہار سے جنوبی پنجاب کو پانی فراہم کیا جارہا۔

سوال13: دریائے ستلج پر قایم بیراج اور انہار پر نوٹ لکھیں۔ (K.B)

جواب: **دریائے ستلج پر قایم بیراج اور انہار**

سلیمانکی بیراج:

وسطی اور جنوبی پنجاب کو پانی فراہم کرنے کے لیے یہاں سے تین انہار پاکپتن، فورڈواہ اور صادقیہ کینال نکالی گئی ہیں، جب کہ پاکپتن کینال سے اسلام لنک کینال بھی نکالی گئی ہے، جو سلیمانکی بیراج کو اسلام بیراج سے ملاتی ہے۔

اسلام بیراج:

یہاں سے دو انہار بہاول اور قائم پور کینال نکالی گئی ہیں۔ دونوں انہار جنوبی پنجاب کے علاقوں کو سیراب کرتی ہیں۔

www.ilmkidunya.com

سوال14: صوبہ خیبر پختواہ کے اہم دریا کون کون سے ہیں؟ (K.B)

جواب:

صوبہ خیبر پختواہ کے اہم دریا

سوات، چترال، کابل، کُرم، کنہار، ہرو، گومل، ٹوچی، پنجکوڑ، کنڑ، باڑہ اور ٹانک زم وغیرہ صوبہ خیبر پختونخوا کے اہم دریا ہیں۔

سوال15: وارسک ڈیم کے متعلق آپ کیا جانتے ہیں؟ (K.B)

جواب:

وارسک ڈیم

یہ ڈیم پاکستان کے صوبہ خیبر پختونخوا میں پشاور کے نزدیک دریائے کابل پر بنایا گیا ہے۔ یہاں سے فصلوں کی آب پاشی کے لیے انہار نکالنے کے علاوہ پن بجلی بھی پیدا کی جارہی ہے۔

سوال16: خان پور ڈیم پر مختصر نوٹ لکھیں۔ (K.B)

جواب:

خان پور ڈیم

خان پور ڈیم ایک آبی ذخیرہ ہے جو صوبہ خیبر پختونخوا میں دریائے ہرو (Haro River) پر خان پور (ضلع ہری پور) میں واقع ہے۔ یہ اسلام آباد سے قریباً 40 کلومیٹر دور ہے۔ اس ڈیم سے راولپنڈی اور اسلام آباد کو پینے کا پانی فراہم کیا جاتا ہے۔ یہ خیبر پختونخوا اور پنجاب کے کچھ علاقوں کو سیراب بھی کرتا ہے۔

سوال17: تانڈا اور چنغوز ڈیم پر مختصر نوٹ لکھیں۔ (K.B)

جواب:

تانڈا اور چنغوز ڈیم

تانڈا ڈیم ایک چھوٹا بند جو ضلع کوہاٹ، پاکستان کے صوبہ خیبر پختونخوا میں تانڈا جھیل پر واقع ہے۔ چنغوز یم ایک بارانی ڈیم ہے جو صوبہ خیبر پختونخوا میں لتمبر گاؤں (Latambar Village) (ضلع کرک) میں واقع ہے۔ یہ مقامی سطح پر آبی پاشی کی ضرورتوں کو پورا کرتے ہیں۔ یاد رہے کہ دریائے کُرم پر بنائے گئے باران ڈیم کے مٹی اور ریت سے بھر جانے کی وجہ سے ہاں سے نکلنے والی انہار بھی بند ہو چکی ہیں۔ جن کی بحالی کے لیے کام جاری ہے۔

سوال18: صوبہ بلوچستان کے ڈیم، بیراج اور انہار پر نوٹ لکھیں۔ (K.B)

جواب:

صوبہ بلوچستان کے ڈیم، بیراج اور انہار

گومل، دشت، ژوب، حب، کیچ اور ہنگول وغیرہ صوبہ بلوچستان کے اہم دریا ہیں۔

حب ڈیم:

حب ڈیم ایک آبی ذخیرہ ہے جو دریائے حب پر کراچی سے 56 کلومیٹر دور صوبہ سندھ اور بلوچستان کی سرحد پر واقع ہے۔ یہ ڈیم صرف ایک آبی ذخیرہ ہی نہیں، بلکہ ایک بہترین تفریح مقام بھی ہے۔ اس ڈیم سے ایک نہر نکالی گئی ہے جو آگے جاکر دو حصّوں میں تقسیم ہو جاتی ہے، ایک نہر صوبہ بلوچستان کے ضلع لسبیلہ کو، جبکہ دوسری کراچی کو پانی فراہم کرتی ہے۔

میرانی ڈیم:

میرانی ڈیم بلوچستان کے ضلع کیچ (Kech District) میں تربت (Turbat) سے 43 کلومیٹر دور مغرب کی طرف واقع ہے۔ یہ ڈیم دریائے دشت پر میرانی گورم کے مقام پر بنایا گیا ہے جو ہزاروں ایکڑ اراضی کو سیراب کرتا ہے۔

www.ilmkidunya.com

سوال19: گلگت بلتستان کے ڈیم، دریا اور انہار پر نوٹ لکھیں۔ (K.B)

جواب:

گلگت بلتستان کے ڈیم، دریا اور انہار

گلگت بلتستان دریاؤں، ندی نالوں، چشموں اور دنیا کے بڑے گلیشیرز کی سرزمین ہے۔ دریائے سندھ سب سے پہلے گلگت بلتستان میں داخل ہوتا ہے۔ شیوک، شِوک، گلگت، استور، ہنزہ اور ہسر وغیرہ گلگت بلتستان کے اہم دریا ہیں۔

ست پارہ ڈیم:

گلگت بلتستان میں ستپارہ ڈیم بہت اہم ہے۔ کھیتوں کو پانی دینے کے لیے یہاں انہار اور کھالوں کا نظام موجود ہے جو دریاؤں اور ندی نالوں سے جُڑے ہوئے ہیں۔

سوال20: رابطہ نہروں کے نام لکھیں۔ (K.B)

جواب:

رابطہ نہریں

پاکستان میں درج ذیل رابطہ نہریں ہیں:

- چشمہ۔ جہلم
- رسول۔ قادر آباد
- قادر آباد۔ بلوکی
- بلوکی۔ سلیمانکی
- تریموں۔ سدھنائی
- سندھنائی۔ میلسی۔ بہاولپور
- تونسہ۔ پنجند

کثیر الانتخابی سوالات

1۔ **اسلام بیراج تعمیر کیا گیا:** (K.B)
(الف) دریائے سندھ پر　(ب) دریائے چناب پر　(ج) دریائے راوی پر　(د) دریائے ستلج پر

2۔ **بلوکی سلیمانکی لنک کینال نمبر ۲، ۱۱ اور لوئر باری دواب اہم نہریں ہیں:** (K.B)
(الف) دریائے چناب کی　(ب) دریائے سندھ کی　(ج) دریائے راوی کی　(د) دریائے ستلج کی

3۔ **جناح بیراج واقع ہے:** (K.B)
(الف) دریائے جہلم پر　(ب) دریائے راوی پر　(ج) دریائے سندھ پر　(د) دریائے چناب پر

4۔ **صوبہ سندھ کے رقبے کو سیراب کرنے کے لیے سکھر بیراج سے نکالی گئی نہروں کی تعداد ہے:** (K.B)
(الف) 5　(ب) 7　(ج) 9　(د) 11

5۔ **گدو بیراج سے نکالی گئی نہروں کی تعداد ہے:** (K.B)
(الف) 2　(ب) 4　(ج) 5　(د) 7

6۔ **کوٹری بیراج سے نکالی گئی نہروں کی تعداد ہے:** (K.B)
(الف) 4　(ب) 5　(ج) 6　(د) 7

www.ilmkidunya.com

7۔ پاکستان کا سب سے بڑا بیراج ہے: (K.B)

(الف) جناح بیراج (ب) چشمہ بیراج (ج) سکھر بیراج (د) کوٹری بیراج

8۔ غازی بروتھا پروجیکٹ کی بجلی پیدا کرنے کی صلاحیت ہے: (K.B)

(الف) 1450 میگاواٹ (ب) 1451 میگاواٹ (ج) 1452 میگاواٹ (د) 1453 میگاواٹ

9۔ خان پور ڈیم اسلام آباد سے قریباً دور ہے: (K.B)

(الف) 40 کلو میٹر (ب) 45 کلو میٹر (ج) 50 کلو میٹر (د) 55 کلو میٹر

10۔ حب ڈیم کراچی سے۔۔۔۔ دور صوبہ سندھ اور بلوچستان کی سرحد پر واقع ہے: (K.B)

(الف) 53 کلو میٹر (ب) 54 کلو میٹر (ج) 55 کلو میٹر (د) 55 کلو میٹر

11۔ میرانی ڈیم بلوچستان کے ضلع کیچ میں تربت سے۔۔۔۔۔ کلو میٹر دور مغرب کی طرف واقع ہے: (K.B)

(الف) 43 کلو میٹر (ب) 45 کلو میٹر (ج) 50 کلو میٹر (د) 55 کلو میٹر

12۔ میرانی ڈیم کس دریا پر بنایا گیا ہے؟ (K.B)

(الف) دریائے سندھ (ب) دریائے دشت (ج) دریائے گومل (د) دریائے ژوب

پاکستان کی اہم فصلوں کی پیداوار، تقسیم، مویشی پالنا اور ماہی گیری

(Production, Distribution of Major Crops, Livestockand Fisheries in Pakistan)

تفصیلی سوالات

س 1: فصلوں کی پیداوار میں اضافے سے معیشت پر ہونے والے مثبت اثرات کا جائزہ لیں۔ (مشقی سوال نمبر 5)(U.B+K.B)

ج: پاکستان کی اہم فصلیں

گندم، چاول، کپاس اور مکئی ہماری اہم فصلیں ہیں جن پر پاکستان کی معیشت، برآمد اور زرِ مبادلہ کا بڑا انحصار ہے۔

گندم:

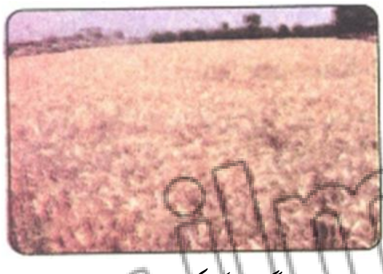

گندم کے کھیت کا منظر

یہ پاکستان کی بڑی اہم غزائی فصل ہے، جو ملک کے چاروں صوبوں میں کاشت کی جاتی ہے۔ پاکستان میں گندم کی سالانہ پیداوار قریباً 25 ملین ٹن ہے۔ سب سے زیادہ گندم بالترتیب صوبہ پنجاب اور سندھ میں کاشت کی جاتی ہے۔

- **صوبہ پنجاب کے اہم علاقے:**

صوبہ پنجاب میں ملتان، خانیوال، ساہیوال، وہاڑی، فیصل آباد، ٹوبہ ٹیک سنگھ، سرگودھا، مظفر گڑھ، جھنگ، بہاول پور ڈیرہ غازی خان۔

- **صوبہ سندھ کے اہم علاقے:**

صوبہ سندھ میں سکھر، حیدرآباد، نواب شاہ اور خیر پور۔

www.ilmkidunya.com

صوبہ خیبر پختونخوا کے اہم علاقے:

صوبہ خیبر پختونخوا میں ڈیرہ اسماعیل خان، پشاور، بنوں، چارسدہ اور مردان۔

صوبہ بلوچستان کے اہم علاقے:

جب کہ بلوچستان میں نصیر آباد، خضدار لورالائی اور قلات وغیرہ پاکستان میں گندم کی پیداوار کے اہم علاقے ہیں۔

چاول:

چاول کی فصل

چاول پاکستان کی دوسری بڑی اہم غزائی فصل ہے جو غزائی ضروریات کے علاوہ زرمبادلہ کمانے کا ایک اہم زریعہ ہے ۔20-2019ء میں چاول کا زیر کاشت تقریباً 3 ملین ہیکٹر تھا، جس ست 74لاکھ ٹن زائد پیداوار حاصل ہوئی۔ فی ہیکٹر پیداوار 2450 کلوگرام سے کم رہی، جو دنیا کے بیشتر ترقّی یافیتہ ملک سے بہت کم ہے۔

- **صوبہ پنجاب کے اہم علاقے:**

پاکستان میں سب سے زیادہ چاول صوبہ پنجاب کے اضلاع گوجرانوالہ، فیصل آباد، شیخوپورہ، سیالکوٹ، نارووال، قصور، لاہور اور اوکاڑہ میں کاشت کیا جاتا ہے۔

- **صوبہ سندھ کے اہم علاقے:**

صوبہ سندھ میں سکھر، گدو اور کوٹری بیراج کے نہری علاقے چاول کی کاشت کے لیے مشہور ہیں۔

- **صوبہ خیبر پختونخوا کے اہم علاقے:**

صوبہ خیبر پختونخوا میں ڈیرہ اسماعیل خان، پشاور اور کرم ایجنسی.

- **صوبہ بلوچستان کے اہم علاقے:**

صوبہ بلوچستان میں نصیر آباد کے علاقے میں چاول کی کاشت کی جاتی ہے۔

کپاس:

کپاس کے کھیت

20-2019ء میں پاکستان مین کپاس کا زیر کاشت رقبہ 25لاکھ 27ہزار ہیکٹر تھا، جس سے پیداوار کا تخمینہ 92لاکھ گانٹھیں لگایا۔ پاکستان میں کپاس کی کاشت صوبہ پنجاب اور سندھ کے نہری آب پاش میں ہوتی ہے۔ صوبہ خیبر پختونخوا اور بلوچستان میں اس کی کاشت بہت سارے رقبہ پر ہوتی ہے۔ ہماری فی ہیکٹر پیداوار لگ بھگ 700 کلوگرام ،جب کہ چین اور بھارت کی بالترتیب 1700 اور 1200 کلوگرام ہے، جس میں اضافہ کی اہم ضرورت ہے۔ پاکستان کپاس اور اس سے بنی مصنوعات کی برآمد سے ہر سال اربوں روپے کا زرمبادلہ کماتا ہے۔

- **صوبہ پنجاب کے اہم علاقے:**

صوبہ پنجاب میں وسطی اور جنوبی پنجاب کا علاقہ کپاس کے لیے بڑا ہے۔

- **صوبہ سندھ کے اہم علاقے:**

جبکہ سندھ کے اضلاع حیدر آباد، بدین، سکھر، ٹھٹھہ، نواب شاہ، گھوٹکی اور تھرپارکر کپاس کی پیداوار میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

- **صوبہ خیبر پختونخوا کے اہم علاقے:**

صوبہ خیبر پختونخوا میں بنوں اور ڈیرہ اسماعیل خاں،

- **صوبہ بلوچستان کے اہم علاقے:**

جب کہ بلوچستان میں نصیر آباد اور قلات ڈویژن کے نہری علاقوں میں کپاس کاشت کی جاتی ہے۔

گنے کی فصل

گنا:

اس سے سفید چینی، گڑ اور تیار کی جاتی ہے۔ پاکستان مین ہر سال ایک ملین ہیکٹر رقبے پر گنا کاشت کیا جاتا ہے۔ اوسطاً مجموعی ملکی پیداوار ملین ٹن اور فی ہیکٹر اوسطاً پیداوار 61 ہزار کلو گرام ہے۔ جو دنیا کے بیشتر ترقّی پزیر ممالک کے مقابلے میں کافی کم ہے۔

- **صوبہ پنجاب اور سندھ کے علاقے:**

صوبہ پنجاب اور سندھ کے نہری آب پاشی والے علاقوں میں گنا کاشت کیا جاتا ہے۔

- **صوبہ خیبر پختونخوا:**

خیبر پختونخوا میں ڈیرہ اسماعیل خاں، پشاور، مردان اور سدہ میں اس کی کاشت کی جاتی ہے۔

اس وقت گنے کی مجموعی پیداوار طلب کے مقابلے میں کم ہے۔ جس سے ہمیں چینی درآمد کرنا پڑتی ہے۔

مکئی کے کھیت

مکئی:

مکئی خریف کی ایک اہم فصل ہے۔ جسے غزائی مقاصد اور جانوروں کے لیے چارے کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ پاکستان مین مکئی کی کل اوسط سالانہ پیداوار قریباً 6 ملین ٹن ہے۔ اس سے کارن آئل، کسٹر پاؤڈر، پوپ کارن اور جیلی وغیرہ بھی بنائی جاتی ہے۔

- **کوہستانی علاقے:**

یہ زیادہ تر کوہستان کے دامنی علاقوں، پشاور اور مردان کے میدانی۔

- **پنجاب کے علاقے:**

پنجاب میں پاکپتن، ساہیوال، وہاڑی، فیصل آباد، ٹوبہ ٹیک سنگھ، سرگودھا، مظفر گڑھ، جھنگ، بہاولپور، ڈیرہ غازی خاں اور اوکاڑہ کے علاقوں میں کاشت کی جاتی ہے۔

س2: مویشی پالنا، پولٹری اور ماہی گیری کی صنعتیں کس طرح معیشت پر اثرانداز ہوتی ہے؟ نوٹ لکھیں۔ (U.B+K.B)

ج: **مویشی پالنا، پولٹری اور ماہی گیری**

مویشی پالنا:

لائیو سٹاک ہماری زراعت کا ایسا شعبہ ہے جو ملکی معشیت میں بڑا کردار ادا کرتا ہے۔ یہ وہ شعبہ ہے جہ کاشت کار، غیر کاشت کار، زمین دار اور بے زمین ہر ایک کا مشکل وقت میں سہارا بنتا ہے۔ بالخصوص یہ شعبہ دیہاتوں میں بڑا مقبول ہے۔ اور ان کی آمد کا ایک اہم ذریعہ ہے۔ لائوسٹاک مین اضافہ کے لیے حکومت متعدد اقدامات کر رہی ہے۔ جن میں افزائشِ نسل والے جانوروں کی درآمد، موبائل سروس، متعلقہ افراد کی تربیت، لائیو سٹاک، ڈیری کی درآمد پر کسٹم ڈیوٹی کا خاتمہ اور اس شعبہ کے لیے بینکوں سے کم مارک اپ پر قرضوں کا حصول غیرہ شامل ہیں۔

www.ilmkidunya.com

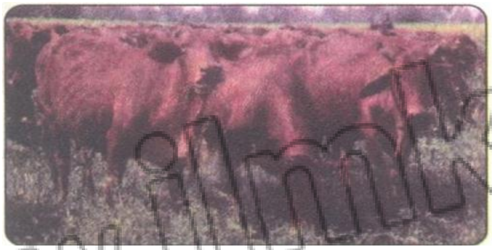

ساہیوال نسل کی گائے

راجن پور کے بکرے

پولٹری:

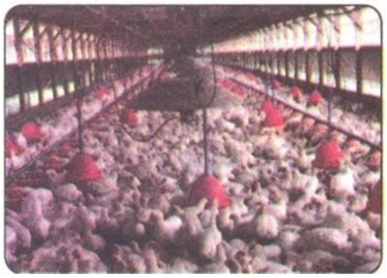

پولٹری فارم

یہ لائیو سٹاک کا ایک اہم امدادی شعبہ ہے۔ گزشتہ چند سالوں سے اس میں کافی ترقّی ہو رہی ہے۔ اس شعبے سے قریباً 15 لاکھ افراد کا روزگار وابستہ ہے۔ برائلر گوشت کی بڑھتی ہوئی مقبولیت کے نتیجے میں مٹن اور بیف کی قیمتوں کو کنٹرول کرنے مین کافی مدد ملتی ہے۔ حکومت نے اس شعبے کی ترقّی کے لیے ایک چار سالہ پروگرام ترتیب دیا ہے، جس کے تحت لگ بھگ 33 کروڑ روپے اس پر صرف کیے فائیں گے۔ حکومت کی طرف سے پولٹری کے شعبے کی ترقّی کے لیے چند شرائط پر قرض دیا جارہا ہے۔ اس سہولت کے تحت پولٹری فارمز (برائلر، لیئر اور ہیچری) کے روزمرہ کے اخراجات مختلف پولٹری وآلات کی خریدداری اور موجود فارم کی توسیع وتعمیر کے لیے قرض حاصل کیا جاسکتا ہے۔

ماہی گیری:

مچھلی فارم

سمندر یا دریاؤں کے کناروں پر بسنے والے افراد اکثریت ماہی گیری کے شعبے سے وابستہ ہے، جب کہ ماہی گیری، مچھلیوں کی افزائش نسل کا مصنوعی طریقہ ہے۔ پاکستان کی برآمد سے کثیر زرمبادلہ کمارہا ہے۔ اس کے علاوہ کسان بھی مچھلی فارم بنا کر تجارتی بنیادوں پر مچھلی کی افزائش فروخت کر رہے ہیں۔ اس طرح وہ روایتی زراعت سے کہیں زیادہ منافع کمر رہے ہیں اور ملک میں گوشت کی پیداوار بڑھانے میں اہم کردار ادا کر رہے ہیں۔ پاکستان کی قومی آمدنی مین اضافے اور خوراک کی کمی کو پورا کرنے میں ماہی گیری کا کردار بہت اہم ہے۔ یہ مٹن، بیف اور پولٹری میں ہونے والے دباؤ کو کم کرتی ہے۔ سال 20-2019ء میں پاکستان میں مچھلی کی سالانہ پیداوار کا تخمینہ سات لاکھ میٹرک ٹن سے زائد لگایا گیا ہے۔ مچھلی کو انسانی غزا میں بہت اہمیت حاصل ہے، کیوں کہ یہ پروٹین مہیا کرنے کا اہم زریعہ ہے۔

سوالات کے مختصر جوابات

سوال 1: پاکستان کی اہم فصلیں کون سی ہیں؟ (U.B)

جواب:

پاکستان کی اہم فصلیں

پاکستان کے اہم فصلیں درج ذیل ہیں:

- گندم
- چاول
- کپاس
- گنا
- مکئی

www.ilmkidunya.com

سوال2: پاکستان میں گندم کی پیداوار کے اہم علاقے کون کون سے ہیں؟ (U.B)

جواب:

گندم کی پیداوار کے اہم علاقے

صوبہ پنجاب

صوبہ پنجاب میں ملتان، خانیوال، ساہیوال، وہاڑی، فیصل آباد، ٹوبہ ٹیک سنگھ، سرگودھا، مظفر گڑھ، جھنگ، بہاول پور ڈیرہ غازی خان۔

صوبہ سندھ:

صوبہ سندھ میں سکھر، حیدر آباد، نواب شاہ اور خیر پور۔

صوبہ خیبر پختونخواہ:

صوبہ خیبر پختونخوا میں ڈیرہ اسماعیل خان، پشاور، بنوں، چارسدہ اور مردان۔

صوبہ بلوچستان:

جب کہ بلوچستان میں نصیر آباد، خضدار لورالائی اور قلات وغیرہ پاکستان میں گندم کی پیداوار کے اہم علاقے ہیں۔

سوال3: پاکستان میں چاول کی کاشت کے لیے کون سے علاقے مشہور ہیں؟ (U.B)

جواب:

چاول کی کاشت کے علاقے

صوبہ پنجاب:

پاکستان میں سب سے زیادہ چاول صوبہ پنجاب کے اضلاع گوجرانوالہ، فیصل آباد، شیخوپورہ، سیالکوٹ، نارووال، قصور، لاہور اور اوکاڑہ میں کاشت کیا جاتا ہے۔

صوبہ سندھ:

صوبہ سندھ میں سکھر، گدو اور کوٹری بیراج کے نہری علاقے چاول کی کاشت کے لیے مشہور ہیں۔

صوبہ خیبر پختونخواہ:

صوبہ خیبر پختونخوا میں ڈیرہ اسماعیل خان، پشاور اور کرم ایجنسی.

صوبہ بلوچستان:

صوبہ بلوچستان میں نصیر آباد کے علاقے میں چاول کی کاشت کی جاتی ہے۔

سوال4: پاکستان میں کپاس کی کاشت کے لیے کون سے علاقے مشہور ہیں؟ (U.B)

جواب:

کپاس کی کاشت کے علاقے

صوبہ پنجاب:

صوبہ پنجاب میں وسطی اور جنوبی پنجاب کا علاقہ کپاس کے لیے بڑا ہے۔

صوبہ سندھ:

جبکہ سندھ کے اضلاع حیدر آباد، بدین، سکھر، ٹھٹھہ، نواب شاہ، گھوٹکی اور تھرپارکر کپاس کی پیداوار میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

صوبہ خیبر پختونخواہ:

صوبہ خیبر پختونخوا میں بنوں اور ڈیرہ اسماعیل خاں،

www.ilmkidunya.com

صوبہ بلوچستان:

جب کہ بلوچستان میں نصیر آباد اور قلات ڈویژن کے نہری علاقوں میں کپاس کاشت کی جاتی ہے۔

سوال5: پاکستان میں گنا کن علاقوں میں کاشت کیا جاتا ہے؟ (U.B)

جواب:

گنے کی کاشت

صوبہ پنجاب اور سندھ:

صوبہ پنجاب اور سندھ کے نہری آب پاشی والے علاقوں میں گنا کاشت کیا جاتا ہے۔

صوبہ خیبر پختونخواہ:

خیبر پختونخوا میں ڈیرہ اسماعیل خاں، پشاور، مردان اور سدہ میں اس کی کاشت کی جاتی ہے۔

اس وقت گنے کی مجموعی پیداوار طلب کے مقابلے میں کم ہے۔ جس سے ہمیں چینی درآمد کرنا پڑتی ہے۔

سوال6: مکئی کی فصل کن علاقوں میں کاشت کی جاتی ہے؟ (U.B)

جواب:

مکئی کی کاشت

کوہستانی علاقے:

یہ زیادہ تر کوہستان کے دامنی علاقوں، پشاور اور مردان کے میدانی۔

پنجاب کے علاقے:

پنجاب میں پاکپتن، ساہیوال، وہاڑی، فیصل آباد، ٹوبہ ٹیک سنگھ، سرگودھا، مظفر گڑھ، جھنگ، بہاولپور، ڈیرہ غازی خاں اور اوکاڑہ کے علاقوں میں کاشت کی جاتی ہے۔

سوال7: ماہی گیری پر مختصر نوٹ لکھیں۔ (U.B)

جواب:

ماہی گیری

سمندر یا دریاؤں کے کناروں پر بسنے والے افراد اکثریت ماہی گیری کے شعبے سے وابستہ ہے، جب کہ ماہی گیری، مچھلیوں کی افزائشِ نسل کا مصنوعی طریقہ ہے۔ پاکستان کی برآمد سے کثیر زرمبادلہ کمار ہا ہے۔ اس کے علاوہ کسان بھی مچھلی فارم بنا کر تجارتی بنیادوں پر مچھلی کی افزائش فروخت کر رہے ہیں۔ اس طرح وہ روایتی زراعت سے کٹکر زیادہ منافع کمر رہے ہیں اور ملک میں گوشت کی پیداوار بڑھانے میں اہم کردار ادا کر رہے ہیں۔ پاکستان کی قومی آمدنی مین اضافے اور خوراک کی کمی کو پورا کرنے میں ماہی گیری کا کردار بہت اہم ہے۔ یہ مٹن، بیف اور پولٹری میں ہونے والے دباؤ کو کم کرتی ہے۔ سال 20-2019ء میں پاکستان میں مچھلی کی سالانہ پیداوار کا تخمینہ سات لاکھ میٹرک ٹن سے زائد لگایا گیا ہے۔ مچھلی کو انسانی غزا میں بہت اہمیت حاصل ہے، کیوں کہ یہ پر ہٹین مہیا کرنے کا اہم زریعہ ہے۔

کثیر الانتخابی سوالات

1۔ 20-2019 میں چاول کا زیر کاشت رقبہ قریبا تھا: (K.B)

(الف) 3 ملین ہیکٹر (ب) 4 ملین ہیکٹر (ج) 5 ملین ہیکٹر (د) 9 ملین ہیکٹر

2۔ گندم کی سالانہ پیداوار ہے: (K.B)

(الف) 25 ملین ٹن (ب) 27 ملین ٹن (ج) 30 ملین ٹن (د) 25 ملین ٹن

3۔ 20-2019 میں پاکستان میں کپاس کا زیر کاشت رقبہ تھا: (K.B)

(الف) 25 لاکھ 27 ہزار ہیکٹر (ب) 27 لاکھ 27 ہزار ہیکٹر (ج) 29 لاکھ 27 ہزار ہیکٹر (د) 30 لاکھ 27 ہزار ہیکٹر

4۔ پاکستان میں کپاس کی فی ہیکٹر پیداوار ہے: (K.B)

www.ilmkidunya.com
www.ilmkidunya.com

(الف) 500 کلوگرام　(ب) 700 کلوگرام　(ج) 900 کلوگرام　(د) 1100 کلوگرام

5۔ چین میں کپاس کی فی ہیکٹر پیداوار ہے: (K.B)

(الف) 1500 کلوگرام　(ب) 1700 کلوگرام　(ج) 1900 کلوگرام　(د) 2100 کلوگرام

6۔ بھارت میں کپاس کی فی ہیکٹر پیداوار ہے: (K.B)

(الف) 1200 کلوگرام　(ب) 1400 کلوگرام　(ج) 1600 کلوگرام　(د) 1800 کلوگرام

7۔ پاکستان میں ہر سال اوسطاً۔۔۔ رقبہ پر گنا کاشت کیا جاتا ہے: (K.B)

(الف) 1 ملین ہیکٹر　(ب) 2 ملین ہیکٹر　(ج) 3 ملین ہیکٹر　(د) 4 ملین ہیکٹر

8۔ پاکستان میں مکئی کی کل اوسط سالانہ پیداروار ہے: (K.B)

(الف) 3 ملین ٹن　(ب) 4 ملین ٹن　(ج) 5 ملین ٹن　(د) 6 ملین ٹن

9۔ پولٹری کی شعبے سے تقریباً۔۔۔ لاکھ افراد کا روزگار وابسطہ ہے: (K.B)

(الف) 10　(ب) 15　(ج) 20　(د) 25

10۔ پروٹین مہیا کرنے کا اہم ذریعہ ہے: (K.B)

(الف) مچھلی　(ب) دالیں　(ج) سبزیاں　(د) پھل

صنعتوں کی اہمیت، ان کا محلِ وقوع، گھریلو، چھوٹی اور بھاری صنعتوں کی پیداوار

(Improtance of Industries, Their Location and Production of Cottage, Small and Large- scale Industries)

تفصیلی سوالات

س1: پاکستان میں چھوٹی صنعت کو فروغ دے کر غربت میں کیسے کمی لائی جاسکتی ہے۔ (مشقی سوال نمبر 7)(A.B)

ج: **چھوٹی صنعت**

صنعتی ترقی کا معاشی ترقی کے ساتھ گہرا تعلق ہے، کیوں کہ معاشی ترقی صنعتی ترقی کے بغیر ہرگز مکمل نہیں ہوسکتی۔ صنعتی ترقی ایک ایسے معاشی اور سماجی عمل کا نام ہے، جس کے زریعے سے نہ صرف ہمارے فنی معیار میں بہتری آتی ہے، بلکہ اس کا براہ راست اثر ہماری عادات واطوار، رہن سہن اور ماحول پر بھی پڑتا ہے۔

چھوٹی صنعت:

اس سے مراد ایسی صنعت ہے، جس کے لیے کوئی بھاری مشینری درکار نہ ہو۔ چھوٹی صنعتوں میں

- مرغی خانہ
- ڈیری فارمنگ
- مچھلی پالنا
- پاور ہومز
- کھیلوں کا سامان تیار کرنا
- آٹے کی مشینیں
- چاول چھڑنے کے شیلر وغیرہ شامل ہیں۔

www.ilmkidunya.com

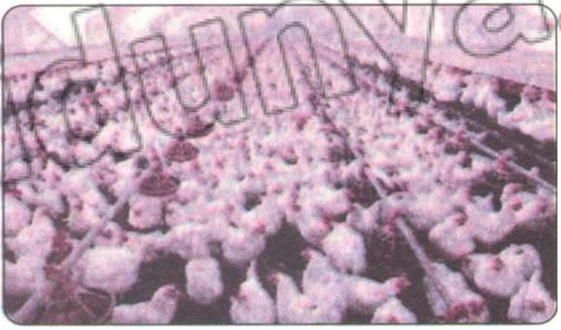

مرغی خانہ

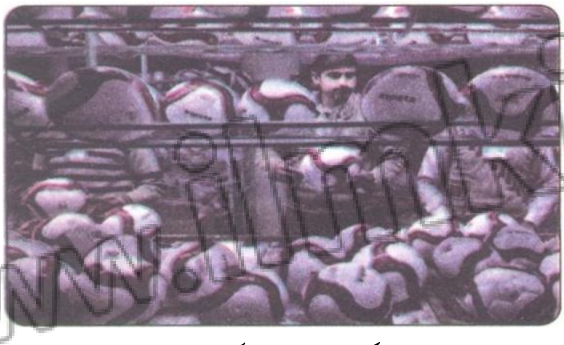

کھیلوں کے سامان کی تیاری

صنعتی ترقی:

صنعتی ترقی سے ہم درج ذیل فوائد حاصل کر سکتے ہیں:

- ملک میں معاشی استحکام، قومی اور فی کس آمدنی مین اضافہ ہوتا ہے۔
- زرعی شعبہ میں ترقی ہوتی ہے اوور برآمدات میں اضافہ ہوتا ہے۔
- روزگار کے مواقع بڑھ جاتے ہیں اور عوام کے معیارِ زندگی میں بہتری آتی ہے۔
- ملک کے زرمبادلہ کے ذخائر میں اضاہ ہوتا ہے اور ادائیگیوں کا توازن بہتر ہوتا ہے۔
- ملکی اور غیر ملکی سرمایہ کاری بڑھ جاتی ہے اور فنی مہارت کو فروغ ملتا ہے۔

چھوٹی صنعت کے مسائل:

اس صنعت کے اہم مسائل درج ذیل ہیں:

- لوگوں کا ان پڑھ یا کم پڑھا لکھا ہونا، جس کی وجہ سے جدید ٹیکنالوجی سے استفادہ نہ کر سکنا۔
- مارکیٹ کی طلب کے مطابق اشیا میں جدت کا نہ ہونا اور ان کے معیار مین کمی ہونا۔
- بڑی صنعتوں سے مقابلے اور منڈیوں تک رسائی میں مشکلات۔
- بجلی، گیس اور توانائی کے دوسرے وسائل کئے حصول میں مشکلات۔
- بینک سے قرض کے حصول اور بیرین ملک فنی سہولتوں کے حصول میں دشواری۔
- اپنی اشیا یا مصنوعات کی مناسب مارکیٹنگ نہ کر سکنا۔

حرفِ آخر:

چھوٹی صنعت کے مسائل حل کرنے کے لیے سمال انڈسٹریز کارپوریشن قائم ہے، جس کا مقصد چھوٹی اور گھریلو صنعتوں کے قرضہ جات اور دیگر مسائل کو حل کرنے میں درپیش رکاوٹوں کو دور کرنا ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ملک کی چاشی ترقی کے لیے چھوٹی صنعتوں کی حوصلہ افزائی کی فائے او عران کے معیار کو بلند کیا جائے۔

س2: گھریلو صنعت اور بڑے پیانے کی صنعتوں پر نوٹ لکھیں۔ (U.B)

ج: **گھریلو صنعت اور بڑے پیانے کی صنعتیں**

صنعتی ترقی کا معاشی ترقی کے ساتھ گہرا تعلق ہے، کیوں کہ معاشی ترقی صنعتی ترقی کے بغیر ہرگز مکمل نہیں ہو سکتی۔ صنعتی ترقی ایک ایسے معاشی اور سماجی عمل کا نام ہے، جس کے ذریعے سے نہ صرف ہمارے فنی معیار میں بہتری آتی ہے، بلکہ اس کا براہ راست اثر ہماری عادات واطوار، رہن سہن اور ماحول پر بھی پڑتا ہے۔

www.ilmkidunya.com

گھریلو صنعت:

گھریلو صنعت سے مراد ایک ایسی صنعت ہے جو گھر پر ہی افرادِ خانہ بہت کم سرمایہ لگا کر باہمی تعاون واشتراک سے چلا رہے ہوں اور اس میں صرف انسانی محنت کا عمل دخل ہو۔ اگر مشین سے استفادہ مجبوری ہو تو اسے ایک محدود پیمانہ پر ہی کیا جائے۔ اس صنعت کے لیے درکار خام مال، دست کار نہ صرف خود خریدتا ہے، بلکہ اپنی شے کی مارکیٹنگ بھی خود کرتا ہے۔ گھریلو صنعت کی اہم مثالوں میں:

- گھروں میں کپڑوں کی سلائی
- کھیس اور دریاں بنانا
- مرغ بانی اور قالین بافی
- سونے چاندی کا کام
- لکڑی کا کام
- مٹی کے برتن بنانا
- پتھر کا کام
- کھلونے بنانا
- بلاک پرنٹنگ اور کشیدہ کاری کرنا بھی

جدید صنعت کے موجودہ دور میں بھی چھوٹی صنعت نہ صرف زندہ ہے، بلکہ ترقی کرتے ہوئے دیہاتوں سے نکل کر شہروں یا قصبوں کا رخ کر رہی ہے، جہاں قدردان اس فن کی زیادہ قیمت لگاتے ہیں بالخصوص غیر ملکی سیاح گھریلو دست کاری میں زیادہ دل چسپی لیتے ہیں۔

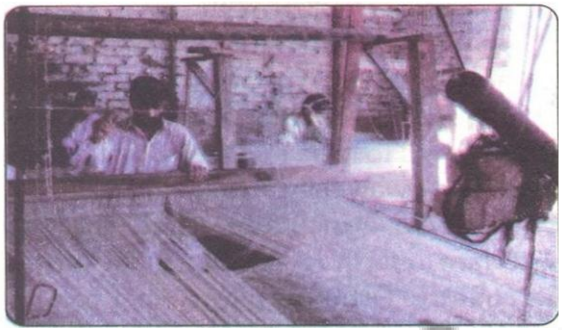

کھیس کی بُنائی

بلاک پرنٹنگ

بڑے پیمانے کی صنعتیں:

ایسی صنعت جس میں بھاری مشینری اور زیادہ افرادی قوت درکار ہو بھاری / بڑے پیمانے کی صنعتیں کہلاتی ہیں۔

- **ٹیکسٹائل صنعت:**

ٹیکسائل ہماری سب سے بڑی صنعت ہے اور ہماری معیشت میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہے۔ ٹیکسٹائل کا شعبہ مینوفیکچرنگ کے حصے کا 46 فی صد فراہم کرنے کے علاوہ 38 فی صد افرادی قوت کو روزگار بھی فراہم کر رہا ہے۔ حکومت کو بڑی صنعت کی طرف خصوصی توجہ دینی چاہیے، کیوں کہ اس میں زراعت کے برعکس کم اتار چڑھاؤ آتے ہیں۔ ماضی میں بجلی اور گیس کی قلت اور کرونا یعنی کوڈ-19 کی وجہ سے صنعتوں کو مشکلات کا سامنا رہا ہے لیکن اس وقت بجلی کی فراہمی میں بہتری کی وجہ سے صنعتوں کی بحالی کا عمل شروع ہو چکا ہے جو بتدریج اپنی پوری صلاحیت پر چلنے لگیں گی اس عمل سے بیروزگاری میں کمی اسر ملکی معاشی ترقی میں اضافہ ہوگا۔

www.ilmkidunya.com

- **دفاعی صنعت:**

دفاعی صنعت کی ترقی ملک کے دفاع کو مضبوط بنانے میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ دفاعی صنعت کی ترقی وے معاشی سرگرمیوں میں تیزی آتی ہے اور ہزاروں افراد کع روزگار کے مواقع ملتے ہیں دفاعی سازوسامان کی درآمد میں کمی سے زرِ مبادلہ ی بچت ہوتی ہے اور ملک کے زرمبادلہ میں اضافہ ہوتا ہے، جس سے اندورن ملک کرنسی کی شرح مبادلہ بہتر ہوتی ہے۔ پاکستان کی دفاعی صنعت بڑی پرانی اورا ہم ہے۔یہ ملکی ضروریات کے مطابق اسلح، گولہ بارود اور دیگر دفاعی سامان تیر کرتی ہے۔اس میں ہیوی مکینیکل کمپلیکس ٹیکسلا(Heavy Mechanical Complex Taxila)، پاکستان آرڈیننینس فیکٹریز واہ کینٹ (Pakistan Ordianance Factories Wah Cantt)اور ہیوی انڈسٹریز ٹیکسلا (Heavy Industries Taxila)وغیرہ شامل ہیں۔

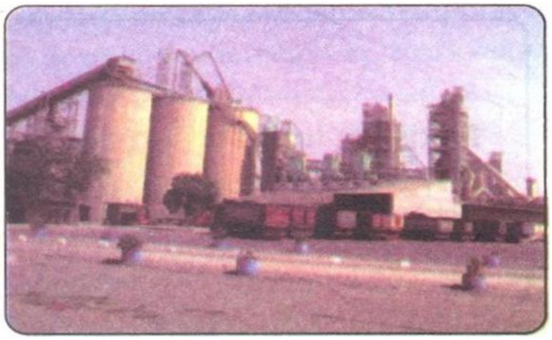

سیمنٹ کا پلانٹ

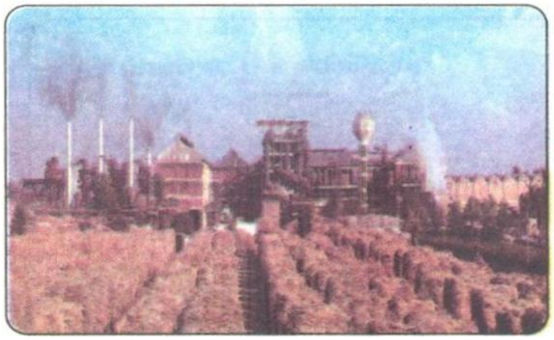

چینی کا کارخانہ

ان کے علاوہ درج ذیل بھی بڑی صنعت کی اہم مثالیں ہیں:

- ادویات،
- سیمنٹ،
- سگریٹ،
- ایئر کنڈیشنرز،
- کاریں،
- پٹرولیم اور اس سے متعلقہ اشیا پیدا کرنے والی صنعتیں،
- آٹو موبائل،
- کیمیائی کھادیں تیار کرنے کی صنعتیں،
- موبائل فون،
- اور موٹر سائیکل بنانے کی صنعت،
- ٹی وی،
- چینی اور کوکنگ آئل وغیرہ بنانے کی صنعتیں شامل ہیں۔

www.ilmkidunya.com

سوالات کے مختصر جوابات

سوال 1: صنعتی ترقی کے فوائد لکھیں۔ (U.B)

جواب: **صنعتی ترقی کے فوائد**

صنعتی ترقی سے درج ذیل فوائد حاصل ہوتے ہیں:

- ملک میں معاشی استحکام، قومی اور فی کس آمدنی میں اضافہ ہوتا ہے۔
- روزگار کے مواقع بڑھ جاتے ہیں اور عوام کے معارِ زندگی میں بہتری آتی ہے۔
- ملک کے زرمبادلہ کے ذخائر میں اضافہ ہوتا ہے اور ادائیگیوں کا توازن بہتر ہوتا ہے۔
- ملکی اور غیر ملکی سرمایہ کاری بڑھ جاتی اور فنی مہارت کو فروغ ملتا ہے۔

سوال 2: گھریلو صنعت سے کیا مراد ہے؟ (U.B)

جواب: **گھریلو صنعت**

گھریلو صنعت سے مراد ایک ایسی صنعت ہے جو گھر پر ہی افرادِ خانہ بہت کم سرمایہ لگا کر باہمی تعاون واشتراک سے چلا رہے ہوں اور اس میں صرف انسانی محنت کا عمل دخل ہو۔ اگر مشین سے استفادہ مجبوری ہو تو اسے ایک محدود پیمانہ پر ہی کیا جائے۔ اس صنعت کے لیے درکار خام مال، دستکار نہ صرف خود خریدتا ہے، بلکہ اپنی شے کی مارکیٹنگ بھی خود کرتا ہے۔ گھریلو صنعت کی اہم مثالوں میں:

- گھروں میں کپڑوں کی سلائی
- کھیس اور دریاں بنانا

سوال 3: چھوٹی صنعت سے کیا مراد ہے؟ (U.B)

جواب: **چھوٹی صنعت**

اس سے مراد ایسی صنعت ہے، جو مقامی طور پر مزدوروں کو ملازم رکھ کر مختلف اشیاء بناتی ہے۔ جس کے لیے کوئی بھاری مشینری درکار نہ ہو۔ چھوٹی صنعتوں میں

- مرغی خانہ
- ڈیری فارمنگ
- مچھلی پالنا
- پاور لومز
- کھیلوں کا سامان تیار کرنا

سوال 4: چھوٹی صنعت کے مسائل بیان کریں۔ (K.B)

جواب: **چھوٹی صنعت کے مسائل**

اس صنعت کے اہم مسائل درج ذیل ہیں:

- لوگوں کا ان پڑھ یا کم پڑھا لکھا ہونا، جس کی وجہ سے جدید ٹیکنالوجی سے استفادہ نہ کر سکنا۔
- مارکیٹ کی طلب کے مطابق اشیا میں جدت کا نہ ہونا اور ان کے معیار مین کمی ہونا۔
- بڑی صنعتوں سے مقابلے اور منڈیوں تک رسائی میں مشکلات۔
- بجلی، گیس اور توانائی کے دوسرے وسائل کئے حصول میں مشکلات۔

www.ilmkidunya.com

سوال5: بڑے پیمانے کی صنعتوں کے نام تحریر کریں۔ (U.B)

جواب:

بڑے پیمانے کی صنعتیں

ان کے علاوہ درج ذیل بھی بڑی صنعت کی اہم مثالیں ہیں:

- ادویات
- سیمنٹ
- سگریٹ
- ایئر کنڈیشنرز
- کاریں

سوال6: دفاعی صنعت سے کیا مراد ہے؟ (U.B)

جواب:

دفاعی صنعت

دفاعی صنعت کی ترقی ملک کے دفاع کو مضبوط بنانے میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ دفاعی صنعت کی ترقی وے معاشی سرگرمیوں میں تیزی آتی ہے اور ہزاروں افراد کع روزگار کے مواقع ملتے ہیں دفاعی سازوسامان کی درآمد میں کمی سے زرمبادلہ ی بچت ہوتی ہے اور ملک کے زرمبادلہ میں اضافہ ہوتا ہے، جس سے اندورن ملک کرنسی کی شرح مبادلہ بہتر ہوتی ہے۔ پاکستان کی دفاعی صنعت بڑی پرانی اورا ہم ہے۔یہ ملکی ضروریات کے مطابق اسلحہ، گولہ بارود اور دیگر دفاعی سامان تیر کرتی ہے۔اس میں ہیوی مکینیکل کمبلیکس ٹیکسلا(Heavy Mechanical Complex Taxila)، پاکستان آرڈیننینس فیکٹریز واہ کینٹ (Pakistan Ordianance Factories Wah Cantt)اور ہیوی اانڈسٹریز ٹیکسلا (Heavy Industries Taxila)وغیرہ شامل ہیں۔

کثیر الانتخابی سوالات

1۔ **چھوٹی صنعت کے مسائل حل کرنے کے لیے قائم ہے:** (K.B)

(الف) سمال انڈسٹری کارپوریشن (ب) صنعتی انڈسٹری کارپوریشن (ج) زراعی انڈسٹری کارپوریشن (د) انڈسٹری کارپوریشن

2۔ **ٹیکسٹائل کی صنعت۔۔۔۔۔۔ فیصد افراد کو روزگار فراہم کر رہی ہے:** (K.B)

(الف) 35 فیصد (ب) 38 فیصد (ج) 40 فیصد (د) 45 فیصد

3۔ **ایسی صنعت جس کے لیے کوئی بھاری مشینری درکار نہ ہو کہلاتی ہے:** (U.B)

(الف) دفاعی صنعت (ب) بھاری صنعت (ج) چھوٹی صنعت (د) گھریلو صنعت

4۔ **پاکستان کی سب سے پرانی اور اہم صنعت ہے:** (U.B)

(الف) دفاعی صنعت (ب) بھاری صنعت (ج) چھوٹی صنعت (د) گھریلو صنعت

www.ilmkidunya.com

پاکستان میں توانائی کے مختلف وسائل کی اہمیت، پیداوار اور کھپت

(Importance, Production and Consumption of different Sources of Energy in Pakistan)

تفصیلی سوالات

س1: توانائی کے وسائل کو بڑھانے کے لیے تجاویز پیش کریں۔ (مشقی سوال نمبر 8)(K.B+A.B)

ج: **توانائی کے مختلف وسائل**

توانائی، معاشی ترقی کے لیے بنیادی عنصر کے طور پر کام کرتی ہے۔ایک ایسے ترقی پزیر ملک کے لیے جس کی آبادی کی شرح افزائش بہت زیادہ ہو، ضروری ہے کہ وہ اپنے توانائی کے وسائل کی پیداوار اور ملکی ضروریات کے مابین توازن رکھے، کیوں کہ ایسا نہ کرنے ک صورت میں وہ بے پناہ مسائل سے دوچار ہو سکتا ہے۔ وسائل توانائی کی درج ذیل چار اقسام ہیں:

- بجلی
- گیس
- معدنی تیل
- کوئلہ

بجلی

بجلی توانائی کا ایک اہم ذریعہ ہے جو صیعتی اور گھریلو ضروریات کو پورا کرتی ہے۔ مختلف زرائع سے بجلی کی پیہاوار (فی صد) کو درج زیل گوشوارے سے ملا حظہ کیا جاسکتا ہے۔

پن بجلی	30.9فی صد
تھرمل بجلی	58.4فی صد
ایٹمی بجلی	8.2فی صد
دوسرے ذرائع (شمسی اور ہوائی وغیرہ)	2.4فی صد
کل	100فی صد

پاکستان میں بجلی کی صورت حال میں کاجی بہتری آئی ہے۔ حکومت نے بند انڈسٹری کو کھولنے کی طرف بھرپور توجہ دی ہے۔ جس سے انڈسٹری کی رونقیں پھر سے بحال ہونا شروع ہوگئی ہیں۔

www.ilmkidunya.com

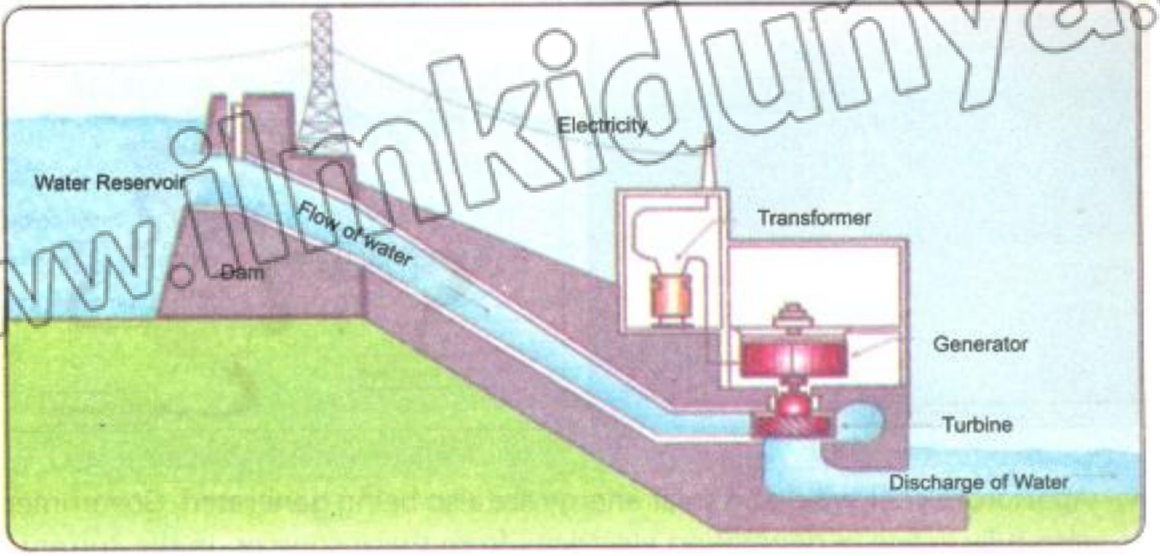

ڈیم سے بجلی حاصل کرنے کا طریقہ

بجلی کے شعبے کو درپیش مسائل:

اس وقت بجلی کے شعبے کو درج ذیل مسائل کا سامنا ہے:

- بجلی کے نصب پلانٹ کی پیداواری صلاحیت کے مطابق بجلی پیدا نہیں کی جارہی ہے اور جتنی بجلی پیدا ہو رہی ہے وہ بھی بجلی کے خراب اور پرانے ترسیلی نظام کی نزر ہو کر کافی خد تک ضائع ہو رہی ہے۔
- ہائیڈ پاور (آبی بجلی) پانی کی ماہون میت ہوتی ہے جو ڈیموں میں پانی کی کمی بیشی سے بڑھتی گھٹتی رہتی ہے۔ چناں چہ ڈیموں میں پانی کی شدید کمی کی بناپر پیداواری صلاحیت سے کہیں کم پن بجلی پیدا ہو رہی ہے۔
- فرنس آئل مہنگا ہونے کی اجہ سے بجلی مہنگی تیار ہو رہی ہے۔
- گزشتہ عشرے میں ملک میں بھری عرمایہ کاری کی وجہ سے صنعتی ہونٹوں میں کافی اضافہ ہو گی، لیکن اس کے مقابلے میں بجلی کی پیداوار نہ بڑ گائی جاسکی۔
- وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ معاشرے میں بجلی کا استعمال زیادہ تیزی سے بڑھتا جارہا ہے، لیکن اس کے مقابلے میں بجلی کی پیداوار میں اسی شرح سے اضافہ نہیں ہو رہا۔

حکومت آزاد پرائیوٹ اداروں سے بجلی خریدتی ہے، جو ہائیڈل پاور کی نسبت مہنگی پڑتی ہے۔ حکومت کو زیاسہ اخراجات برداشت کرنے پڑتے ہیں۔ موجود حدومت نے مسئلے کی اہمیت کے پیش نظر ان خودمختار اداروں سے کامیاب مزاکرات کیے، جن کے مثبت نتائج برآمد ہوئے ہیں۔

- لائن لاسز، انفراسٹرکچر کے نقائص اور ہوری ہونے کی وجہ سے بھی کافی بجلی ضائع ہو جاتی ہے۔

بجلی کا مسئلہ حل کرنے کے لیے تجاویز:

- پن بجلی کے ساتھ ساتھ دوسرے ذرائع بالخصوص کوئلے سے بھی بجلی پیدا کی جائے، کیوں کہ ہمارے پاس لگ بھگ 185 بلین ٹن کی شکل میں موجود ہے۔ اس شعبے سے وابستہ کچھ ماہرنی کے مطابق ان ذخائر سے 50 ہزار میگاواٹ سالانہ تک بجلی پیدا کی جاسکتی ہے جو اگلے لگ بھگ 500 سالوں تک ہماری گھریلو ضروریات پوری کرسکتی ہے۔ مزید برآں ہم زائد بجلی ہمسایہ ممالک کو برآمد کر کے کثیر زرمبادلہ بھی کما سکتے ہیں۔

www.ilmkidunya.com

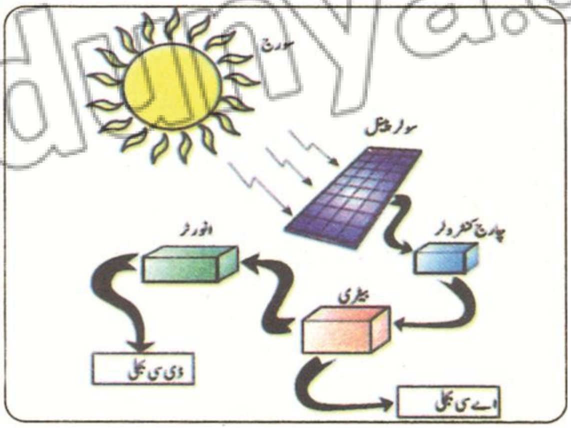

شمسی بجلی حاصل کرنے کا طریقہ

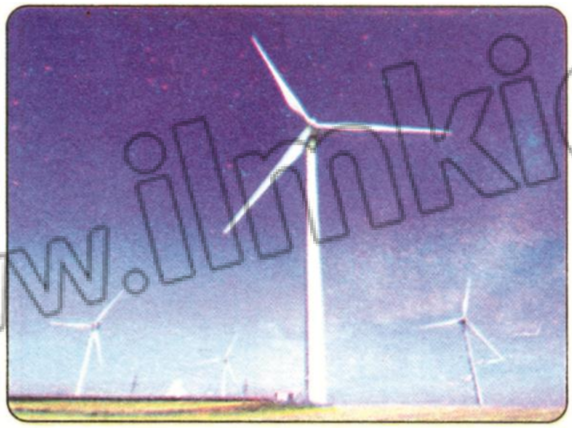

ونڈ مل

- کوئلے کے علاوہ ہوا اور سوراج کی واشنی سے بھی بجلی پیسا کی فاریہ ہے اور حکامت بھی اس زرائع سے بجلی کے حصول کے لیے پوری طرح سرگرم عمل ہے۔ موجودہ دور میں بجلی کے ان زرائع کی استعداد کو بڑھانے کی ضرورت ہے۔
- بائیو گیس اور بائیو فیول کو استعمال کر کے بھی بجلی کی پیداوار میں اضافہ کیا جاسکتا ہے۔ شہراں کا کوڑا کرکٹ اور زرعی فالتو مواد کو بروئے کار لا کر 5ہزار میگاواٹ بجلی پیدا کی جاسکتی ہے۔
- دفاتر میں ایئر کنڈیشنز پر مخصوص اوقات میں پابنعی لگا کر بجلی کی صوات حال بہتر بنائی جاسکتی ہے۔
- گھریلو اور کمرشل استعمالات کے لیے ہر قسم کے بلب اور ٹیوب لائٹس کے استعمالات پر پابندی لگا کر اور اس کی جگہ وافر مقدار میں سستے انرجی سیور اور ایل ای ڈی بلب کی مدد سے بھی بجلی بچائی جاسکتی ہے۔
- شاسی بیاہ اور دیگر تقریبات کے لیے مقرہ اوقات پر سختی سے عمل کروا کر صورتحال میں بہتری لائی جاسکتی ہے۔
- الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا پر ''بجلی بچاؤ'' مہم چلا کر بجلی کے ضیاع میں کمی لائی جاسکتی ہے۔

گیس

قدرتی گیس ایک صاف شفاف ماحول دوشت اور مستعد انرجی کا ذریعہ ہے۔ پاکستان میں گیس کا سب سے بڑا ذخیرہ 1952ء میں سوئی کے مقام پر دریافت ہوا، تاہم گیس کے ذخائر ملک مین وقتاً فوقتاً دریافت ہوتے رہتے ہیں۔ زیریں سندھ، بلوچستان، سطح مرتفع پوٹھوار اور کوہستان نمک کے علاقوں سے بھی گیس دریافت ہوئی ہے۔ سوئی، ماڑی اور قادر ہور کے قدرتی گیس کے ذخائر بھی اہمت کے حامل ہیں۔

گیس کا استعمال:

ایک اندازے کے مطابق پاکستان میں قدرتی گیس کی اوسط روزانہ پیداوار چار بلین مکعب فٹ سے زائد ہے۔ اس سے قریباً 38فی صد سے زائد ملکی توانائی کی ضروریات پوری کی جارہی ہیں۔ قدرتی گیس، توانائی کا نہایت ارزاں اور صاف ستھرے زریعہ ہے فہ کوئلے اور معدنی تیل کا بہترنی نعم البدہ۔ قدرتی گیس گھریلو استعمال کے علاوہ کھاد، ریان، پلاسٹک اور بہت ساری دوسری صنعتوں میں استعمال ہوتی ہے۔ گیس کی سب سے زیادہ کھبت تھرمل بجلی پیدا کرنے اور گھریلو استعمال میں ہے۔ جب کہ کھاد بنانے اور دوسری صنعت میں بھی اسکی تہائی سے زائد گیس صرف ہو جاتی ہے۔

گیس کی طلب میں اضافہ:

گیس کی طلب میں تیزی سے بڑھتے ہوئے رجحان کی وجہ سے حکومت لوڈشیڈنگ پر مجبور ہے۔ وزاراتِ پٹرولیم کے مطابق گیس کی طلب میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔ گیس کی درآمد کو کم کرنے کے لیے شیل گیس کے ذخاائر کو قابل استعمال بنانے کی ضرورت ہے۔ اگر ہم نے گہس کی فراہمی کو بہتر نہ بنایا اور اسے ساچ سمنھ کر استعمال نہ کیا تو بجلی کی طرح گیس کے سلسلے میں بھی بڑے کا شکار ہوسکتے ہیں چناں چہ حکومت معالے کی سنگینی کا احساس کرتے ہوئے جئ تجاویز پر بھی غور کررہی ہے جن سے حالات بہتر ہوسکتے ہیں لیکن اس کے ساتھ ساتھ عوام کو بھی گیس کے استعمال مین احتیاط سے کام لینا ہوگا۔

www.ilmkidunya.com

معدنی تیل

معدنی تیل توانائی کا بہت بڑا ذریعہ ہے۔ معدنی تیل کی دریافت 1968ء مین ہوئی۔ زیریں سندھ، کوہستان نمک، پوٹھوار اور کوہِ سلمان کا دامنی علاقہ معدنی تیل کی پیداوار کے لیے بڑا اہم ہے۔

معدنی تیل کی طلب:

معدنی تیل کی طلب میں روز بروز تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے۔ پاکستان میں معدنی تیل کا سالانہ استعمال لگ بھگ 20 بلین ٹن ہے جس میں سے 8 بلیں ٹن ہر سال باہر سے درآمد کرتے ہیں جب کہ باقی ضروریات اندوون ملک پیداوار سے پوری کرتے ہیں چناں چہ طلب اور رسد کے فاق کو پورا کرنے کے لیے تیل درآمد کرنا پڑتا ہے جس پر بہت سا زرِ مبادلہ صرف کرنا پڑتا ہے، لیہازہ معدنی تیلکے علاوہ ایتھنول کی پیداوار بڑھانی کی ضرورت ہے۔ پٹرولیم مصنوعات کی طلب میں اضافے کی بنیادی ونہ فرنس آئل سے بجلی بنانا ہے، جس میں روز بروز تیزی سے اضافہ ہوتا فارہا ہے۔ ملکی توانائی کی قریباً 40 فیصد ضروریات معدنی تیل سے پوری ہوتی ہیں۔

کوئلہ

عالمی سطح پر پٹرول اور اس کی مصنوعات کی قیمتوں میں تیزی کا رجحان ہے، جس سے توانائی کے دوسرے طریقے ڈھونڈنے پر مجبور ہے، کوئلہ ان میں سے ایک ہے۔ اس وقت دنیا میں لگ بھگ 28 فی صد توانائی کوئلے سے حاصل کی جارہی ہے۔ پاکستان مین کوئلے کے وسیع ذخائر موجود ہیں، لیکن ان سے بہت کم استفاسہ کیا فار ہو ہے۔ اس وقت تھر کوئلے کے ذخائر سے استفاے کے لیے بہت سے منصوبے کام کر رہے ہیں لیکن اس منصوبوں کو مزید بڑھانے کی ضرورت ہے۔

سوالات کے مختصر جوابات

سوال 1: توانائی کے وسائل کی اقسام بتائیں۔ (U.B)

جواب: **توانائی کے وسائل کی اقسام**

توانائی کے وسائل کی اقسام درج ذیل ہیں:

- بجلی
- گیس
- معدنی تیل
- کوئلہ

سوال 2: اس وقت پاکستان میں بجلی کے شعبے کو کن مسائل کا سامنا ہے؟ (U.B)

جواب: **بجلی کے شعبے کو درپیش مسائل**

اس وقت بجلی کے شعبے کو درج ذیل مسائل کا سامنا ہے:

- بجلی کے نصب پلانٹ کی پیداواری صلاحیت کے مطابق بجلی پیدا نہیں کی جارہی ہے اور جتنی بجلی پیدا ہو رہی ہے وہ بھی بجلی کے خراب اور پرانے ترسیلی نظام کی نزر ہو کر کافی خدتک ضائع ہو رہی ہے۔
- ہائیڈ پاور (آبی بجلی) پانی کی ماہون میت ہوتی ہے جو ڈیموں میں پانی کی کمی بیشی سے بڑھتی گٹتی رہتی ہے۔ چناں چہ ڈیموں میں پانی کی شدید کمی کی بنا پر پیداواری صلاحیت سے کہیں کم پن بجلی پیدا ہو رہی ہے۔
- فرنس آئل مہنگا ہونے کی اجہ سے بجلی مہنگی تیار ہو رہی ہے۔
- گزشتہ عشرے میں ملک میں بھری عرمایہ کاری کی وجہ سے صنعتی ہونٹوں میں کافی اضافہ ہو گی، لیکن اس کے مقابلے میں بجلی کی پیداوار نہ بڑ گائی جا سکی۔

سوال 3: بجلی کا مسئلہ حل کرنے کے لیے دو تجاویز بیان کریں۔ (U.B)

جواب:

بجلی کا مسئلہ حل کرنے کے لیے تجاویز

- کوئلے کے علاوہ ہوا اور سواج کی واشنی سے بھی بجلی پیسا کی فاریہ ہے اور حکامت بھی اس زرائع سے بجلی کے حصول کے لیے پوری طرح سرگرم عمل ہے۔ موجودہ دور میں بجلی کے ان زرائع کی استعداد کو بڑھانے کی ضرورت ہے۔
- بائیو گیس اور بائیو فیول کو استعمال کر کے بھی بجلی کی پیداوار میں اضافہ کیا جا سکتا ہے۔ شہر اں کا کوڑا کرکٹ اور زرعی فالتو مواد کو بروئے کار لا کر 5 ہزار میگا واٹ بجلی پیدا کی جا سکتی ہے۔

سوال 4: قدرتی گیس پر مختصر نوٹ لکھیں۔ (U.B)

جواب:

قدرتی گیس

قدرتی گیس ایک صاف شفاف ماحول دوشت اور مستعد انرجی کا ذریعہ ہے۔ پاکستان میں گیس کا سب سے بڑا ذخیرہ 1952ء میں سوئی کے مقام پر دریافت ہوا، تاہم گیس کے ذخائر ملک مین وقتاً فوقتاً دریافت ہوتے رہتے ہیں۔ زیریں سندھ، بلوچستان، سطح مرتفع پوٹھوار اور کوہستان نمک کے علاقوں سے بھی گیس دریافت ہوئی ہے۔ سوئی، ماڑی اور قادر ہور کے قدرتی گیس کے ذخائر بھی اہمت کے حامل ہیں۔ قدرتی گیس گھریلو استعمال کے علاوہ کھاد، ریان، پلاسٹک اور بہت ساری دوسری صنعتوں میں استعمال ہوتی ہے۔ گیس کی سب سے زیادہ کھبت تھرمل بجلی پیدا کرنے اور گھریلو استعمال میں ہے۔ جب کہ کھاد بنانے اور دوسری صنعت میں بھی اسکی تہائی سے زائد گیس صرف ہو جاتی ہے۔

سوال 5: پاکستان میں تیل اور گیس تلاش کرنے کے لیے کون سا ادارہ قائم ہوا؟ (U.B)

جواب:

OGDCL

پاکستان میں تیل اور گیس تلاش کرنے کے لیے 1961 میں آئل اینڈ گیس ڈویلپمینٹ کمپنی لیمیٹڈ OGDCL کا ادارہ قائم ہوا۔

سوال 6: معدنی تیل پر مختصر نوٹ لکھیں۔ (U.B)

جواب:

معدنی تیل

معدنی تیل توانائی کا بہت بڑا ذریعہ ہے۔ معدنی تیل کی دریافت 1968ء مین ہوئی۔ زیریں سندھ، کوہستان نمک، پوٹھوار اور کوہِ سلمان کا دامنی علاقہ معدنی تیل کی پیداوار کے لیے بڑا اہم ہے۔ معدنی تیل کی طلب میں روز بروز تیری سے اضافہ ہو رہا ہے۔ پاکستان میں معدنی تیل کا سالانہ استعمال لگ بھگ 20 بلین ٹن ہے جس میں سے 8 بلیں ٹن ہر سال باہر سے درآمد کرتے ہیں جب کہ باقی ژروریات اندوون ملک پیداوار سے پوری کرتے ہیں چناں چہ طلب اور رسد کے فاق کو پورا کرنے کے لیے تیل درآمد کرنا پڑتا ہے جس پر بہت سا زرمبادلہ صرف کرنا پڑتا ہے، لیہازہ معدنی تیلکے علاوہ ایتھنول کی پیداوار بڑھانی کی ضرورت ہے۔ پٹرولیم مصنوعات کی طلب میں اضافے کی بنیادی ونہ فرنس آئل سے بجلی بنانا ہے، جس میں روز بروز تیزی سے اضافہ ہوتا فارہا ہے۔ ملکی توانائی کی قریباً 40 فیصد ضروریات معدنی تیل سے پوری ہوتی ہیں۔

کثیر الانتخابی سوالات

1۔ **بجلی ایک اہم ذریعہ ہے:** (U.B)

(الف) ترقی (ب) توانائی (ج) معیشت (د) تجارت

2۔ **گیس، تیل اور کوئلے کی مدد سے بننے والی بجلی کہلاتی ہے:** (U.B)

(الف) پن بجلی (ب) تھرمل بجلی (ج) ایٹمی بجلی (د) شمسی بجلی

3۔ **گھریلو استعمال کے علاوہ کھاد، ریان، پلاسٹک اور بہت ساری دوسری صنعتوں کے لیے خام مال کی حیثیت رکھتی ہے:** (K.B)

(الف) پن بجلی (ب) تھرمل بجلی (ج) ایٹمی بجلی (د) شمسی بجلی

www.ilmkidunya.com

4۔ اکنامکس سروے آف پاکستان 20-2019 کے اعدادوشمار کے مطابق ملکی توانائی یا بجلی کی پیداوار میں معدنی تیل کا حصہ ہے: (K.B)
(الف) 33٪ (ب) 34٪ (ج) 35٪ (د) 40٪

5۔ پاکستان میں قدرتی گیس کی اوسط روزانہ پیداوار ہے: (K.B)
(الف) 4 بلین مکعب فٹ (ب) 5 بلین مکعب فٹ (ج) 6 بلین مکعب فٹ (د) 7 بلین مکعب فٹ

6۔ پاکستان میں گیس کا سب سے بڑا ذخیرہ دریافت ہوا: (K.B)
(الف) 1952ء (ب) 1954ء (ج) 1956ء (د) 1958ء

7۔ پاکستان میں گیس کا سب سے بڑا ذخیرہ ہے: (U.B)
(الف) سوئی (ب) تھر (ج) خاران (د) گوادر

8۔ پاکستان میں تیل اور گیس تلاش کرنے کے لیے آئل اینڈ گیس ڈویلپمنٹ کمپنی قائم ہوئی: (K.B)
(الف) 1973ء (ب) 1961ء (ج) 1984ء (د) 1986ء

9۔ معدنی تیل کی دریافت ہوئی: (K.B)
(الف) 1973ء (ب) 1984ء (ج) 1968ء (د) 1986ء

10۔ دنیا میں لگ بھگ ________ توانائی کوئلے سے حاصل کی جا رہی ہے۔ (K.B)
(الف) 20٪ (ب) 24٪ (ج) 26٪ (د) 28٪

11۔ پاکستان میں توانائی کی قریباً 40٪ ضروریات ________ سے پوری ہوتی ہیں۔ (K.B)
(الف) بجلی (ب) گیس (ج) معدنی تیل (د) کوئلہ

پاکستان کی بین الاقوامی تجارت (درآمدات، برآمدات) اور معیشت پر اثرات

Internationl Trade of Pakistan (Imports and Exports) and its Impact on the Economy

تفصیلی سوالات

س1: پاکستان کے تجارتی خسارہ میں اضافے کی اہم وجوہات کا جائزہ لیں اور اس کو کم کرنے کے حوالے سے اقدامات بیان کریں۔ (مشقی سوال نمبر 6)(U.B+A.B)

ج:

تجارتی خسارہ

اگر کسی ملک کی برآمدات کم اور درآمدات زیادہ ہوں تو وہ ملک تجارتی خسارے کی زد میں آجائے گا، اگر یہ خسارہ ہر سال بڑھتا جائے تو ایسے ملک کے لیے لمحہ فکریہ ہوگا۔ ترقی پزیر ممالک کی اکثریت خسارہ میں رہتی ہے، کیوں کہ یہ اپنی اشیا سستی بیچتے ہیں اور ضرورت کی اشیا مہنگی خریدتے ہیں۔ پاکستان بھی ایسے ممالک کی صف میں شامل ہے جو تجارت میں عدم توازن کا شکار ہیں۔ ہمارا تجارتی خسارہ بہت زیادہ ہو چکا ہے۔

تجارتی خسارے کی وجوہات

تجارتی خسارہ بڑھنے کی اہم وجوہات یہ ہیں:

برآمدات میں کمی:

ملکی درآمدات کے مقابلے مین برآمدات مین بہت زیدہ کمی۔

درآمدات کی قیمتوں میں اضافہ:

درآمدی قیمتوں کے مقابلے میں برآمدی قیمتوں کا کم ہونا۔

ملکی کرنسی:
امریکی ڈالر کے مقابلے مین ملکی کرنسی کی قیمت کا کم ہونا۔

کووڈ-19 کے اثرات:
کووڈ-19 کے پوری دنیا پر اور بالخصوص ترقی پزیر ممالک پر برے اثرات۔

تجارتی خسارہ کم کرنے کے لیے اقدامات

تجارتی خسارہ کم کرنے کے لیے درج ذیل اقدامات کرنے کی ضرورت ہے:

درآمدات میں کمی:
درآمدات میں کمی کرنا۔

روپے کی قیمت:
روپے کی قیمت کو مستحکم رکھنا۔

برآمدات میں اضافہ:
برآمدات میں اضافہ کرنا اور خام مال کے بجائے اشیا تیار کر کے باہر بھیجنا۔

نئی منڈیاں:
نئی سے نئی منڈیاں تلاش کرنا، اشیا کی والٹی، پیکنگ، گریڈنگ اور ترسیل کو بہتر بنانا۔

توانائی کی فراہمی:
توانائی کی کم قیمت پر اور مسلسل فراہمی۔

تجارت کا حجم:
تجارت کے حجم میں اضافہ کرنا اور غیر روایتی اشیا کی برآمد کی حوصلہ افزائی کرنا

س2: **پاکستان کی بین الاقوامی تجارت پر نوٹ لکھیں۔** (U.B)

ج: **بین الاقوامی تجارت**

پاکستان دنیا کے جس خطے میں واقع ہے، اس کی تجارتی نقطۂ نگاہ سے بڑی اہمیت ہے۔ پاکستان سمندری، ہوائی اور مینی راستوں کا مرکز ہے۔ اس کے شمال مشرق میں چین اور مشرق میں بھارت ہے تو مستقبل کی تجارت میں بہت بڑا حصّہ رکھتے ہیں شمال میں روس اور وسط ایشائی ریاستیں ہیں جبکہ شمال مغرب میں مسلم دنیر ہے جو تیل کی دولت سے مالا مال ہے۔ روس رگرم پانیوں تک رسائی کے لیے پاکستان کا محتاج ہے۔ مسلم دنیا کی جنوبی اشیا اور آسٹریلیا سے تجارت پاکستان کے ذریعے سے ہی ممکن ہے، کیوں کہ پاکستان اس ممالک کے وسط میں ہے چین، وسطی ایشیا اور مشرق وسطی کے ممالک تک آسان رسائی پاکستان کے رزیعے سے ہی ممکن ہے، کیوں کہ کراچی کی بندرگاہ، کارعباری سرگرمیوں کا اہم مرکز ہے۔

پاکستان کی اہم درآمدات

تعریف:
ملکی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے کچھ چیزیں دوسرے ممالک سے منگوانے کو درآمدات کہتے ہیں:

اہم درآمدات:
پاکستان کی اہم درآمدات میں

- پٹرولیم مصنوعات،
- مشینری،
- الیکٹرانک اشیا،

www.ilmkidunya.com

- دوائیاں،
- کاریں،
- فریج،
- ایئر کنڈیشنر،
- چائے، کھانے کا تیل اور خشک دودھ

پاکستان کی درآمدات کا قریباً 30 فی صد چھے ممالک سے آتا ہے جن میں جاپان ،برطانیہ ،جرمنی ،سعودی عرب اور متحدہ عرب امارات شامل ہیں۔پاکستان کی درآمدات مین بڑھتے ہوئے رجحان کی بڑی وجہ ٹیکنالوجی کی کمی ہے۔ٹیکنالوجیکی کمی کی وجہ سے ہم مشینری،الیکٹرونکس اشیااور کاریں وغیرہ خود نہیں بناسکتے۔قیمتی زرمبادلہ خرچ کرکے ہمیں یہ اشیادرآمد کرنی پڑتی ہیں فوملک کی معیشت پر بہت پڑابوجھ ہے۔

پاکستان کی اہم برآمدات

تعریف:

ملکی ضروریات کو پورا کرنے کے بعد کچھ چیزیں بچ جاتی ہیں جو دوسرے ممالک کو بیچناپڑتی ہیں۔اسے برآمدات کہتے ہیں۔

اہم برآمدات:

پاکستان کی اہم برآمدات میں

- ٹیکسائل کی مصنوعات
- چاول،سبزیاں، پھل
- سیمنٹ
- سرجری کا سامان
- کھیلوں کا سامان
- ریڈی میڈ گارمنٹس
- چمڑے کی مصنوعات
- جیولری
- کیمیکل

پاکستان کی برآمدات کا بڑا حصّہ ممالک کو جاتا ہے جن میں امریکا، متحدہ عربامارات، جرمنی، برطانیہ اور ہانگ کانگ شامل ہیں۔

برآمدات میں اضافے کی تجاویز:

برآمدات میں اضافے کے لیے اس امر کی اشد ضرورت ہے کہ

- نئی منڈیاں تلاش کی جائیں۔
- اشیا کی کوالٹی بہتر کی جائے۔
- پیکنگ اور گریڈ کو بھی بہتر بنایا جائے۔
- بند صنعتی یونٹوں کو کھولنے کئے لیے انرجی کی صورت حال کو بہتر بنایا جائے۔
- اعلی ٹیکنالوجی کو استعمال کرتے ہوئے بہتر اشیاتیار کی جائیں جو انٹرنیشنل مارکیٹ میں مسابقت کرسکیں۔

www.ilmkidunya.com

سوالات کے مختصر جوابات

سوال1: درآمدات اور برآمدات سے کیا مراد ہے؟ (U.B)

جواب:

درآمدات اور برآمدات

- ملکی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے کچھ چیزیں دوسرے ممالک سے منگوانے کو درآمدات کہتے ہیں۔
- ملکی ضروریات کو پورا کرنے کے بعد کچھ چیزیں بچ جاتی ہیں جو دوسرے ممالک کو بیچنا پڑتی ہیں۔ اسے برآمدات کہتے ہیں۔

سوال2: پاکستان کی اہم برآمدات کون کون سی ہیں؟ (U.B)

جواب:

پاکستان کی اہم برآمدات

پاکستان کی اہم برآمدات میں

- ٹیکسائل کی مصنوعات
- چاول، سبزیاں، پھل
- سیمنٹ
- سرجری کا سامان
- کھیلوں کا سامان

سوال3: پاکستان کی اہم درآمدات کون کون سی ہیں؟ (U.B)

جواب:

پاکستان کی اہم درآمدات

پاکستان کی اہم درآمدات میں

- پٹرولیم مصنوعات
- مشینری
- الیکٹرانک اشیا
- دوائیاں
- کاریں

سوال4: تجارتی خسارے سے کیا مراد ہے؟ (U.B)

جواب:

تجارتی خسارہ

اگر کسی ملک کی برآمدات کم اور درآمدات زیادہ ہوں تو وہ ملک تجارتی خسارے کی زد میں آجائے گا، اگر یہ خسارہ ہر سال بڑھتا جائے تو ایسے ملک کے لیے لمحہ فکریہ ہوگا۔ ترقی پزیر ممالک کی اکثریت خسارہ میں رہتی ہے، کیوں کہ یہ اپنی اشیا سستی بیچتے ہیں اور ضرورت کی اشیا مہنگی خریدتے ہیں۔ پاکستان بھی ایسے ممالک کی صف میں شامل ہے جو تجارت میں عدم توازن کا شکار ہیں۔

www.ilmkidunya.com

سوال5: تجارتی خسارے کی اہم وجوہات بیان کریں۔ (U.B)

جواب: **تجارتی خسارے کی وجوہات**

تجارتی خسارہ بڑھنے کی اہم وجوہات یہ ہیں:

- ملکی درآمدات کے مقابلے مین برآمدات مین بہت زیدہ کمی۔
- درآمدی قیمتوں کے مقابلے میں برآمدی قیمتوں کا کم ہونا۔
- امریکی ڈالر کے مقابلے مین ملکی کرنسی کی قیمت کا کم ہونا۔
- کووڈ-19 کے پوری دنیا پر اور بالخصوص ترقی پزیر ممالک پر برے اثرات۔

سوال6: تجارتی خسارہ کم کرنے کے لیے تجاویز بیان کریں۔ (U.B)

جواب: **تجارتی خسارہ کم کرنے کی تجاویز**

تجارتی خسارہ کم کرنے کے لیے درج ذیل اقدامات کرنے کی ضرورت ہے:

- درآمدات میں کمی کرنا۔
- روپے کی قیمت کو مستحکم رکھنا۔
- برآمدات میں اضافہ کرنا اور خام مال کے بجائے اشیا تیار کر کے باہر بھیجنا۔
- نئ سے نئ منڈیاں تلاش کرنا، اشیا کی والٹی، پیکنگ، گریڈنگ اور ترسیل کو بہتر بنانا۔

کثیر الانتخابی سوالات

1۔ **ملکی ضروریات پوری کرنے کے لیے جو چیزیں بیرونِ ملک سے خریدنی پڑیں اُسے کہتے ہیں:** (U.B)

(الف) برآمدات (ب) درآمدات (ج) تجارتی خسارہ (د) تجارت

2۔ **ملکی ضروریات پوری کے بعد جو چیزیں بیرونِ ملک بیچی جائیں وہ کہلاتی ہیں:** (U.B)

(الف) برآمدات (ب) درآمدات (ج) تجارتی خسارہ (د) تجارت

3۔ **اگر کسی ملک کی برآمدات کم اور درآمدات زیادہ ہوں تو وہ کہلاتا ہے:** (U.B)

(الف) برآمدات (ب) درآمدات (ج) تجارتی خسارہ (د) تجارت

4۔ **پاکستان کی تجارت شکار ہے:** (U.B)

(الف) توازن (ب) عدم توازن (ج) ترقی (د) تنزلی

www.ilmkidunya.com

پاکستان کی بندرگاہوں اور خشک گودیوں کی اہمیت

(Importance of Sea Ports and Dry Ports of Pakistn)

تفصیلی سوالات

س 1: بین الاقوامی تجارت کے لیے پاکستان کی بندرگاہیں اور خشک گودیاں کیوں ضروری ہیں؟ (مشقی سوال نمبر 9)(U.B+K.B)

ج: **پاکستان کی بندرگاہوں کی اہمیت**

پاکستان کی بڑی بندرگاہوں مین کراچی، پورٹ قاسم اور گوادر شامل ہیں۔ ان کی اہمیت کو ذیل میں بیان کی گیا ہے:

بین الاقوامی حیثیت:

پاکستان کو تجارتی نقطہ نگاہ سے بین الاقوامی سطح پر مرکزی حیثیت حاصل ہوگئی ہے، کیوں کہ یہ بندرگاہیں تجارتی سا گرمیں کے لیے بہت اہمیت کی حامل ہے۔

برآمدات اور درآمدات:

دوسرے زرائع سے جو سازوسامان برآمد اور درآمد کرنا مشکل ہے، وہ بندرگاہوں کی وجہ سے آسان ہوگیا ہے۔

تجارتی سرگرمیاں:

بندرگاہیں تجارتی سرگرمیاں بڑھانے میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔

زرِمبادلہ کے ذخائر:

بندرگاہیں ملک کے زرمبادلہ کے ذخائر میں اضافے کا ذریعہ بنتی ہیں۔

روزگار کے مواقع:

بندرگاہیں روزگار کے مواقع میں اضافہ کرتی ہیں

تجارتی روابط:

بندرگاہیں کی وجہ سے پیرونی دنیا سے تجارتی روابط میں اضافہ ہوجاتا ہے۔

ملکی مالیات میں اضافہ:

بندرگاہیں ملکی مالیات میں اضافے کا ذریعہ بنتی ہیں۔

سرمایہ کاری کے مواقع:

بندرگاہیں سرمایہ کاری بڑھانے کے مواقع میں اضافہ کرتی ہیں۔

کراچی بندرگاہ:

یہ پاکستان کی اہم ترین اور سب سے پرانی بندرگاہ ہے۔ جس کا عرصیہ قیام ڈیڑھ سو سال سے بھی پرانا ہے۔ 1852ء میں کراچی میونسپلٹی نے باقاعدہ طور پر اس کی بنیاد رکھی۔ ابتدائی میں اس کا دائرہ کا محدود تھا، جس میں وقت کے ساتھ ساتھ اضافہ ہوتا گیا۔ کراچی بندرگاہ کا شمار دنیا کی اہم بندرگاہو مین کیا جاتا ہے، جہاں مال اتارنے اور ہوڈ کرنے کی جدید سہولتیں موجود ہین اور جدید انٹرنیشنل کنٹیز ٹرمینل بھی تعمیر کیے گئے ہیں، جو جدید ترین دہو ہیکل کنٹیرز کرینوں سے لیس ہیں۔ حکومت اسے مزید وسیع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

www.ilmkidunya.com

محمد بن قاسم بندر گاہ، کراچی:

یہ پاکستان کی دوسری اہم بڑی بندر گاہ ہے جو پاکستان اسٹیل ملز کے نزدیک ہی بنائی گئی ہے، تاکہ سٹیل ملز کی ضرورت کی تکمیل میں آسانی رہے۔ بن قاسم بندر گاہ پر خام ہوہے اور کوئلے کے لیے خاص ٹرمینل تعمیر کیے گئے ہیں جو سٹیل مل کی خاطر بنائے گئے ہیں، جہاں بیرونی ممالک سے سٹیل مل کے لیے آنے والا خام لوہا اور کوئلہ اتارا جاتا ہے۔

بن قاسم بندر گاہ ملک کی 40 فی صد جہاز رانی کی ضروریات پوری کر رہی ہے۔ ٹرمینل پر یومیہ 70 ٹن کوئلہ فی گھنٹا اور اتنا ہی خام لوہا اتارنے کی گنجائش موجود ہے۔ یہاں کینٹینر اور آئل ٹرمینل کے ساتھ ساتھ کئی دوسری سہولتیں بھی میسر ہیں۔

گوادر بندر گاہ

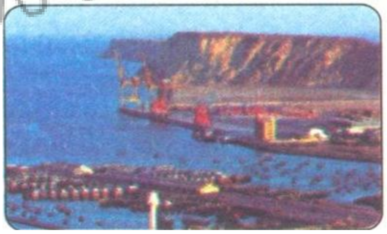

گوادر بندر گاہ

گوادر بندر گاہ کا علاقہ پاکستان نے اومان سے 1958ء میں 3 لاکھ ڈالر کے عوض خریدا تھا۔ گوادر بندر گاہ پاکستان کے صوبے بلوچستان کے شہر گوادر میں بحیرہ عرب پر واقع ایک گہرے سمندر کی بندر گاہ ہے۔ اس اہم بندر گاہ کا افتتاح 20 مارچ 2007ء کو ہوا۔ یہ بندر گاہ مشرقی اور وسط ایشیائی ریاستوں کے لیے سمندری رابطے کا بڑا آسان ذریعہ ہے۔ اس پورٹ کے ذریعے سے یوریا کھاد، گندم اور کوئلہ اور دیگر اشیا کی تجارت شروع ہونے والے منصوبوں کی تکمیل سے گوادر کی بندر گاہ کو دنیا بھر میں مرکزی حیثیت حاصل ہو جائے گی، جس سے پاکستان کی معاشی میں بہتری آئے گی۔

پاکستان کی خشک گودیاں

ملتان ڈرائی پورٹ

پاکستان میں سمندری بندر گاہوں کے علاوہ کئی خشک گودیاں بھی تعمیر کی گئی ہیں۔ یہ لاہور، کراچی، سیالکوٹ، پشاور، ملتان، کوئٹہ، سوات، سمبڑیال، فیصل آباد، سوات اور کوئٹہ وغیرہ میں بنائی گئی ہیں۔

خشک گودیوں کی اہمیت:

خشک گودیوں کی اہمیت درج ذیل ہے:

- خشک گودیوں کے بنانے سے روزگار میں اضافہ ہو جاتا ہے۔
- بندر گاہوں پر بوجھ میں کمی آجاتی ہے۔
- سامان کی ترسیل اور نقل و حمل میں آسانی پیدا ہو جاتی ہے۔
- ٹرانسپورٹ کے اخراجات میں کمی آجاتی ہے۔
- تجارتی سرگامیاں بڑھ جاتی ہیں۔

سوالات کے مختصر جوابات

سوال 1: پاکستان کی اہم بندر گاہوں کے نام لکھیں۔ (U.B)

جواب: **پاکستان کی اہم بندر گاہیں**

پاکستان کی اہم بندر گاہیں درج ذیل ہیں:

- کراچی بندر گاہ
- محمد بن قاسم بندر گاہ
- گوادر بندر گاہ

www.ilmkidunya.com

سوال2: پاکستان کی بندر گاہوں کی اہمیت پر مختصر نوٹ لکھیں۔ (U.B)

جواب:

بندر گاہوں کی اہمیت

پاکستان کو تجارتی نقطہ نگاہ سے بین الاقوامی سطح پر مرکزی حیثیت حاصل ہو گئی ہے، کیوں کہ یہ بندر گاہیں تجارتی سر گرمیوں کے لیے بہت اہمیت کی حامل ہیں۔

- دوسرے ذرائع سے جو سازو سامان بر آمد اور در آمد کرنا مشکل ہے، وہ بندر گاہوں کی وجہ سے آسان ہو گیا ہے۔
- بندر گاہیں تجارتی سر گرمیاں بڑھانے میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔
- بندر گاہیں ملک کے زرمبادلہ کے ذخائر میں اضافے کا ذریعہ بنتی ہیں۔
- بندر گاہیں روز گار کے مواقع میں اضافہ کرتی ہیں۔

سوال3: گوادر بندر گاہ کا علاقہ پاکستان میں اومان سے کتنے ڈالر کے عوض خریدا تھا؟ (K.B)

جواب:

گوادر بندر گاہ کا علاقہ

گوادر بندر گاہ کا علاقہ پاکستان میں اومان سے 1958ء میں 3 لاکھ ڈالرز کے عوض خریدا تھا۔

سوال4: گوادر بندر گاہ پر مختصر نوٹ لکھیں۔ (K.B)

جواب:

گوادر بندر گاہ

گوادر بندر گاہ پاکستان کے صوبے بلوچستان کے شیر گوادر میں بحیرہ عرب پر واقع ایک گہرے سمندر کی بندر گاہ ہے۔ اس اہم بندر گاہ کا افتتاح 20 مارچ 2007ء کو ہوا۔ یہ بندر گاہ مشرقی اور وسط االیشیائی رعاستوں کے لیے سمندرری رابطے کا بڑا آسان ذریعہ ہے۔ اس پورٹ کے ذریعے سے یوریا کھاد، گندم اور کوئلہ اور دعگر اشیا کی تجارت شروع ہونے والے منصوبوں کی تکمیل سے گوادر کی بندر گاہ کو دنیا بھر میں مرکزی حیثیت حاصل ہو جائے گی، جس سے پاکستان کی معاشی میں بہتری آئے گی۔

سوال5: محمد بن قاسم بندر گاہ پر مختصر نوٹ لکھیں۔ (K.B)

جواب:

محمد بن قاسم بندر گاہ

یہ پاکستان کی دوسری اہم بڑی بندر گاہ ہے جو پاکستان اسٹیل ملز کے نزدیک ہی بنائی گئی ہے، تاکہ سٹیل ملز کی ضرورت کی تکمیل میں آسانی رہے۔ بن قاسم بندر گاہ پر خام ہوہے اور کوئلے کے لیے خاص ٹرمینل تعمیر کیے گئے ہیں جو سٹیل مل کی خاطر بنائے گئے ہیں، جہاں بیرونی ممالک سے سٹیل مل کے لیے آنے والا خام لوہا اور کوئلہ اتارا جاتا ہے۔

بن قاسم بندر گاہ ملک کی 40 فی صد جہاز رانی کی ضروریات پوری کر رہی ہے۔ ٹرمینل پر یومیہ 70 ٹن کوئلہ فی گھنٹا اور اتنا ہی خام لوہا اتارنے کی گنجائش موجود ہے۔ یہاں کینٹینیز اور آئل ٹرمینل کے ساتھ ساتھ کئی دوسری سہولتیں بھی میسر ہیں۔

سوال6: پاکستان کی خوش گودیوں پر مختصر نوٹ لکھیں۔ (U.B)

جواب:

پاکستان کی خوش گودیاں

پاکستان میں سمندری بندر گاہوں کے علاوہ کئی خشک گودیاں بھی تعمیر کی گئی ہیں۔ یہ لاہور، کراچی، سیالکوٹ، پشاور، ملتان، کوئٹہ، سوات، سمبڑیال، فیصل آباد، سوات اور کوئٹہ وغیرہ میں بنائی گئی ہیں۔ خشک گودیوں کے بنانے سے روز گار میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ بندر گاہوں پر بوجھ میں کمی آجاتی ہے۔ سامان کی ترسیل اور نقل وحمل میں آسانی پیدا ہو جاتی ہے۔ ٹرانسپورٹ کے اخراجات میں کمی آجاتی ہے۔ تجارتی سر گامیاں بڑھ جاتی ہیں۔

www.ilmkidunya.com

کثیر الانتخابی سوالات

1۔ پاکستان کی سب سے پرانی بندر گاہ ہے: (U.B)

(الف) کراچی (ب) پورٹ قاسم (ج) گوادر (د) پسنی

2۔ کراچی بندر گاہ کا قیام عمل میں آیا: (K.B)

(الف) 1850ء (ب) 1852ء (ج) 1950ء (د) 1952ء

3۔ بن قاسم بندر گاہ ملک کی ________ فیصد ضروریات پوری کر رہی ہے۔ (K.B)

(الف) 40٪ (ب) 50٪ (ج) 60٪ (د) 70٪

4۔ گوادر بندر گاہ پاکستان کے صوبے میں واقع ہے: (U.B)

(الف) پنجاب (ب) بلوچستان (ج) سندھ (د) خیبر پختونخوا

5۔ گوادر بندر گاہ کا افتتاح ہوا: (K.B)

(الف) 10مارچ2006ء (ب) 20مارچ2007ء (ج) 30مارچ2006ء (د) 10مارچ2007ء

6۔ گوادر بندر گاہ کا علاقہ پاکستان نے خریدا: (K.B)

(الف) ایران (ب) بھارت (ج) اومان (د) دوبئی

7۔ گوادر بندر گاہ کا علاقہ ________ لاکھ ڈالر میں خریدا۔ (K.B)

(الف) 3 (ب) 4 (ج) 5 (د) 6

www.ilmkidunya.com

اہم معلومات	
منصوبہ بندی اور ترقیاتی بورڈ کا قیام	1952ء
منصوبہ بندی کی کمیشن کا قیام	1953ء
کولمبو پلان	1953ء
پہلا پانچ سالہ ترقیاتی منصوبہ	1955ء
سندھ طاس معاہدہ	1960ء
زرعی یونیورسٹی فیصل آباد کا قیام	1961ء
16 سال سے زائد عمر کے افراد	افرادی قوت
معدنیات کی اقسام	2
پاکستان میں خام لوہے کی پیداوار	1957ء
زراعت سے وابستہ افراد	45 فیصد
اہم آبپاشی ذرائع	4
زمین دوز نالیاں	کاریز
پاکستان کا سب سے بڑا بیراج	سکھر بیراج
غازی بروتھا پروجیکٹ کی بجلی پیدا کرنے کی صلاحیت	1450 میگاواٹ
حب ڈیم	صوبہ سندھ اور بلوچستان کی سرحد پر
15 لاکھ افراد کا روزگار	پولٹری
توانائی کی اہم اقسام	4
کوئلے سے حاصل ہونے والی بجلی	28 فیصد
معدنی تیل سے حاصل ہونے والی بجلی	40 فیصد
گیس کا سب سے بڑا ذخیرہ	سوئی (بلوچستان)
OGDCL کا ادارہ قائم ہوا	1961ء
معدنی تیل کی دریافت	1968ء
کراچی کی بندرگاہ کا قیام	1852ء
گوادر بندرگاہ کا افتتاح	20 مارچ 2007ء
گوادر کا علاقہ پاکستان نے 1958ء میں اومان سے خریدا	3 لاکھ ڈالر

www.ilmkidunya.com
www.ilmkidunya.com

کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات

پاکستان کی معاشی ترقی

5	4	3	2	1
ج	ب	الف	ب	الف

پاکستان میں مختلف عشروں میں ہونے والی ترقی

15	14	13	12	11	10	9	8	7	6	5	4	3	2	1
الف	د	ب	الف	الف	ب	ب	ب	ج	الف	ب	د	الف	الف	الف

29	28	27	26	25	24	23	22	21	20	19	18	17	16
الف	ب	ج	ج	ج	ب	الف	الف	د	ب	الف	ب	ج	ب

افرادی قوت

4	3	2	1
الف	ج	ب	الف

اہم دھاتی اور غیر دھاتی معدنیات

11	10	9	8	7	6	5	4	3	2	1
ج	الف	الف	د	الف	د	ج	ب	د	ج	الف

زراعت کی اہمیت، مسائل اور زراعت میں جدت

7	6	5	4	3	2	1
الف	ج	الف	ج	ج	ب	الف

پاکستان کے آبی ذرائع اور آبپاشی کا نظام

15	14	13	12	11	10	9	8	7	6	5	4	3	2	1
ب	الف	د	ج	الف	ب	الف	الف	د	الف	الف	ب	ج	ب	ج

دریائے سندھ اور اس کے معاون دریا

12	11	10	9	8	7	6	5	4	3	2	1
ب	الف	د	الف	الف	ج	الف	ب	ب	ج	الف	د

پاکستان کی اہم فصلوں کی پیداوار، تقسیم، مویشی پالنا اور ماہی گیری

10	9	8	7	6	5	4	3	2	1
الف	ب	د	الف	الف	ب	ب	الف	د	الف

www.ilmkidunya.com
www.ilmkidunya.com

صنعتوں کی اہمیت

1	2	3	4
الف	ب	د	الف

توانائی کے مختلف وسائل

1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11
ب	ب	ب	د	الف	الف	الف	ب	ب	د	ج

پاکستان کی بین الاقوامی تجارت

1	2	3	4
ب	الف	ج	ب

پاکستان کی بندرگاہوں اور خشک گودیوں کی اہمیت

1	2	3	4	5	6	7
الف	ب	الف	ب	ب	ج	الف

www.ilmkidunya.com
www.ilmkidunya.com

مشقی سوالات

1۔ ہر سوال کے چار جوابات دیے گئے ہیں درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

1۔ اسلام بیراج تعمیر کیا گیا: (K.B)

(الف) دریائے سندھ پر (ب) دریائے چناب پر (ج) دریائے راوی پر (د) دریائے ستلج پر

2۔ کراچی بندر گاہ کی بنیاد رکھی گئی: (K.B)

(الف) 1832ء میں (ب) 1842ء میں (ج) 1852ء میں (د) 1862ء میں

3۔ معاشی ترقی کی رفتار کو تیز کرنے کے لیے 1960ء میں شروع کیا گیا: (K.B)

(الف) دوسرا پانچ سالہ منصوبہ (ب) تیسرا پانچ سالہ منصوبہ (ج) چوتھا پانچ سالہ منصوبہ (د) پانچواں پانچ سالہ منصوبہ

4۔ پاکستان میں خوردنی نمک کے وسیع ذخائر ہیں: (U.B)

(الف) خاران میں (ب) سینڈک میں (ج) کوہستان نمک میں (د) لنگڑیال میں

5۔ آب پاشی کے کفایتی اور جدید طریقے ہیں: (K.B)

(الف) روایتی کھالوں سے آب پاشی (ب) پختہ کھالوں سے آب پاشی (ج) فصلوں کی پٹڑی پر کاشت

(د) سپر نکلر اور ڈرپ سے آب پاشی

1	2	3	4	5
د	ج	الف	ج	د

2۔ درج ذیل سوالات کے مختصر جواب دیں۔

(i) معاشی ترقی کی تعریف کریں۔ (U.B)

ج: **معاشی ترقی**

گراہم بینک (Graham Bannock) کے الفاظ میں "معاشی ترقی معیشت کی پیداواری صلاحیت میں ایسے لگاتار عمل کا نام ہے۔ جس کے نتیجے میں قومی آمدنی میں اضافہ ہوتا ہو۔"

(ii) پاکستان میں غیر ملکی سرمایہ کاری کے کم ہونے کی اہم وجہ کیا ہے؟ (K.B)

ج: **سرمایہ کاری میں کمی کی وجوہات**

پاکستان میں سرمایہ کاری کی کمی کی اہم وجوہات درج ذیل ہیں:

- 1998 میں ہونے والے ایٹمی دھماکے
- دہشت گردی کی لعنت
- حکومتی پالیسیوں میں تسلسل کا فقدان
- لوڈشیڈنگ کے مسائل
- افراطِ زر میں اضافہ اور غیر یقینی صورتِ حال

www.ilmkidunya.com

(iii) افرادی قوت سے کیا مراد ہے؟ اس میں کون سے لوگ شامل ہوتے ہیں؟ (K.B)

ج:

افرادی قوت

افرادی قوت یا ورک فورس سے مراد سولہ سال یا اس سے زیادہ عمر کے وہ افراد ہیں جو کمانے کے اہل ہوں۔ ان میں برسرِ روزگار اور بیروزگار دونوں طرح کے افراد شامل ہوتے ہیں۔

سارے کمانے والے لوگ، تمام بیروزگار، پارٹ ٹائم ورکر اور تنخواہ دار لوگ اس میں شامل ہوتے ہیں۔ یعنی یہ وہ لوگ ہیں جو معیشت کو قابلِ فروغ اشیاء وخدمات مہیا کرتے ہیں۔

(iv) دفاعی صنعت سے کیا مراد ہے؟ (U.B)

ج:

دفاعی صنعت

دفاعی صنعت کی ترقی ملک کے دفاع کو مضبوط بنانے میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ دفاعی صنعت کی ترقی سے معاشی سرگرمیوں میں تیزی آتی ہے۔ پاکستان کی دفاعی صنعت بڑی پرانی اور اہم ہے یہ ملکی ضروریات کے مطابق اسلحہ، گولہ بارود اور دیگر دفاعی سامان تیار کرتی ہے۔ اس میں

- ہیوی میکینکل کمپلیکس ٹیکسلا
- پاکستان آرڈیننس فیکٹریز واہ کینٹ
- ہیوی انڈسٹریز ٹیکسلا شامل ہیں

(v) پاکستان کی پانچ رابطہ انہار کے نام لکھیں۔ (K.B)

ج:

رابطہ انہار

پاکستان کی اہم رابطہ انہار درج ذیل ہیں:

- رسول۔ قادر آباد
- قادر آباد۔ بلوکی
- بلوکی۔ سلیمانکی
- تریموں۔ سدھنائی
- تونسہ۔ پنجند

3۔ درج ذیل سوالات کے تفصیل سے جواب دیں:۔

(i) ساتوں عشرے 2008ء سے 2018ء تک معاشی ترقی کا جائزہ پیش کریں۔

ج: دیکھئے تفصیلی سوال نمبر 5، زیر عنوان "پاکستان میں مختلف عشروں میں ہونے والی ترقی"

(ii) دریائے سندھ پر قائم ڈیموں، بیراجوں اور انہار کی تفصیل بیان کریں۔

ج: دیکھئے تفصیلی سوال نمبر 1، زیر عنوان "دریائے سندھ اور اس کے معاون دریا"

(iii) پاکستان کی اہم معدنیات کون کون سی ہیں؟ بیان کریں۔

ج: دیکھئے تفصیلی سوال نمبر 1، زیر عنوان "پاکستان کی اہم اور دھاتی اور غیر دھاتی معدنیات"

www.ilmkidunya.com

(iv) ملکی زراعت کو درپیش مسائل اور ان کے حل پر بحث کریں۔

ج: دیکھئے تفصیلی سوال نمبر2، زیر عنوان "ملکی زراعت کو درپیش مسائل"

(v) فصلوں کی پیداوار میں اضافے سے معیشت پر ہونے والے مثبت اثرات کا جائزہ لیں۔

ج: دیکھئے تفصیلی سوال نمبر1، زیر عنوان " پاکستان کی اہم فصلوں کی پیداوار اور تقسیم"

(vi) پاکستان کے تجارتی خسارہ میں اضافے کی اہم وجوہات کا جائزہ لیں اور اس کو کم کرنے کے حوالے سے اقدامات بیان کریں۔

ج: دیکھئے تفصیلی سوال نمبر1، زیر عنوان " پاکستان کی بین الاقوامی تجارت اور معیشت پر اثرات"

(vii) پاکستان میں چھوٹی صنعت کو فروغ کے غربت میں کیسے کمی لائی جاسکتی ہے؟

ج: دیکھئے تفصیلی سوال نمبر1، زیر عنوان " صنعتوں کی اہمیت"

(viii) توانائی کے وسائل کو بڑھانے کے لیے تجاویز پیش کریں۔

ج: دیکھئے تفصیلی سوال نمبر1، زیر عنوان " پاکستان میں توانائی کے مختلف وسائل کی اہمیت"

(ix) بین الاقوامی تجارت کے لیے پاکستان کی بندر گاہیں اور خشک گودیاں کیوں ضروری ہیں؟

ج: دیکھئے تفصیلی سوال نمبر1، زیر عنوان " پاکستان کی بندر گاہوں اور خشک گودیوں کی اہمیت"

سرگرمیاں برائے طلبہ:

(i) اپنے ٹیچر کی مدد سے ڈیم کی اہمیت پر ایک پیراگراف لکھیں۔

(ii) اپنے نزدیکی بازار میں ایک گراسری سٹور پر جائیں اور وہاں موود دس ملکی اور دس غیر ملکی اشیا کی فہرست بنائیں اور یہ فہرست اپنی جماعت کے طلبہ کو دکھائیں اور اس پر تبادلہ خیال بھی کریں۔

ہدایات برائے اساتذہ کرام:

(i) طلبہ کو اپنے قریب کسی صنعتی یونٹ کا مطالعاتی دورہ کرائیں اور پیداواری عمل دکھائیں۔

(ii) پاکستان میں توانائی کے وسائل کی اہمیت اور فوائد سے طلبہ کو رُوشناس کرائیں۔

www.ilmkidunya.com

یہاں سے کاٹیں

سیلف ٹیسٹ

وقت: 40منٹ　　　　　　　　　　　　کل نمبر:25

س1۔ ہر سوال کے لیے چار ممکنہ جوابات (A)، (B)، (C) اور (D) دیے گئے ہیں درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔ (5=1×5)

(i) **اسلام بیراج تعمیر کیا گیا:**

(الف) دریائے سندھ پر　(ب) دریائے چناب پر　(ج) دریائے راوی پر　(د) دریائے ستلج پر

(ii) **کراچی بندرگاہ کی بنیاد رکھی گئی:**

(الف) 1832ء میں　(ب) 1842ء میں　(ج) 1852ء میں　(د) 1862ء میں

(iii) **پاکستان میں گیس کا سب سے بڑا ذخیرہ دریافت ہوا:**

(الف) 1952ء　(ب) 1954ء　(ج) 1956ء　(د) 1958ء

(iv) **ٹیکسٹائل کی صنعت ۔۔۔۔۔۔ فیصد افراد کو روزگار فراہم کر رہی ہے:**

(الف) 35 فیصد　(ب) 38 فیصد　(ج) 40 فیصد　(د) 45 فیصد

(v) **ملکی برآمدات میں زراعت اور اس کی مصنوعات کا حصہ ہے۔**

(الف) 60 فیصد　(ب) 70 فیصد　(ج) 80 فیصد　(د) 90 فیصد

س2۔ درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیں۔ (12=2×6)

(i) افرادی قوت سے کیا مراد ہے؟ اس میں کون سے لوگ شامل ہوتے ہیں؟

(ii) دفاعی صنعت سے کیا مراد ہے؟

(iii) پاکستان کی پانچ رابطہ انہار کے نام لکھیں۔

(iv) محمد بن قاسم بندرگاہ پر مختصر نوٹ لکھیں۔

(v) گلگت بلتستان کے ڈیم دریا اور انہار کون سے ہیں؟

(vi) کاریز سے کیا مراد ہے؟

درج ذیل سوال کا تفصیلاً جواب لکھیں۔ (8=1×8)

توانائی کے وسائل کو بڑھانے کے لیے تجاویز پیش کریں۔

www.ilmkidunya.com